انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

سیرتِ رسول ﷺ، عقیدہ ختمِ نبوت، ناموسِ رسول ﷺ، ظہور سیدنا مہدیؓ، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ردِّ قادیانیت جیسے اہم موضوعات پر مشتمل

تربیتی نصاب

سکولز، کالجز، یونیورسٹیز، مدارسِ دینیہ کے اساتذہ

طلبہ و طالبات اور عوام الناس کیلئے یکساں مفید

PDF
First Edition
2020



منیر احمد علوی

مدرس

جامعہ عبداللہ بن عمر

شبابِ ختمِ نبوت

ضروری نوٹ

موبائل (Mobile)، آئی پیڈ (IPAD) اور ٹیبلٹ (Tablet) وغیرہ میں کتاب کو بہتر طور پر دیکھنے کے لئے Adobe Acrobat کو ہی PDF Reader کے طور پر استعمال کریں۔

کتاب کے اس پی ڈی ایف ورژن کے تمام صفحات کو فہرست کے ساتھ لنک کیا ہوا ہے، جس کے ذریعے سے فہرست پر کلک کر کے مطلوبہ صفحہ تک پہنچا جا سکتا ہے، اور صفحہ نمبر پر کلک کر کے واپس فہرست پر جایا جا سکتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حیات عیسیٰ علیہ السلام

ظہور امام مہدی علیہ الرضوان، اور قادیانیت پر مشتمل

تربیتی نصاب

نام کتاب .... تربیتی نصاب
مرتب .... منیر احمد علوی
صفحات 304
ناشر .... شبان ختم نبوت
تعداد 1100
ایڈیشن اول 2015
ایڈیشن ہشتم 2019

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

احقر

اپنی اس کاوش کا اپنے عظیم مربی اور مشفق اساتذہ

استاذ العلماء
حضرت مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
مہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر

استاذ العلماء
حضرت مولانا مفتی احمد علی دامت برکاتہم
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

کے نام کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے

جن کا تعاون، شفقت اور رہنمائی احقر کو ختم نبوت

کے کام کا نیا عزم دیتا ہے

منیر احمد علوی

دعائیہ کلمات

محبوب العلماء والطلباء، نمونہ اسلاف، پیر طریقت، رہبر شریعت، پیکر اخلاص

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سرپرست اعلیٰ شبان ختم نبوت

باسمہٖ تعالیٰ۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نیک مخلص بھائی مولانا منیر احمد صاحب زید مجدہم کی مرتب کردہ مبارک کتاب تربیتی نصاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی رضاء وخوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔آمین۔

محتاجِ دعا:

محمد حسن عفی عنہ

کلمات ناصحہ

استاذ العلماء، پیر طریقت، ولی ابن ولی
حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
ابن
مصلح الامت شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وخاتم النبیین وعلیٰ اٰلہٖ وازواجہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین

اپنی زندگی کو دنیا و آخرت میں اگر کامیاب بنانا ہے تو صرف ختم نبوت کا عقیدہ رکھنا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ ختم نبوت کے عقیدے کے ساتھ ساتھ اس کام میں جڑنا اور زندگی بھر قادیانیت سے نہ صرف ہوشیار رہنا بلکہ قادیانیت کی حقیقت کو سمجھ کر دوسروں کو بچانے کے لئے آگاہ کرنا بہت ضروری ہے اور مرزائیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا لازمی ہے اور قادیانیوں اور دیگر کفار کے فرق کو سمجھنا ضروری ہے اور سرکارِ دوعالم ﷺ پر نبوت کا ختم ہونا اس بات کو صرف ماننا ہی نہیں بلکہ زندگی بھر ساتھ لے کر چلنا ہے اور جو ختم نبوت کا کام کر رہے ہیں ان سے ملنا جڑنا، حوصلہ افزائی کرنا، تعاون کرنا، وقت دینا، اس کام کو سیکھنا، آگے گاہے بگاہے لے کر جانا ہماری زندگی کا صرف حصہ ہی نہیں بلکہ بہت زیادہ حصہ ہونا چاہیئے۔

اس کام سے جڑنے کی برکات یہ ہوں گی۔

(1) گناہ معاف ہوں گے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی سفارش ملے گی ان شاء اللہ تعالیٰ اور خوش ہوں گے۔ (3) زندگی بھی سنور جائے گی۔ ۴ آخرت بھی بن جائے گی۔ (4) صدقہ جاریہ بھی بنے گی۔ (6) نسلیں بھی اس کام میں جڑیں گی اور سنور سکیں گی۔ (7) سب سے بڑا فائدہ کہ بخشش کا سامان تیار ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا منیر صاحب کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائیں اور اس کتاب کو ہر خاص و عام کے لئے نافع بنائیں اور شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ آمین۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو ختم نبوت کے کام کے ساتھ جڑے رہنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔
آمین ثمّ آمین یارب العلمین،

محمد عتیق الرحمٰن
مدرس و خادم جامعہ عبداللہ بن عمر، و مدیر ماہنامہ علم و عمل، گجومتہ، لاہور

فہرست

سبب تالیف

سکول وکالج کے زمانے میں میری مسعود احمد نامی لڑکے کے ساتھ بڑی گہری دوستی تھی مجھے اس کی بعض حرکات بڑی عجیب لگتی تھیں وہ دین کی باتیں بھی کرتا تھا لیکن دین داروں سے نفرت بھی کرتا تھا یہاں تک کہ مسجد میں جا کر نماز بھی اکیلا پڑھتا تھا مجھے تعجب تو ہوتا تھا لیکن چھوٹی عمر اور غیر سنجیدگی کی وجہ سے کبھی ان باتوں پر نہ غور وفکر کیا اور نہ ہی اس سے کبھی بحث ومباحثہ ہوا۔ یہ سیکنڈ ائیر کی بات ہے جب اس نے اپنی ان حرکات کا سبب بیان کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ وہ قادیانی ہے اور پھر اس نے مجھے قادیانیت کی دعوت بھی دینا شروع کر دی۔ مذہبی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے میرے ذہن میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا ہو گئے پھر میرے ایک مسلمان دوست نے قادیانیت اور مرزا قادیانی کے بارے میں بتایا جس کی وجہ سے میں توبہ وتائب ہوا لیکن اب یہ فکر دامن گیر ہوگئی کہ خدانخواستہ اگر میں اپنی جہالت کی وجہ سے قادیانی ہو کر قادیانیت پر ہی مرجاتا تو یقیناً ابدی عذاب کا حقدار بن جاتا پھر کچھ مزید ایسے اسباب پیدا ہو گئے جن کی وجہ سے میں نے کالج کو چھوڑ کر مصلح الامت شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ العالی کے ادارے ’’جامعہ عبداللہ بن عمر‘‘ میں درس نظامی میں داخلہ لے لیا۔ جامعہ ہذا میں ہر اتوار اور بدھ کے دن استاذ العلماء نمونہ اسلاف حضرت مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ صرف ونحو کے اجراء کے لیے تشریف لایا کرتے تھے حضرت استاد جی مدظلہ کا تقویٰ وطہارت اور اخلاص وللّٰہیت اور سادگی کی وجہ سے عقیدت ومحبت کا تعلق بڑھتا ہی چلا گیا درجہ رابعہ میں حضرت استاد جی مدظلہ العالی نے مجھے حکماً فرمایا کہ میں رد قادیانیت پر کام کروں حالانکہ اس سے قبل میری حضرت استاد جی مدظلہ العالی سے کبھی قادیانیت کے حوالہ سے بات چیت نہیں ہوئی تھی اور حضرت مولانا سید انیس شاہ صاحب، حضرت مولانا احمد علی صاحب، حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب اور حضرت مولانا کاشف صاحب جیسے

مخلصین سے تعلق کروا کر ختم نبوت ورد قادیانیت کے عظیم مشن پر تشکیل فرمادی۔حضرت استاد جی مدظلہ العالی کے حکم، مشورے اور ہدایات کے مطابق کام شروع کر دیا بہت سے قادیانی مربیوں اور مبلغوں سے گفتگو کا موقع ملتا رہا اسی طرح عوام الناس میں کورسوں، تربیتی نشستوں اور سیمیناروں کے ذریعے عوام کے مزاج اور علمی معیار کا بھی اندازہ ہوتا رہا الحمدللہ احقر نے انہی دونوں تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے اکابرین ختم نبوت کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر مختلف کتابچے اور لٹریچر ترتیب دیئے یہ اگرچہ اپنے اندر علمی وادبی خوبیاں تو نہیں رکھتے تھے لیکن عام فہم ہونے کی وجہ سے انہیں مختلف حلقوں میں پسند کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے لیکن پھر بھی ضرورت محسوس ہوتی رہی کہ کوئی ایک کتاب ہونی چاہیے جس میں ختم نبوت، ناموس رسالت اور رد قادیانیت پر مشتمل مختلف موضوعات مختصراً آجائیں تاکہ قلت وقت کا عذر کرنے والے اور مطالعہ کا ذوق نہ رکھنے والے احباب بھی استفادہ کرسکیں یہی وہ اسباب تھے جنہوں نے مجھے آپ کے زیر مطالعہ کتاب ''تربیتی نصاب'' مرتب کرنے کی تحریک دلائی احقر نے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم، اکابرین کی دعاؤں اور حضرت استاد جی دامت برکاتہم کی توجہات سے اس کتاب میں بہت سے اہم اور مفید موضوعات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے آپ سے گذارش ہے کہ بتقاضۂ بشریت وجہالت جو کوئی غلطی، کجی نظر آئے تو معاف فرما کر احقر کی اصلاح اعمال کی دعا فرمادیں اور اگر احقر کو غلطی پر مطلع بھی فرمادیں تو احقر آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق جزاک اللہ کہہ کر آپ کا مشکور ہوگا۔

کم علمی کا اقرار وہ کرے جس کے پاس علم ہو جاہل کو جہالت کا اقرار ہی نفع دیتا ہے۔

احقر منیر احمد علوی

۱۵ ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ

ایمان کامل کا معیار

- محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت
- حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانثاری کے ایمان افروز واقعات

محبوب جس قدر با کمال اور بے مثال ہوتا ہے اس کے چاہنے والے کے دلوں میں محبت کا جذبہ بھی اسی قدر تیز اور سر بلند ہوتا ہے اور جب شخصیت اور احترام کے روشن نقوش سچے محب کے قلب و جان میں نقش ہو جائیں تو محبت و چاہت اپنی انتہا کو چھو کر عشق کا وہ روپ اختیار کر لیتی ہے جس کی بدولت محبوب کی ذات، کمالات، عزت و ناموس اور مقام و مرتبہ پر کٹ مرنا ایک فطری تقاضا سمجھا جاتا ہے، اسی وجہ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثاروں اور فدا کاروں کا وہ مبارک سلسلہ جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دورِ سعید سے شروع ہوا تھا آج تک جاری و ساری ہے اور ان شاء اللہ قیامت کی آخری ساعتوں تک ناموس مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان نثاری کا یہ مبارک جذبہ اہل ایمان میں دھڑکن بن کر سلامت رہے گا۔

منیر احمد علوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رحمتِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کو بے پناہ کمالات عظمتیں اور رفعتیں عطا فرمائیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی حسنِ صورت اور جمالِ سیرت کے لحاظ سے اس قدر اکمل اور جامع ہے کہ ازل سے ابد تک کے تمام شخصی وتہذیبی محاسن ایک جگہ پر جمع کر دیئے جائیں تو پھر بھی ان کا موازنہ حبیبِ کبریا رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامع الصفات مقدس شخصیت کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا یہی وجہ ہے کہ جب ایک محمدی مسلمان عشق و محبت کو اپنا رہنما تسلیم کرکے اپنے آقا و مولا کی عظمتوں کو سوچتا ہے تو ورطۂ حیرت میں کھو جاتا ہے کہ ہمارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر اعلیٰ وارفع ہیں، کس قدر بلند مرتبہ اور عالی نسب ہیں، کس قدر محترم اور مکرم ہیں۔

محبوب جس قدر باکمال اور بے مثال ہوتا ہے اس کے چاہنے والے کے دلوں میں محبت کا جذبہ بھی اسی قدر تیز اور سربلند ہوتا ہے اور جب شخصیت اور احترام کے روشن نقوش سچے محب کے قلب وجان میں نقش ہوجائیں تو محبت و چاہت اپنی انتہا کو چھو کر عشق کا وہ روپ اختیار کر لیتی ہے جس کی بدولت محبوب کی ذات، کمالات، عزت و ناموس اور مقام و مرتبہ پر کٹ مرنا ایک فطری تقاضا سمجھا جاتا ہے، اسی وجہ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثاروں اور فداکاروں کا وہ مبارک سلسلہ جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دورِ سعید سے شروع ہوا تھا آج تک جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ قیامت کی آخری ساعتوں تک ناموس مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان نثاری کا یہ مبارک جذبہ اہل ایمان میں دھڑکن بن کر سلامت رہے گا۔

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل روح اللہ تعالیٰ کا فرمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

پاک ارشاد ہے قرآن مجید میں مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶)

''نبی مومنوں کو اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ (متفق علیہ)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُسے اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔''

یہی وجہ ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مبارک طبقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ترجیحی بنیادوں پر محبت کرتا تھا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مبارک زندگی میں کوئی واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا جس میں کسی صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات، والدین، اولاد، خاندان یا قوم و قبیلے کو ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ترجیح دی ہو۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جوشِ محبت اور ذوقِ عشق آج کے مسلمان کی طرح محض زبانی نہیں تھا۔ آج ہم لوگ ہیں جو صرف زبان سے حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعویٰ کرتے ہیں اور اسی دعویٰ کو حقوق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادائیگی اور یقینی شفاعت خیال کرتے ہیں حالانکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قولاً نہیں عملاً عشق رسالت کا اظہار فرماتے تھے اور ان کے عشق و محبت پر وقت کے کافر بھی گواہی دیتے تھے۔ محض زبان سے عشق و محبت کا دعویٰ محبت کی دلیل نہیں بن سکتا جیسے کوئی بے نمازی خود کو نمازی کہتا پھرے تو اُسے اس کے دعوے پر نمازی نہیں کہا جاسکتا۔

داعی اسلام نے جب علَمِ اسلام بلند کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے علَم

اسلام کو تھامنے والے چند غلام، کچھ نوعمر لڑکے، کچھ عورتیں اور کچھ بوڑھے تھے جن کے پاس نہ طاقت وحکومت تھی نہ مال و دولت نہ رؤساء وامراء کی امداد اور مادی طور پر اتنے کمزور کہ مکہ کے شب وروز ان پر تنگ تھے، ان پر مصائب کے پہاڑ توڑے جاتے تھے، کبھی تپتی ریت پر گھسیٹے جاتے تو کبھی لوہے کی ذرہیں پہنا کر چلچلاتی دھوپ میں کھڑے کر دیے جاتے، کبھی چٹائی میں لپیٹ کر دھونی دی جاتی تو کبھی انگاروں پر لٹایا جاتا غرض طرح طرح کے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ظاہری طور پر اتنی کمزور اور مظلوم جماعت کس طرح اپنے طاقتور دشمن پر غالب آ گئی؟ کیسے چند غلاموں، بوڑھوں اور لڑکوں نے عرب کے نامور سرداروں کو خاک میں ملا دیا؟ کیسے عرب کے صحرا سے نکل کر ایران وروم کی حکومتوں کو تہ وبالا کر کے اسلام کا علم بلند کر دیا؟ یہ عشق رسالت اور فدائیت ہی تو تھی جس نے ایسی جماعت تشکیل دے دی جن کی زندگی کا حاصل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے، یہ ایک ایسا گروہ تھا جو فنافی الرسول تھا، ان کا کردار اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں پوری طرح ڈھل گیا تھا، ان کی ساری وفائیں جان دو عالم، سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہو چکی تھیں، انہوں نے اپنی زندگیوں کا شعار وفائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنا لیا تھا، یہ مبارک طبقہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات وعزت وناموس کے تحفظ کو اپنی جان، خاندان اور آل اولاد پر ترجیح دے چکا تھا، اس مقدس گروہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنہری واقعات سے تاریخ اسلام مزین ومعطر ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عشق ووفا:

سب ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیدائی تھے لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عشق ووفا بے مثال تھا آپ حق وصداقت اور عشق ووفا کے پیکر جمیل تھے، لاریب آپ کا قلب اطہر ہر آن، ہر گھڑی تجلیات نبوت کا جلوہ گاہ بنا رہتا تھا اور اسلام اور پیغمبر اسلام کے ساتھ جو وفا آپ نے کی کسی اور کے حصے میں نہ آئی، ابتدائے اسلام میں جب حرم کعبہ میں مشرکین نے غضب

ناک ہو کر آنحضرت ﷺ کو گھیرا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تڑپ اٹھے اور اپنے آقا و مولا ﷺ پر کفار کو حملہ آور ہوتے دیکھا تو غم و غصہ سے از خود رفتہ ہو کر مجمع کفار میں گھس گئے، کسی کو مارتے، کسی کو ہٹاتے اور فرماتے:

وَیْلَکُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَ قَدْ جَآئَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ

''تم پر افسوس ہے کہ تم ایک ایسے شخص کو یہ کہنے پر مار ڈالتے ہو کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ اللہ کی جانب سے روشن دلیلیں تمہارے پاس لایا ہے۔''

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مداخلت مشرکین کو سخت ناگوار گزری وہ آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ آپ لہولہان و بے ہوش ہو کر گر پڑے ان کے قبیلہ بنو تمیم کو پتہ چلا تو وہ بھاگم بھاگ حرم پہنچ کر انہیں مشرکین کے پنجہ ستم سے چھڑا کر گھر لے آئے۔ امّ المؤمنین، صدیقہ کائنات، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سانحہ کے بعد والد محترم کا حال یہ تھا کہ سر پر جس جگہ ہاتھ لگتا وہیں سے بال جھڑ جاتے، شام تک بے ہوش رہے اہل قبیلہ حالت دیکھ کر سمجھے کہ شاید صدیق اکبر رضی اللہ عنہ زندہ نہ بچیں گے لیکن شام کو آوازیں دینے پر وہ ہوش و ہواس میں آگئے اور ہوش و ہواس میں آتے ہی سب سے پہلے پوچھا کہ حضور اقدس ﷺ کا کیا حال ہے؟ قبیلہ کے لوگوں نے ملامت کی کہ جن کی بدولت مصیبت آئی پھر ان ہی کی بات کر رہا ہے اور بددلی سے اٹھ کر چلے گئے، آپ کی والدہ ام خیر نے کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا:

یَا اُمِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَشْرِبَنَّ وَلَا اَذُوْقَنَّ شَیْأً حَتّٰی لَوْ اَنْظُرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

''میری ماں! خدا کی قسم میں کچھ نہ پیوں گا اور نہ کچھ کھاؤں گا جب تک کہ میں آنحضرت ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت نہ کرلوں۔''

والدہ کہتی ہیں کہ بیٹے! مجھے کچھ خبر نہیں کہ تیرے محبوب کس حال میں ہیں آپ نے انہیں

ام جمیل (حضرت عمر کی بہن) کے پاس بھیج دیا جب ام جمیل نے حاضر ہو کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حالت کو دیکھا تو بے تحاشا رو پڑیں کہ بدکرداروں نے کیا حال کر دیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے کیئے کی سزا دے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تسلی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار ارقم میں عافیت کے ساتھ ہیں۔

آدھی رات کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ زخموں سے چور، کمزوری اور نقاہت کے باوجود گرتے پڑتے سہارا لیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے، چہرہ انور پر نگاہ پڑتے ہی فرحت و جذبات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لپٹ کر رو پڑتے ہیں، کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی محب صادق کی حالت زار دیکھ کر رو پڑے۔

عیش وعشرت، نشاط وفرحت اور سلامتی و عافیت کے وقت میں دعویٰ محبت آسان ہے لیکن اصل عشق و وفا یہی ہے جس کا اظہار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام اور خواہش صدیق رضی اللہ عنہ:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی ہر خواہش، تمنا، راحت و آرام اور خوشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کو ترجیح دیا کرتے تھے چنانچہ جب آپ کے والد محترم حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کے اسلام لانے کی خوشی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک سے عیاں تھی لیکن قربان جائیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت پر آپ اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یوں عرض کیا:

”یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ میرے باپ کے اسلام لانے کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب کا اسلام لانا میری آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا تھا۔“

والد کا اسلام لانا ہر شخص کے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کا سبب ہوتا ہے لیکن صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ قیامت تک آنے والے عُشاق کو پیغام دے گئے کہ ایمان کی تکمیل بغیر ترجیح ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناممکن ہے۔

غیرت و وفاءِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمن ایمان لائے تو ایک دن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے ابا جان بدر کے میدان میں آپ کئی مرتبہ میری زد میں آئے مگر میں نے باپ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا! اے بیٹے خدا کی قسم اگر تم ایک مرتبہ میری تلوار کے نیچے آجاتے تو تمہیں نہ چھوڑتا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن تھے۔

جنگ بدر میں مشرکین کا ایک گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آ پہنچا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تنہا تلوار تان کر مشرکین پر جھپٹ پڑے۔ آپ تلوار چلاتے جاتے اور ساتھ فرماتے جاتے کہ تم اس شخص کو مار ڈالو گے جو اللہ کو اپنا پروردگار بتاتا ہے اور اس جوش سے تلوار چلائی کہ سب مشرکین بھاگ گئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی عشق و وفاء کے ایسے واقعات سے بھری ہوئی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

جنگ بدر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ماموں عاص بن ہشام بھی مشرکین مکہ کی طرف سے آیا تھا۔ جنگ کے دوران جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ کی نگاہ اپنے ماموں پر پڑی تو آپ اس کے قتل کے لئے بڑھے تو وہ خوفزدہ ہو کر بولا "اَنَا یَا ابْنَ اُخْتِیْ اَتَقْتُلَنِیْ" (اے میرے بھانجے کیا تو مجھے قتل کرے گا؟) تو حضرت عمر نے فرمایا نَعَمْ یَا عَدُوَّ اللہ (ہاں اے اللہ کے دشمن) پھر آپ نے اپنی تلوار سے اس کا سر اُڑا دیا اور فرمایا جو اللہ و رسول کا دشمن ہے بے شک وہ ہمارا بھی دشمن ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دین و دنیا دونوں دولتوں سے خوب نوازا گیا تھا اور آپ ہر

وقت اپنا مال سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین پر نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔سن 9 ہجری میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قیصر روم کی فوجیں مدینہ منورہ پر چڑھائی کی پوری تیاری کر رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقابلے کی تیاری کے لئے اہل ایمان کو مال خرچ کرنے کی دعوت دی تو سب صحابہ نے بڑی فراخ دلی سے اپنا اپنا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرا مال اس موقع پر بھی کام نہ آیا تو کیا حاصل؟ میرے والدین آپ پر قربان میں ایک تہائی فوج کے لئے جنگی سامان مہیا کروں گا اور آپ نے تیرہ ہزار فوجیوں کا سامان مہیا کر دیا لیکن اس پر بھی طبیعت کو تسلی نہ ہوئی تو مزید ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے اور ایک ہزار دینار حاضر خدمت کر دیئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت و خلوص بھری خدمت پر فرمایا:

مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَهٰذَا الْیَوْمِ

''آج کے بعد عثمان کو ان کا کوئی عمل بھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

ہجرت مدینہ کے موقع پر کفار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کے ارادے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا گھیراؤ کر چکے تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ چادر اوڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر لیٹ جائیں اور صبح ہونے پر لوگوں کی امانتیں اُن تک پہنچا دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جان ہتھیلی پر رکھ کر حکمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا کیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی معیت میں ہجرت مدینہ کے لئے روانہ ہو گئے لیکن پیچھے کفار کی سازشیں دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بے چینی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی گئی۔آپ رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ منورہ روانگی کا ارادہ فرمایا لیکن نہ سواری کا انتظام تھا اور نہ کوئی حامی و مددگار تھا،ایک طرف محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیریت و سلامتی کی تڑپ اور جدائی کا غم تھا تو دوسری طرف مدینہ منورہ کا پانچ سو کلومیٹر لمبا راستہ

جس میں دشوار گزار پہاڑ، ریت کے چلتے پھرتے ٹیلے، زہر آلود گرم ہوائیں، جنگلی جانور، گرمی و پیاس اور نا جانے موت کے کتنے خدشات لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق نے ٹھہرنے نہیں دیا اور آپ رضی اللہ عنہ ایک ننگی تلوار کو ہم سفر بناتے ہوئے مدینہ منورہ کی راہوں پر چل پڑے۔ جب مدینہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال اور انصار مدینہ کی مدد و نصرت اور خوشی کو دیکھ کر خوش ہو گئے لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اُن کی خوشی بھی دوبالا ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیر سوج چکے تھے، رنگ جھلس کر سیاہ ہو چکا تھا، کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے چلنا مشکل تھا، ہونٹوں پر خشکی کی پرتیں جم چکی تھیں، بولنا مشکل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پڑی تو آپ خود ان کی طرف بڑھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ فرط محبت اور بتقاضئہ ادب خود دوڑے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لپٹ گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال دریافت فرمایا تو عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ دن مسلسل سفر کیا ہے، رات کو سفر کرتا تھا اور دن میں ریت کے ٹیلوں کے پیچھے چھپ جاتا تھا لیکن جب آپ کا خیال آتا تو مدینہ کی جانب بھاگنے لگتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! چند دن ٹھہر جاتے سواری کا انتظام کر کے آتے، عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے یہ سوچا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی میں صبر نہ کر سکا۔

قربان جائیں یہ ہے سچا عشق جو محبوب کی جدائی کو برداشت نہیں ہونے دیتا اے کاش! ہمیں بھی عشق رسالت کا یہ جذبہ نصیب ہو سکے جو ہمیں بھی سرکار کی جدائی میں غمگین کر دے۔ آمین

میدان اُحد میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانثاری:

میدان احد میں جب مسلمانوں کی صفوں میں انتشار برپا ہوا اور کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے نرغے میں لے لیا تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ دشمن سے دفاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آ گئے اور ڈھال پر تیروں کو روکنے لگے اچانک ڈھال ہاتھ سے گر گئی تو اپنے ہاتھ پر تیروں اور نیزوں کو روکنا شروع کر دیا یہاں تک کہ ہاتھ کی رگیں کٹ گئیں اور ہاتھ شل ہو گیا مزید کسی

مشرک نے تلوار ماری تو انگلیاں کٹ گئیں، آپ زخموں سے چور چور ہو گئے جسم پر ستاون زخم آئے مگر ان کے جوش وارفتگی میں کوئی فرق نہ آیا آنحضرت ﷺ نے عاشق صادق کی وفاداری کو دیکھا تو فرمایا: طلحہ! تمہیں جنت کی بشارت ہے۔

جنگ کے بعد کسی نے پوچھا کہ اے طلحہ آپ نے زمین پر گری ہوئی ڈھال کیوں نہ اٹھائی، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا اس خیال سے کہ کہیں میں تلاش میں جھکا تو اسی دوران کوئی تیر یا نیزہ آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچا دے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے اس ہاتھ پر بہت فخر کیا کرتے تھے۔ جنگ جمل میں جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر آپ رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک پر پڑی، آپ کی لاش کے قریب آئے اور ہاتھ کو چومتے جاتے اور رو رو کر کہتے جاتے تھے کہ یہ وہ ہاتھ ہے جس نے میدان احد میں رسول اللہ ﷺ کی مدد فرمائی تھی۔

میدان احد میں جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لڑتے لڑتے منتشر ہو گئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین مکہ کے درمیان حائل ہو گئے اور انتہائی جانبازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن پر تیر برسانے لگے۔ آنحضرت ﷺ انتہائی خوش ہوئے اور فرمایا

اِرْمِ یَا سَعْدُ فِدَاکَ اُمِّیْ وَ اَبِیْ۔

”اے سعد! دشمن پر تیر چلا تجھ پر محمد رسول اللہ ﷺ کی کل کائنات قربان ہو۔“

قربان جائیں حضرت سعد کی خوشبختی پر کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آج تک سب عشاق کا نعرہ فداک امی وابی یارسول اللہ رہا لیکن سعد وہ خوش قسمت ہے جن کی وفاءِ رسول ﷺ پر خود سرکار دو جہاں نے انہیں اس عظیم دعا سے نوازا۔

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ شرکاء احد میں سے تھے جب جنگ ختم ہوئی تو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کاش کوئی مردِ خدا سعد کی خبر لاتا اس خواہش کی تکمیل کے لئے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور لاشوں میں انہیں آوازیں دینے لگے لیکن اس سناٹے کی بستی سے کوئی جواب نہ ملا پھر کچھ دیر بعد ایک نحیف سی آواز آئی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آواز کی جانب گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ زخموں سے چور چور پڑے ہیں تو آپ نے حال معلوم کیا لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بجائے جواب دینے کہ لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال بتاؤ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عافیت سے ہیں پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں میرا اسلام پیش کر دینا اور کہنا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ بہترین اجر عطا فرمائے جو کسی بھی نبی کو اپنی امت کی ہدایت پر نہ ملا ہو اور میری قوم کو میرا پیغام پہنچا دینا کہ اے انصار کے گروہ اگر تم میں ایک آنکھ بھی جھپکنے والی رہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان پہنچایا گیا تو کل قیامت میں اللہ کے سامنے کوئی عذر پیش نہ کر سکو گے کیونکہ تم نے عقبہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہونے کی بیعت کی تھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روح مبارک یہی باتیں کرتے پرواز کر گئی۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام پہنچایا اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز گفتگو نقل کر دی اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سعد پر رحمت کی بارش کر دے وہ زندگی اور موت دونوں میں اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کے خواہش مند تھے۔

میدان احد میں جب مشرکین مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے نرغے میں لیا تو جانثارانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور ڈھال بن کر کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر آنے والے تیروں کو اپنی پیٹھ میں لیتے رہے ساری پشت تیروں سے بھر گئی لیکن یہ جان نثار عاشق تھوڑا سا بھی آگے پیچھے نہ سرکا اور باعثِ ادب نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پشت کی۔

اسی موقع پر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت ﷺ کے قدمین شریفین میں کھڑے ہو کر حملہ آور کفار سے لڑتے رہے جس سے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے والے دانت شہید ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو بیس سے زائد سخت اور گہرے زخم آئے لیکن پایہ ثبات میں ذرا لغزش نہ آئی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے میدان احد میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کو زخمی کر دیا تھا پھر جب اسلام قبول کیا تو زندگی بھر اپنے اس فعل پر شرمندہ اور پریشان رہے اور ایسی ہی شرمندگی اور پشیمانی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بھی رہتی تھی اسی وجہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت عتبہ سے نہایت درجہ کم التفاتی سے پیش آتے تھے کسی نے کہا کہ آپ اس قدر خوش اخلاق لیکن بھائی سے ایسے بے التفاتی؟ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''عتبہ میرا حقیقی بھائی ہے لیکن اس نے میدان احد میں جس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ اقدس کو زخمی کیا ہے اسی دن سے میں عتبہ سے زیادہ کسی کے خون کا پیاسا نہیں رہا اگر اسلام میں مسلمان کا قتل جائز ہوتا تو یقیناً میں اسے قتل کر دیتا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معمولی تکلیف پر موت کو ترجیح دینا:

ایک مرتبہ سفیان بن خالد نے جو قبیلہ بنو لحیان سے تعلق رکھتا تھا قبیلہ عضل وقارہ کے چند آدمیوں کو مدینہ بھیجا کہ وہاں جا کر خود کو مسلمان ظاہر کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند صحابہ تبلیغ کے بہانے سے لے آئیں تاکہ مقتولین بدر کے بدلے انہیں قتل کیا جا سکے چنانچہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے تبلیغ دین کے بہانے سات صحابہ کو مدینہ سے لے آئے اور پھر راستے میں بنو لحیان کے دو آدمیوں کے ذریعے چند کو شہید کر دیا جبکہ دو صحابہ حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ، حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو مکہ لے جا کر مشرکین کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو صفوان بن امیہ نے پچاس اونٹوں کے بدلے میں خرید لیا تاکہ

اپنے باپ امیہ کے قتل کا بدلہ لے سکے چنانچہ مشرکین مکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کیلئے حدود حرم سے باہر لے گئے اور تماشا دیکھنے کے لئے اہل مکہ جمع ہو گئے اور ابو سفیان جو اس وقت ایمان نہ لائے تھے آگے بڑھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے اے زید! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اس وقت ہمارے پاس تمہاری جگہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں جن کو ہم قتل کر دیں اور تم اپنے گھر بیوی بچوں میں عافیت سے رہو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! میں تو قطعاً اس بات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے اہل و عیال میں عافیت کے ساتھ رہوں۔ یہ سن کر ابو سفیان نے کہا میں نے لوگوں میں کسی کو نہیں دیکھا کہ کسی سے ایسی محبت کرتا ہو جیسی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرتے ہیں اور پھر ابو سفیان نے اپنے غلام فسطاس کو حکم دیا کہ زید کا سر قلم کر دے چنانچہ اس باوفا عاشق کو مشرکین مکہ کے سامنے شہید کر دیا گیا۔ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سے عشق و وفاداری کا اظہار صرف حضرات صحابہ کرام ہی نے نہیں کیا بلکہ ان کی عورتیں بھی اس مقدس مشن میں آج کے دیندار مسلمان سے کوسوں آگے تھیں۔

حضرت امّ عمارہ رضی اللہ عنہا کا عشق رسالت:

حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غایت درجہ کی محبت تھی قبول اسلام کے بعد آپ رضی اللہ عنہا اور آپ رضی اللہ عنہا کا گھرانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جانثاری میں پیش پیش رہتا تھا۔ غزوہ احد میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکیداری میں بارہ جبکہ جنگ یمامہ میں گیارہ گہرے زخم آئے ایک جنگ میں کسی کی تلوار سے آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ایسا گہرا زخم آیا جس سے خون بند نہیں ہوتا تھا حضرت ام عمارہ فوراً اپنے بیٹے کی طرف لپکی مرہم لگا کر پٹی کر دی اور فرمایا جا بیٹا پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے جنگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام عمارہ کو دیکھا تو فرمایا: ام عمارہ کیا ایسا جذبہ کسی خاتون کا ہوگا؟

احد میں جب جنگ کا رخ پلٹا اور بھگدڑ مچی تو زخمیوں کو پانی پلا رہی تھیں آپ رضی اللہ عنہا نے اچانک غیر متوقع صورت حال دیکھی تو حمیت ایمانی جوش میں آ گئی تلوار سنبھالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدافعت کے لئے لڑنے لگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جاں نثاری پر خوش ہوئے تو حضرت ام عمارہ نے موقع غنیمت جانتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں بھی آپ کی خدمت کا موقع نصیب فرمادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمت بھرے ہاتھ بلند فرمائے اور حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا ان کے شوہر حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں بیٹوں کے حق میں دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّةِ ”اے اللہ! ان لوگوں کو جنت میں میرا رفیق بنادے۔“

حضرت امّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو بھی عشق رسالت سے بہت بڑا حصہ نصیب فرمایا گیا تھا آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بچپن ہی میں خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وقف کردیا تھا ان کے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میدان احد میں آخر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت میں سینہ سپر رہے جبکہ خود حضرت ام سلیم زخمیوں کو پانی پلاتی رہیں ایک غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں خنجر دیکھا تو فرمایا ام سلیم خنجر ہاتھ میں ہے، کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خنجر ہاتھ میں ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی دشمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھا تو اس کا پیٹ چاک کردوں گی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا جذبہ وفاداری دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک چہرہ مزید کھل گیا۔

عاشقہ صادقہ کا عشق صادق:

جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں افواہ پھیل گئی کہ آپ کو شہید کردیا گیا یہ خبر مدینہ منورہ کی بستی تک پہنچ گئی مدینہ کی عورتیں روتی ہوئی گھبراہٹ و پریشانی کے عالم میں گھروں

سے باہر نکل آئیں ،ایک انصاری عورت میدان احد کی طرف لپکی تو کسی نے خبر دی تمہارا باپ شہید ہو گیا نیک دل خاتون نے پوچھا مجھے رسول اللہ ﷺ کی خبر دو؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا خاتون آگے بڑھی تو کسی نے خبر دی تمہارا بھائی شہید ہو گیا اس نے اس خبر پر بھی توجہ نہ دی اور پوچھا مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بتاؤ؟ آگے بڑھی تو کسی نے کہا کہ تمہارا شوہر بھی شہید ہو گیا لیکن صحابیہ فکر رسول ﷺ میں آگے بڑھی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر نگاہ پڑی، جب حضور ﷺ کو باعافیت تشریف لاتے دیکھا تو خوشی سے کہنے لگی جب آپ ﷺ سلامت ہیں تو پھر سب مصائب ہیچ ہیں۔

صحابیہ نے لخت جگر پیش کر دیا:

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو جہاد کی تیاری کا حکم فرمایا مدینہ منورہ کے گھر گھر میں پورے زور وشور سے تیاریاں شروع ہو گئیں بوڑھی مائیں بیٹوں کو، بیویاں شوہروں کو اور بہنیں بھائیوں کو خوش دلی سے تیار کرنے لگیں مدینہ کے ایک گھر میں ایک بیوہ اپنے یتیم بچے کو گود میں لیے زار و قطار رو رہی تھی اس کے خاوند پہلے ہی شہید ہو چکے تھے اور اب گھر میں کوئی ایسا مرد نہ تھا کہ جس کو جہاد میں روانہ کرتی جب طبیعت بھر آئی تو اپنے معصوم سے بچے کو اٹھایا اور سینے سے لگا کر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئی اور اپنا بچہ سرکار دو جہاں ﷺ کی گود میں ڈال دیا پھر روتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ میرے گھر میں کوئی مرد نہیں یہ بچہ قبول فرمالیں آنحضرت ﷺ اس بچے کو کسی ایسے مجاہد کے حوالے فرمادیں جس کے پاس ڈھال نہ ہو وہ مجاہد میرے اس بچے کو ڈھال کے طور پر استعمال کرلے کہ نیزے اور تیر میرے بچے کو لگ جائیں اور مجاہد کی جان بچ جائے۔

سبحان اللہ! ماں جیسی شفیق ہستی ایک فرمان پر اپنے جگر کے ٹکڑے کو شہادت کے لئے پیش کر رہی ہے تاریخ انسانیت ایسی عشق و وفا اور فدائیت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

آنحضرت ﷺ کے ساتھ عشق و وفاداری اور جانثاری کی جو مثالیں حضرات صحابہ

وصحابیات رضی اللہ عنہم نے قائم کی ہیں وہاں ان کے بچے بھی شمع رسالت کے پروانے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جانثاری میں کسی طور پر پیچھے نہ تھے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عشق ومحبت کے ہزاروں صفحات پر پھیلے سینکڑوں واقعات اور سچی داستانیں آج کے مسلمان سے سوال کرتی ہیں کہ ہم نے تو ذات، خاندان، آل اولاد اور قوم وقبیلے پر ذات نبوت کو ترجیح دی تھی تم نے کیا کیا؟ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے ہر غم، تکلیف اور مصیبت کو خوش دلی سے قبول کرتے تھے تم نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لئے کیا قربانی دی؟ ہم نے بے سروسامانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا کی تم نے اسباب ووسائل میں کتنی وفا کی؟ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پریشانی وتکلیف پر تڑپ جاتے تھے تم نے اپنے اندر کتنی بے چینی پائی؟ ہم کمزور ہو کر طاقتور دشمن سے ٹکرا گئے تم طاقتور ہو کر کمزور کیوں؟ ہم نے ایمان کا مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا سمجھا تم نے کیا سمجھا؟ ہمارا عقیدہ تھا ذات نبوت کے بارے میں کل محشر میں جواب پرسی ہوگی کیا تم بھی مانتے ہو؟

عشاقِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اور فتنہ مرزائیت



فتنہ مرزائیت کی سنگینی

اکابرین ختم نبوت کے ایمان افروز ملفوظات

شہداء ختم نبوت کے ایمان افروز واقعات

قادیانیوں کو بتادو کہ اس مادہ پرستی کے دور میں، آج کے اس نفسانفسی کے عالم میں بھی جب نام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر آواز دی جاتی ہے تو شمع ختم نبوت کے پروانے سعادت سمجھتے ہوئے امڈ امڈ کر آتے ہیں اور اپنے خون نایاب کے ساتھ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درخشندہ باب رقم کر جاتے ہیں۔ نبی کی حرمت پر کٹ مرنا اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر شہید ہو جانا باعث نجات جانتے ہیں۔ اپنے جذبات کو دوام دے کر تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن میں آگے بڑھیئے۔ اپنے اسلاف کی روایات کو زندہ کیجئے اور دہر میں لا نبی بعدی کے نعرے عام کیجئے۔

منیر احمد علوی

مرزا قادیانی سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کروانے کے لئے انگریز نے 1947ء میں سرزمین ہندوستان سے انتقال کیا لیکن بانیء پاکستان محمد علی جناح کی وفات کے بعد گورے انگریز کے جانشین کالے انگریزوں نے کاروبار حکومت سنبھال لیا۔انہوں نے پاکستان میں قادیانیت کونئی بنیادوں پر استوار کیا اورقادیانیوں کے مشن ارتداد کو چلانے کے لئے راستہ ہموار کیا،انہیں کلیدی عہدوں پر بٹھایا گیا اور مجاہدین ختم نبوت کوخون کے آنسو رُلایا گیا۔آج بھی غلامان محمد ﷺ کو تکلیفیں دے دے کر ستایا جارہا ہےلیکن قادیانیت کو بچایا جارہا ہے۔آج بھی قادیانیوں کے لئےحکومت کی مہربانیاں ہیں لیکن پاسبان ختم نبوت کے لئے قہرمانیاں ہیں منکرین ختم نبوت کے لئے وفائیں ہیں اور محبان خاتم النبیین ﷺ کے لئے جفائیں ہیں۔حالات کی ان سختیوں اور چیرہ دستیوں کے باوجود مجاہدین ختم نبوت کی فوج باغیان ختم نبوت سے ہر محاذ پر جہاد کررہی ہے اور قادیانیت کے صنم کدوں کو برباد کررہی ہے۔محمد عربی ﷺ کے پروانوں کا یہ اعلان ہے کہ اب دجل وفریب کے ریشمی دھاگوں سے بنی ہوئی قادیانیت کی قبا کو چاک کیا جائے گا اور پوری دنیا کو قادیانیت کی غلاظت سے پاک کیا جائے گا۔

جن خوش قسمت انسانوں نے اس مقدس مشن کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں یا دو جہاں ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں نچھاور کردیں ان کی محبت ووفا کے حسین واقعات آج بھی عشق رسالت ﷺ کے آسمان پر ستاروں کی صورت میں چمک رہے ہیں۔آپ بھی تخیل میں گنبد خضراء کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر دل میں روضہ رسول ﷺ سجا کر چشمان عشق سے عاشقان مصطفی ﷺ کے ان ایمان پرور واقعات کو جھوم جھوم کر پڑھئے اور پھر سوچئے کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی کیا ذمہ داری ہے۔

شیخ المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ:

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے فرزند امجد اور ممتاز عالم دین مولانا انظر شاہ

کشمیری کا کہنا ہے: ''ایک مرتبہ والد مرحوم نے فرمایا کہ فتنہ قادیانیت کی وجہ سے تین ماہ تک نہیں سویا۔اس غم اور فکر میں کہ کہیں قادیانیت کا فتنہ یونہی خودرو جھاڑیوں کی طرح پھلتا پھولتا گیا تو دین اسلام کا کیا بنے گا؟ تین ماہ کے بعد میرے قلب پر القا ہوا کہ خداوند تعالیٰ اس دین کی حفاظت فرمائے گا۔''

درس میں ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ تیس سال کے عرصہ میں دس دس سال کے وقفہ سے میں نے تین مرتبہ رحمت عالم ﷺ کی زیارت کی۔آپ ہر مرتبہ توجہ دلاتے تھے کہ

''ختم نبوت کی حفاظت کرو اور قادیانی فتنے کو نیست و نابود کرنے کی ہر ممکن سعی کی جائے۔''

حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔۔۔''ہم سے تو گلی کا کتا ہی اچھا ہے، ہم اس سے بھی گئے گزرے ہیں وہ اپنی گلی و محلے کا حق نمک خوب ادا کرتا ہے۔ہمارے ہوتے ہوئے لوگ ناموس رسالت ﷺ پر حملہ کرتے ہیں اور ہم حق غلامی و امتی ادا نہیں کرتے۔اگر ہم ناموس پیغمبر کا تحفظ کریں گے تو قیامت کے دن شفاعت کے مستحق ٹھہریں گے۔تحفظ نہ کیا یا نہ کر سکے تو ہم مجرم ہوں گے اور کتے سے بھی بدتر۔''

فرمایا:

جو شخص فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرتا ہے اس کا صلہ جنت ہے اور میں اس صلے کا ضامن ہوں۔

فتنہ قادیانیت کے آغاز کے بعد آپ کی ساری توجہ اس فتنہ کے استحصال کی طرف ہو گئی اور اسی غم و پریشانی میں آپ تین ماہ تک سو نہ سکے۔حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرض الموت میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اپنی وفات سے تین دن پہلے اپنی چارپائی دیوبند کی جامع مسجد کے صحن میں رکھوا کر تمام طالب علموں اور اساتذہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:

تاریخ اسلام کا میں نے جس قدر مطالعہ کیا ہے اس کی بنیاد پر پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام کی تاریخ میں 14 سو سال کے اندر قادیانیت سے بڑھ کر کوئی فتنہ ارتداد کا وجود میں نہیں آیا۔

آپ سب حضرات اور جنہوں نے مجھ سے حدیث پڑھی ہے اور تمام مسلمانوں کو کہتا ہوں کہ اگر نجات اُخروی اور شفاعت محمدی ﷺ چاہتے ہو تو مسلمانوں کے ایمان کو اس فتنہ ارتداد سے بچاؤ اور اپنی ساری قوتیں اس میں صرف کر ڈالو یہ ایک ایسا جہاد ہے جس کا بدلہ جنت ہے اور میں اس بدلے کا ضامن بنتا ہوں۔

اپنے حلقہ علمی میں بیٹھ کر فرماتے تھے کہ دین میں بعض خدمتیں اقوال کا تحفظ ہیں، اعمال کا تحفظ ہیں، آپ ﷺ کی سیرت وصورت کا تحفظ ہے لیکن عقیدہ ختم نبوت سرکار دو عالم ﷺ کی ذات کا تحفظ ہے اور ذات کا تحفظ باقی سب سے اولیٰ اور افضل ہے۔

محدث کبیر مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کسی بزرگ اور عالم کو اتنا دردمند نہیں دیکھا جتنا کہ حضرت امام العصر کو، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دل میں زخم ہو گیا ہے جس سے ہر وقت خون ٹپکتا رہتا ہے جب مرزا قادیانی کا نام لیتے تو فرمایا کرتے تھے ''لعین ابن لعین ابن لعین قادیاں'' اور آواز میں ایک عجیب درد کی کیفیت محسوس ہوتی تھی۔ فرماتے تھے کہ لوگ کہیں گے کہ یہ گالیاں دیتا ہے، فرمایا کہ ہم اپنی نسل کے سامنے اپنی اندرونی دردِ دل کا اظہار کیسے کریں؟ ہم اس طرح قلبی نفرت اور غیظ وغضب کے اظہار پر مجبور ہیں۔

دربار رسالت ﷺ سے فرمان:

حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمہ اللہ بہت بڑے ذاکر شاغل تھے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی فرمایا کہ محمد علی تم ذکر واذکار میں مصروف ہو قادیانی میری نبوت پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں چنانچہ آپ نے اپنی زندگی تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر دی ایک مرتبہ فرمایا کہ دوران مراقبہ القا ہوا کہ محمد علی یہ برائی تیرے سامنے پھیل رہی ہے تو کیا کر رہا ہے۔

حضرت مولانا مونگیری رحمہ اللہ کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی کا پوری شدت سے احساس تھا اور اکثر کہا کرتے تھے ''اتنا لکھو اور اس قدر طبع کرواؤ اور اس طرح تقسیم کرو کہ ہر مسلمان جب صبح سو کر

اٹھے تو اپنے سرہانے ردِ قادیانیت کی کتاب پائے۔''

آفتاب ولایت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ:

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ نے اپنے نور ایمانی سے مرزا قادیانی کے دعوے سے پہلے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ سے حجاز مقدس میں بیعت وخلافت سے سرفراز فرما کر فرمایا کہ پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے اس کے خلاف کام لیں گے۔

1980ء میں حضرت قبلہ مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ نے مستقل طور پر مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر ہونے کا ارادہ کرلیا۔ لہذا اس غرض سے حج کا سفر کیا۔ مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بہت خوش ہوئے کہ اب زندگی کی باقی تمام بہاریں گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں تلے گزاریں گے۔ اسی روز حضور نبی کریم ﷺ پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: ''مہر علی، ہندوستان میں مرزا قادیانی میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ واپس جاؤ اور اس فتنہ کا سدِ باب کرو۔''

چنانچہ پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کیلئے میدان میں نکل آئے اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے کی پشت پر نبی پاک ﷺ کا ہاتھ ہوتا ہے۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمہ اللہ:

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ نے محاذ ختم نبوت پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی ذات قادیانیوں کی شہ رگ پر نشتر تھا۔ جب مرزا قادیانی کا نام نہاد خلیفہ نورالدین نارووال ضلع سیالکوٹ میں وارد ہوا اور قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی تو آپ اس وقت صاحب فراش تھے۔ چارپائی سے اٹھا نہیں جاتا تھا لیکن عاشق رسول ﷺ کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ نورالدین

دندناتا پھرے اور میں یہاں لیٹا رہوں۔ فوراً حکم دیا کہ میری چارپائی اٹھا کر نارووال لے چلو آپ نے وہاں پہنچ کر نورالدین اور اس کے باطل مذہب کی ایسی مرمت کی کہ نورالدین وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ:

شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمہ اللہ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ گرفتار ہوئے تو گرفتاری کے موقع پر فرمایا کہ نبی آخرالزمان ﷺ کی حرمت کے لئے جیل جانا تو کیا سر بھی کٹانا پڑے تو میں اس کو اپنے لئے عین سعادت سمجھوں گا۔

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کو سرگودھا ختم نبوت کانفرنس میں مدعو کیا گیا ایام کانفرس میں آپ کی طبیعت سخت علیل ہوگئی لیکن آپ بحسب وعدہ کانفرنس میں تشریف لائے آپ کو چارپائی پر سٹیج پر لایا گیا آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا: لوگو میں سخت بیمار ہوں، ڈاکٹروں نے سفر کرنے اور تقریر کرنے سے سختی سے منع کیا ہوا ہے لیکن یہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ ہے، آپ ﷺ کی عزت و ناموس کا سوال ہے۔ میں کسی حال میں بھی اس معاملے میں پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ کانفرنس میں محض اس لئے آ گیا ہوں کہ شاید قیامت کے دن اس عمل کی بدولت نجات ہو جائے، ایک دفعہ مولانا تاج محمود اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے دوران گفتگو ختم نبوت کے ساتھیوں کا تذکرہ آ گیا حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ختم نبوت کے ساتھیوں سے محبت کرتا ہوں اور پھر فرمایا میں تو کیا ان سے تو خود سرکار دو عالم ﷺ محبت فرماتے ہیں۔ مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ نے ساری زندگی مجاہدین ختم نبوت کی سرپرستی فرمائی۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ محشر کا دن ہوگا رحمت دو عالم ﷺ جلوہ افروز ہوں گے صحابہ بھی ساتھ ہوں گے بخاری آئے گا حضور نبی کریم ﷺ معانقہ فرمائیں گے اور کہیں گے بخاری تیری ساری زندگی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں گزری آج میدان حشر میں تیرا شفیع میں ہوں تیرے لئے کوئی

باز پرس نہیں جا اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جا تیرے اور تیری جماعت کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں جس طرف سے چاہو داخل ہو سکتے ہو۔

حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمہ اللہ:

عمدۃ المحققین ، بقیۃ السلف حضرت رائے پوری رحمہ اللہ کو حفاظت ختم نبوت اور تردید مرزائیت میں اس قدر شغف تھا کہ آپ کی مجلس میں عموماً قادیانیت کی اسلام دشمنی کا تذکرہ ہوتا تھا۔ وفات سے پندرہ دن پہلے فرمایا کہ مجھے ختم نبوت کے ساتھ سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا محمد حیات اور دیگر ساتھیوں سے بہت زیادہ پیار ہے ۔کیونکہ یہ حضرات نبی پاک ﷺ کی ذات اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرتے ہیں۔ ایک دفعہ کسی نے وظیفہ پوچھا تو فرمایا کہ کچھ درود شریف پڑھ لیا کریں اور ختم نبوت پر وعظ کیا کریں اور یہ کوئی چھوٹا وظیفہ نہیں یہ سب وظیفوں سے بڑا وظیفہ ہے کیونکہ پورے دین کا مدار حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ہے۔ پھر فرمایا ختم نبوت کی حفاظت ہی دنیا و آخرت میں کامیابی کا سب سے بڑا وظیفہ ہے۔

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ:

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی زندگی کا واحد مقصد سرکار دو جہاں کی عزت وناموس کی ختم نبوت کی پاسبانی تھا ساری زندگی مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کے تعاقب میں صرف کر دی، قادیان و ربوہ کی جھوٹی نبوت کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کی زندگی کا مقصد نبی پاک ﷺ کی عزت وناموس ختم نبوت کا پہرہ دینا تھا۔ فرمایا ختم نبوت کی حفاظت میرا جز و ایمان ہے جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا جی نہیں چوری کا حوصلہ کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اُڑا دونگا میں حضور ﷺ کے سوا کسی کا نہیں نہ اپنا نہ پرایا میں انھی کا ہوں، وہ میرے ہیں۔

جن کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو، میں ان کے حسن

وجمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جوان کا نام تو لیتے ہیں لیکن چوروں کی حیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں آپ کو بہت بڑا مقام عطا فرمایا۔حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمہ اللہ نے آپ کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ جماعت صحابہ کرام میں تشریف فرما ہیں۔آپ ﷺ کی خدمت میں ایک دستار لائی گئی تو آنحضرت ﷺ نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اٹھو اور میرے بیٹے عطاء اللہ کے سر پر باندھ دو میں اس سے خوش ہوں کہ اس نے میری ختم نبوت کیلئے بہت سارا کام کیا ہے۔

1927ء میں جب لاہور ہائی کورٹ نے رسول اللہ ﷺ کی توہین پر مبنی کتاب کے ناشر راجپال کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں میں اضطراب اور ہیجان پیدا ہوگیا۔حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور آپ کے رفقاء لاہور میں اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے بیٹھے اور مسلمان عوام بھی انہی حضرات سے تحفظ ناموس رسول ﷺ کی امیدیں وابستہ کئے ہوئے جوق در جوق نشست گاہ کے سامنے اکٹھے ہوگئے مشاورت میں غور وفکر اور بحث واستدلال نے طول پکڑا۔اور سہ پہر ہوگئی لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہ ہوسکا حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ اٹھے اور کمرے میں جاکر دو رکعات نماز نفل ادا کی اور دیر تک سجدہ میں رہے جب سجدے سے اُٹھے تو آپ کی آنکھیں اشک بار تھیں اور زبان پر درود شریف جاری تھا۔ پھر آپ مجلس میں داخل ہوئے اور فرمایا آج ہمارا طریقہ کار صرف ایک ہی ہوسکتا ہے اور وہ یہ کہ ہر مصلحت سے منہ موڑ کر ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے ہر وہ اقدام کئے جائیں جس کا تقاضہ ہو سب نے آپ کے حکم کو قبول کرلیا اور لاہور دہلی دروازے کے باہر جلسے کا اعلان کردیا گیا حکومت نے جلسہ رکوانے کے لیے دفعہ 144 نافذ کردی رات کو احاطہ عبدالرحیم میں مفتی اعظم حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی صدارت میں جلسہ ہوا حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

اے مسلمانان لاہور! آج رسول اللہ ﷺ کی آبرو تمہارے شہر کے ہر دروازے پر دستک دے رہی ہے آج ناموس محمدی ﷺ کی حفاظت کا مسئلہ ہے جو کہ سقوط بغداد سے بھی زیادہ غمناک ہے زوال بغداد سے ایک اسلامی سلطنت پارہ پارہ ہوئی تھی مگر توہین رسالت ﷺ سے آسمانوں کی بادشاہت متزلزل ہو رہی ہے۔ جوانو! آج تمہارے گناہ دھونے کا موقع ہے دفعہ 144 کو جوتے کی نوک پر توڑ دو۔

آج آپ لوگ جناب فخر رسل حضرت محمد عربی ﷺ کی عزت و ناموس کو برقرار رکھنے کے لیے جمع ہوئے ہیں جنس انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے۔ آج اس جلیل القدر ہستی کا ناموس معرض خطر میں ہے جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید کے دروازے پر ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا آئیں اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں ارے دیکھو تو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے پر تو کھڑی نہیں؟ (حضرت شاہ صاحب نے یہ جملہ کچھ ایسے درد سے کہا کہ سارا مجمع پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا اور حاضرین میں کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے) تمہاری محبت کا عالم تو یہ ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ ﷺ تڑپ رہے ہیں آج خدیجہ و عائشہ رضی اللہ عنہما پریشان ہیں۔ بتاؤ تمہارے دلوں میں امہات المؤمنین کی کیا وقعت ہے؟ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں وہی عائشہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی اگر تم خدیجہ و عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناموس کی خاطر جانیں دے دو تو کچھ کم فخر کی بات نہیں یاد رکھو! جس دن موت آئے گی، پیغام حیات لے کر آئے گی۔

آپ کی اس تقریر نے سارے شہر میں طوفان برپا کر دیا جوان اپنی جوانی سرکار دو

جہاں ﷺ پر لٹانے کے لیے تڑپنے لگے عورتیں اپنے بچوں کو ناموس رسالت ﷺ پر کٹوانے کے لیے تیار تھیں حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کو گرفتار کرلیا گیا مگر حضرت شاہ صاحب کی تقریر سن کر دوسر فروشوں نے راجپال پر قاتلانہ حملے کئے مگر وہ بدطینت بچ گیا پھر بالآخر یہ عظیم سعادت حضرت غازی علم الدین شہید رحمہ اللہ کے ہاتھ آئی آپ نے خنجر کے وار سے اس بدبخت کو جہنم واصل کردیا اور حکومت وقت کو مقدس شخصیات کے عزت وناموس کے تحفظ کے لیے قانون بنانا پڑا۔

ایک تقریر میں فرمایا:

مسلمانو! ختم نبوت کے عقیدے کو یوں سمجھو جیسے یہ ایک مرکزِ دائرہ ہے جس کے چاروں طرف توحید، رسالت، قیامت، ملائکہ کا وجود، صحف سماوی کی صداقت، قرآن کریم کی حقانیت وابدیت، عالم قبر وبرزخ یوم النشور یوم الحساب گردش کرتے ہیں اگر یہ اپنی جگہ سے ہل جائے تو سارا نظام درہم برہم ہوجائے گا۔ دین نہیں بچے گا، بات سمجھ میں آئی، مزید سمجھئے، جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہوجاتے ہیں، اسی طرح نبوت ورسالت کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہوجاتے ہیں اسی طرح نبوت ورسالت کے تمام مراتب وکمالات کا سلسلہ بھی حضور رسالت پناہ ﷺ کے وجود مسعود پر ختم ہوجاتے ہیں۔ آپ کی نبوت ورسالت وہ مہر درخشاں ہے جس کے طلوع کے بعد اب کسی روشنی کی مطلق ضرورت نہیں رہی، سب روشنیاں اسی نور اعظم ﷺ میں مدغم ہوگئی ہیں جب ہی تو مخبر صادق ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں زندہ ہوتے تو انہیں بھی بجز میری اتباع کے چارۂ کار نہ ہوتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے تو نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرح امتی اور خلیفہ کی حیثیت سے۔ حکومت کو یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص بھی ختم نبوت کے تخت کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے گا، ہم اس پر قہر الٰہی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کا انتقام بن کر ٹوٹ پڑیں گے۔

آج مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں روح صدیق رضی اللہ عنہ پیدا کرو، آج محمد

عربی ﷺ کی عزت وناموس پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہوجاؤ، آج محمد عربی ﷺ کی آبرو پر کمینے اور ذلیل قسم کے انسان حملہ آور ہیں ۔ یادرکھو! محمد ﷺ ہے تو خدا ہے، محمد ﷺ ہے تو قرآن ہے، محمد ﷺ ہے تو دین ہے، محمد ﷺ نہیں تو کچھ بھی نہیں، ہم محمد ﷺ کی بے حرمتی کرنے والی کسی تحریر کو نہیں دیکھ سکتے ۔ ہم یقیناً ہر اس اخبار کو جلائیں گے جو رسول اللہ ﷺ کی ذات پر حملہ کرے گا، ہم حضور ﷺ کے نام لیوا ہیں ۔ حضور اقدس ﷺ کا ہر دشمن، ہمارا بدترین دشمن ہے، میری گردن تو آج بھی تحفظ ناموس مصطفی ﷺ کی خاطر پھانسی لگنے کو تڑپتی ہے ۔ میں تمام مسلمانوں سے مخاطب ہوں کہ تم حضور اکرم ﷺ کی آبرو کی حفاظت کرو تو میں تمہارے کتے بھی پالنے کو تیار ہوں اور اگر تم نے حضور ﷺ سے بغاوت کی تو پھر میں تمہارا باغی ہوں ۔ میں محمد ﷺ کے نام پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہوں ۔

شاہ جی نے فرمایا: میں قیامت کے دن حضور خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر دست بستہ عرض کروں گا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے خوش نصیبوں کا مقصد صرف اور صرف آپ ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ تھا، اسی طرح 1953ء میں شہید ہونے والوں کو بھی یمامہ کے شہداء کے ساتھ ایک ہی صف میں کھڑا کریں کیونکہ دونوں کا مقصد ایک ہی تھا ۔ پھر شاہ جی نے فرمایا: مجھے امید کامل ہے کہ میرے نانا، میرے پیارے آقا و مولا ﷺ میری درخواست کو شرف قبولیت ضرور بخشیں گے ۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ:

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب بڑے درجے کے اولیاء میں سے تھے آپ ہر موقع پر تحفظ ختم نبوت میں پیش پیش ہوئے 1934ء میں مجلس احرار کے ماتحت ہونے والی ختم نبوت کانفرنس قادیان میں بھی آپ نے شمولیت فرمائی اور تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں پہلا ختم نبوت

سیمینار بھی آپ ہی نے کروایا تھا۔ حضرت مولانا خلیل احمد قادری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: ’’میں تحریک ختم نبوت 1953ء کے سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمہ اللہ (نیلا گنبد) کے پاس گیا، اور ان سے تحریک میں باقاعدہ شمولیت کے لئے درخواست کی، تو انہوں نے میرے ہاتھوں کو پکڑ کر چوما اور پھر کہنے لگے کہ میں ٹانگوں سے معذور ہوں مگر آپ کے تحفظ ختم نبوت کی خاطر مجھے جب چاہیں گرفتار کروا دیں، اگر آپ ابھی چاہیں تو میں اسی وقت آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔‘‘

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ:

تحریک ختم نبوت 1974ء زوروں پر تھی۔ پاکستان کا ہر مسلمان کسی نہ کسی طور پر اس مقدس تحریک میں شریک تھا اور کاروان تحریک کے قائد حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تھے۔ اس وقت کا ایک واقعہ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ نے یوں بیان فرمایا:

’’ان دنوں حضرت رحمہ اللہ پر سوز و گداز کی جو کیفیت طاری رہتی تھی، وہ الفاظ کے جامۂ تنگ میں نہیں سما سکتی۔ تحریک کے دنوں میں جو آخری سفر حضرت رحمہ اللہ نے کراچی سے ملتان، لاہور، راولپنڈی اور پشاور تک کا کیا، اس کی یاد کبھی نہ بھولے گی۔ کراچی سے روانہ ہوئے تو حضرت پر بے حد رقت طاری تھی اور جناب مفتی ولی حسن کو فرما رہے تھے: مفتی صاحب! دعا کیجئے حق تعالیٰ کامیاب فرمائیں، میں کفن ساتھ لے کر جا رہا ہوں، مسئلہ حل ہو گیا تو الحمدللہ ورنہ شاید بنوری زندہ واپس نہ آئے گا۔‘‘ حق تعالیٰ نے آپ کے سوز درد کی لاج رکھ لی اور قادیانی ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر جدا کر دیا گیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوری رحمہ اللہ:

آپ نے ایک دفعہ پیپلز کالونی فیصل آباد میں مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اکابر حضرت گنگوہی رحمہ اللہ، حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمہ اللہ اور پھر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ سے لے کر آپ تک سب ہی حضرات نے امت کی اس فتنہ

کے خلاف راہنمائی نہ فرمائی ہوتی تو اس فتنہ کے بڑھنے کے بہت اسباب تھے۔ دیکھئے مولانا یہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے اگر حضور ﷺ کا ایک امتی بھی قادیانی ہوگیا تو ہم سے پوچھا جائے گا کہ مرزائیوں نے اس کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا تھا تم نے اس کا ایمان بچانے کی فکر کیوں نہ کی تھی۔

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ:

1984ء میں جب ختم نبوت کی تحریک چلی تو اس کی قیادت حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ فرمارہے تھے آپ کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ سے والہانہ محبت تھی۔ایک مرتبہ کسی نے پوچھا :حضرت جی آپ سب سے پہلے دعا کس کے لئے کرتے ہیں فرمایا: میں سب سے پہلے دعا ختم نبوت کے مجاہدین کے لئے کرتا ہوں پھر اپنے مریدوں کے لئے ،فرمایا: دراصل تحفظ ختم نبوت کا کام دنیاو آخرت کی رفعتیں،عزتیں، کامیابیاں اور کامرانیاں سمیٹنے کا واحد راستہ ہے۔اس لئے اسے اہم ترین عبادت کا درجہ حاصل ہے،شیطانی وسوسوں کا ایک انداز یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ کم درجے کی عبادت کو اہم ترین بنا کر پیش کرتا ہے تاکہ مسلمان اس میں مشغول ہوکر بڑے اجرو ثواب سے محروم ہوجائیں۔فرمایا: تحفظ ختم نبوت کا کام شفاعت محمدی ﷺ کا حصول ہے۔

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمہ اللہ:

حضور ﷺ کا قرب حاصل کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے کہ آپ ﷺ کے دشمنوں سے دلی نفرت کی جائے۔قادیانیت دراصل حضور شافع محشر ﷺ سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔”فرمایا: میرے دو ہاتھ ہیں ایک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دامن ہے اور دوسرے میں اہل بیت کا اور میں خود حضور خاتم النبیین ﷺ کا غلام ہوں ۔حضور خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر جان بھی دینی پڑے تو اس سے گریز نہ کرو۔ہم خاندانی احراری اور ختم نبوت کے کارکن ہیں اور میری جماعت تو صرف ختم نبوت کی جماعت ہے۔ختم نبوت کا کام کرنے پر حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ نے مارچ 1954ء میں فرمایا تھا کہ نفیس شاہ نے اپنے نانا کا حق ادا کر

دیا۔میری جان، مال، آل اور اولاد سب حضور خاتم النبیین ﷺ کی عزت و ناموس پر صدقہ واری۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ:

خوش قسمت ہیں وہ حضرات جنہوں نے قادیانیت کی تردید اور بیخ کنی کے لیے اپنی توانائیاں اور صلاحیتیں وقف کردی ہیں اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ پاکستان میں ان مقدس ہستیوں کی چمکتی دمکتی تاریخ اپنے مبارک آثار ونتائج کے لحاظ سے محفوظ ومطبوع شکل میں موجود ہے جس نے پوری دنیا میں ہر ہر موقع پر قادیانیت کا تعاقب کرکے اس کو ذلیل ورسوا اور ناکام کیا ہے اور خاتم الانبیاء سید الرسل محمد ﷺ کی خاتمیت کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مبارک کوششوں کو ضرور قبول فرمائیں گے اور اجر عظیم وثواب جزیل سے ان کو سرفراز فرمائیں گے چاہیے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہر شیدائی مقدور بھر ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کے لیے کمربستہ رہے اور قادیانیت سے نفرت شدیدہ اس کے لیے ایمان کا جز لاینفک ہو۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم:

ایک دفعہ آپ کے متعلقین میں سے کسی نے آپ سے پوچھا کہ حضرت میرے سارے معمولات، وظیفے چھوٹ چکے ہیں اسی طرح مواعظ پڑھنے میں کافی سستی ہوجاتی ہے لیکن یہ سب ختم نبوت کی مصروفیت کی وجہ سے ہوا ہے اس پر آپ نے فرمایا اگر ختم نبوت کی مصروفیت کی وجہ سے ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔فرمایا ختم نبوت کی ہمیشہ تائید ونصرت کرتے رہنا چاہیے ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیاں ختم نبوت کی تائید میں ختم کردی ہیں اور دن رات ختم نبوت کا اعلان کیا ہے اور ختم نبوت کے عقیدے کو پھیلانا اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا ہے اس لیے زیادہ سے زیادہ اس عقیدے کو پہچاننا چاہیے۔حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ دولہا ہیں اور انبیاء علیہم السلام ان کی بارات میں شریک ہیں اس سے بڑا کیا اعزاز ہوسکتا ہے انہوں نے اپنی زندگی ختم نبوت

کی اشاعت میں وقف کردی تھی۔

نمونہ اسلاف حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ:

آپ نے خود کو تحفظ ختم نبوت کیلئے گویا وقف کرر کھا ہے آپ جس جذبے سے اپنے شاگردوں کو اس محاذ پر تیار کررہے ہیں اس زمانے میں اس کی مثال ملنی محال ہے۔حضرت استاذ جی مدظلہ العالی کو اللہ نے ختم نبوت کا بے پناہ درد اور فکر عطا فرمائی ہے جس کو دیکھتے ہوئے حضرت کشمیری رحمہ اللہ کی فکر اور غم کا نقشہ ذہن میں ابھرتا ہے۔آپ کا شاید ہی کوئی بیان اور مجلس ایسی ہو جس میں ختم نبوت کا تذکرہ نہ ہوتا ہو۔ایک مرتبہ فرمایا ختم نبوت کا کام کرنے والے کی سرپرستی خود نبی پاک ﷺ کی ذات فرماتی ہے۔ایک مرتبہ حج کے سفر پر جانے سے پہلے ختم نبوت کے چند نوجوان کارکن آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارا بھی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کردیجئے گا تو اس پر فرمایا میرے عزیزو آپکی جماعت وہ جماعت ہے کہ جس کا سلام میں بغیر کہے اور سب سے پہلے عرض کرتا ہوں اور دعا میں بھی سب سے مقدم ختم نبوت کے کارکنوں کو رکھتا ہوں۔

شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ:

قادیانیوں کا یہ فتنہ تمام فتنوں میں خطرناک فتنہ ہے یہ خبیث فتنہ دن رات اپنے باطل عقیدہ کی نشر و اشاعت میں ہر ممکن طاقت کا استعمال کرتا ہے فرزندان اسلام کو ان مرتدین کے مکرو فریب اور دجل و تلبیس سے خود بھی اور اپنے حلقہ احباب کو بھی بچانا فرض عین ہے۔رب العالمین ہمارے اسلاف کرام کی قبور کو انوار و برکات سے معمور فرمائے کہ انہوں نے بروقت اس خطرناک فتنے کی بیخ کنی فرمائی اور اب بھی بفضلہٖ تعالی حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب زادہ اللہ تعالیٰ مجداً اور ان کے زیر سایہ لاکھوں علماء و مشائخ اس فتنہ کی سرکوبی کو اپنا عظیم فریضہ سمجھتے ہیں۔

شہید کی ماں:

مظفر علی شمسی صاحب روایت کرتے ہیں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک عورت

اپنے بیٹے کی بارات لے کر دہلی دروازہ کی جانب آرہی تھی، سامنے تڑ تڑ کی آواز آئی معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں تو بارات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا۔ بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹا آج کے دن کے لئے میں نے تمہیں جنا تھا۔ جاؤ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت پر قربان ہو کر دودھ بخشوا جاؤ۔ میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری بارات میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدعو کروں گی۔ جاؤ پروانہ وار شہید ہو جاؤ تاکہ میں فخر کر سکوں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ تحریک میں ماں کے حکم پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کے لئے شہید ہو گیا۔ جب لاش لائی گئی تو گولی کا نشان پشت پر نہ تھا، سب گولیاں سینہ پر کھائیں۔

عمل کا وقت:

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک طالب علم ہاتھ میں کتابیں لئے جا رہا تھا۔ سامنے تحریک کے لوگوں پر گولیاں چل رہی تھیں۔ کتابیں رکھ کر جلوس کی طرف بڑھا کسی نے پوچھا یہ کیا؟ جواب میں کہا کہ آج تک پڑھتا رہا ہوں، آج عمل کرنے جا رہا ہوں۔ جاتے ہی ران پر گولی لگی گر گیا پولیس والے نے آ کر اٹھایا تو شیر کی طرح گرجدار آواز میں کہا کہ گولی ران پر کیوں ماری ہے؟ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو دل میں ہے یہاں دل پر گولی مارو تاکہ قلب وجگر کو سکون ملے۔ اسی تحریک ختم نبوت میں لاہور کی سڑک پر ایک مسلمان دیوانہ وار ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ کر تھپڑ مارا۔ اس پر اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ پولیس والے نے بندوق کا بٹ مارا اس نے پھر نعرہ لگایا۔ وہ مارتے رہے۔ یہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا، یہ زخموں سے چور چور پھر بھی ختم نبوت کے نعرے لگاتا رہا۔ اسے گاڑی سے اتارا گیا تو بھی وہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے فوجی عدالت میں لایا گیا۔ اس نے عدالت میں آتے ہی ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ فوجی نے کہا ایک سال سزا، اس نے سال کی سزا سن کر پھر ختم نبوت کا نعرہ لگایا، اس نے سزا دو سال

کردی، اس نے پھر نعرہ لگایا، غرضیکہ فوجی سزا بڑھاتا رہا اور یہ مسلمان نعرہ ختم نبوت بلند کرتا رہا، فوجی عدالت جب بیس سال پر پہنچی دیکھا کہ بیس سال کی سزا سن کر یہ پھر بھی نعرے سے باز نہیں آ رہا تو فوجی عدالت نے کہا کہ باہر لے جا کر گولی مار دو، اس نے گولی کا نام سن کر دیوانہ وار رقص شروع کر دیا اور ساتھ ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف ترانہ سے ایمان پرور وجد آفریں کیفیت طاری کردی۔ یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا کہ رہا کردو کہ یہ دیوانہ ہے، اس نے رہائی کا حکم سن کر پھر نعرہ لگایا ختم نبوت زندہ باد۔

دو عظیم شہید:

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکالتے رہے، لوگ دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس پر جان قربان کرتے رہے۔ عصر کے بعد جب جلوس نکلنے بند ہو گئے تو اسی سالہ بوڑھا اپنا معصوم سات سالہ پوتے کو کندھے پر اٹھا کر لایا۔ دادا نے ختم نبوت کا نعرہ لگایا معصوم بچے نے جو دادا سے سبق پڑھا تھا اس کے مطابق زندہ باد کہا۔ دو گولیاں آئیں اسی سالہ بوڑھے باپ اور سات سالہ معصوم بچے کے سینہ سے شائیں کر کے گزر گئیں۔ دونوں شہید ہو گئے مگر تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر گئے کہ اگر آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمان قوم کے اَسّی سالہ بوڑھے خمیدہ کمر سے لے کر سات سالہ معصوم بچے تک سب جان دے کر اپنے پیارے آقا کی عزت و ناموس کا تحفظ کرتے ہیں۔

مکمل اذان:

اسی تحریک ۱۹۵۳ء میں کرفیو لگ گیا۔ اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیو کی خلاف ورزی کر کے آگے بڑھا، مسجد میں پہنچ کر اذان دی۔ ابھی اللہ اکبر کہہ پایا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ دوسرا مسلمان آگے بڑھا۔ اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ تیسرا مسلمان آگے

بڑھا ان کی لاشوں پر کھڑا ہو کر اشھد ان محمد رسول اللہ کہا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ چوتھا آدمی بڑھا تینوں کی لاشوں پر کھڑا ہو کر اشھد ان محمد رسول اللہ کہا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ پانچواں مسلمان بڑھا غرضیکہ باری باری نو مسلمان شہید ہو گئے مگر اذان پوری کر کے چھوڑی۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔ آمین

فرض کفایہ:

زین العابدین مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی کا اکلوتا بیٹا تھا۔ شدید بیمار ہو گیا۔ مولانا اپنے لختِ جگر کو دوائی دے رہے تھے اسی اثناء دروازے پر دستک ہوئی۔ مولانا باہر نکلے تو دیکھا ایک آدمی کھڑا ہے اس نے درخواست کی کہ بالاکوٹ کے مقام پر ایک بدنام زمانہ اور خطرناک قادیانی مبلغ اللہ دتہ گھس آیا ہے لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا رہا ہے۔ فتنہ پھیلنے کا انتہائی اندیشہ ہے، لہٰذا فوراً چلیئے مولانا نے کتابوں کا ایک بیگ اٹھایا اور چل پڑے۔ بیوی نے کہا بچے کی حالت سخت خراب ہے فرمایا ضروری کام ہے میرے جانے کے بعد بچہ مرجائے تو دفن کر دینا ابھی بس میں سوار ہوئے ہی تھے کہ گھر کی طرف سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا آپ کا نورِ نظر فوت ہو گیا ہے لیکن عاشق رسول ﷺ نے جواب دیا کہ میرے فرزند کو کفن پہنا کر دفن کر دیں، میں اپنے مشن پر جا رہا ہوں اور فرمایا نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ فرض عین وہاں پہنچ کر اس قادیانی مردود کو اس علاقہ میں ذلیل و خوار کر کے نکالا۔

غیرت اقبال:

صاحبزادہ محمد اللہ شاہ استاد مظاہر العلوم سہارنپور بیان کرتے ہیں کہ سید آغا صدر چیف جسٹس ہائی کورٹ نے لاہور کے عمائد اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت علامہ اقبال بھی مدعو تھے اتفاق سے اس محفل میں جھوٹے نبی کا جھوٹا خلیفہ حکیم نور الدین بھی بلا دعوت آٹپکا، جب عاشق رسول ﷺ علامہ اقبال کی نظر اس کذاب کے منحوس چہرے پر پڑی تو غیرت ایمانی سے علامہ

اقبال کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور ماتھے پر شکن چڑھ گئے فوراً اٹھے اور میزبان کو مخاطب کر کے کہا، آغا صاحب آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مدعو کیا ہے اور مجھے بھی! اور کہا ”میں جاتا ہوں، میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ حکیم نورالدین چور کی طرح فوراً حالات کو بھانپ گیا اور نو دو گیارہ ہوگیا۔ اس کے بعد میزبان نے علامہ اقبال سے معذرت کی اور کہا کہ میں نے اسے کب بلایا تھا یہ تو خود گھس آیا تھا۔“

بہن کا مکتوب بھائی کے نام:

معروف احراری لیڈر اور مجاہد ختم نبوت مظفر علی شمسی ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دیگر رہنماؤں کے ساتھ گرفتار ہوکر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور دیگر اکابرین کے ساتھ سکھر جیل کی ایک کوٹھڑی میں بند کر دیئے گئے۔ عید الفطر کا دن تھا مظفر علی شمسی کی بیمار بہن کا خط بھائی کو جیل میں اسی روز ملتا ہے جسے پڑھ کر آنکھیں پُرنم ہوجاتی ہیں۔

”میرے بھیا! اس امتحان میں آپ کو پریشان کرنا نہیں چاہتی۔ اب قریب المرگ ہوں۔ بخار دامن نہیں چھوڑتا، ایک سو چار درجہ حرارت سے گرتا نہیں، کھانسی زوروں پر ہے، محبوب بھائی ڈاکٹر کو لائے تھے، ایکسرے میں ٹی بی کی ابتدائی منزل ہے۔ ماں باپ نے مجھے آپ کے سپرد کیا تھا اور اب موت مجھے لئے جارہی ہے۔ کاش! کہ میرے آخری وقت آپ میرے پاس ہوتے۔ آپ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر جو مصائب برداشت کررہے ہیں۔ اللہ آپ کو استقلال بخشے اور قیامت کے دن آپ کی قربانی ہمیں دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرخرو کرے! آپ بہادری سے قید کاٹیں۔ اگر زندہ رہی تو مل لوں گی۔ ورنہ میری قبر پر تو آپ ضرور آئیں گے۔ سب بچے سلام کہتے ہیں۔ اب ہاتھ میں طاقت نہیں۔ لہذا خط ختم کرتی ہوں۔“

جب یہ خط جیل میں اکابرین ختم نبوت کو پڑھ کر سنایا گیا تو سب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

ایک ماں کا عشق رسالت:

تحریک ختم نبوت 1953ء کے دوران میں جب مولانا تاج محمود جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد میں شمع رسالت کے پروانوں کے لئے ایک جم غفیر سے قادیانی گروہ اور اس کے کفریہ عقائد وعزائم کے تحفظ اور سرپرستی کے لئے حکومت وقت کی طرف سے کئے گئے اقدامات کے خلاف لوگوں کو سول نافرمانی کی ترغیب دے رہے تھے مولانا تاج محمود کے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی یہ آواز مسجد کی سیڑھیوں کے نزدیک کھڑی ایک خاتون بھی ہمہ تن گوش ہو کر سن رہی تھی۔ دفعتاً شدت جذبات سے مغلوب ہو کر ساری مسجد میں پھیلے ہوئے مجمع کو چیرتی ہوئی وہ آگے بڑھی اور اپنی گود کے بچہ کو منبر کے نزدیک جا کر (جہاں مولانا کھڑے تقریر کر رہے تھے) مولانا کی طرف اچھال دیا اور کہا مولانا! میرے پاس ایک یہی سرمایہ ہے، اسے سب سے پہلے حضور ﷺ کی عزت وآبرو پر قربان کردو۔ یہ کہہ کر وہ عورت الٹے پاؤں باہر کی طرف چل پڑی۔ اس منظر کو دیکھ کر سارا مجمع دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ خود مولانا کی آواز گلوگیر اور رندھی ہوئی تھی۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ لوگو! اس بی بی کو جانے نہ دینا۔ اسے بلاؤ چنانچہ اس خاتون کو بلایا گیا اور مولانا نے کہا کہ بی بی، سب سے پہلے گولی تاج محمود کے سینے سے گزرے گی، پھر میرے اس بچے (اپنے قدموں میں بیٹھے ہوئے اپنے چھوٹے سے اکلوتے بیٹے طارق محمود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کے سینے سے، پھر اس مجمع کے تمام افراد گولیاں کھائیں گے اور جب یہ سب قربان ہو جائیں تو اپنے اس بچے کو لے آنا اور اللہ کے پیارے نبی ﷺ کی عزت پر قربان کر دینا۔ یہ کہا اور وہ بچہ اس عورت کے حوالے کر دیا۔

میاں فضل احمد موچی:

1953ء کی تحریک ختم نبوت میں میانوالی سے قافلے گرفتاری کے لئے لاہور جاتے تھے۔ ایک قافلہ میں میاں فضل احمد موچی بھی جا کر گرفتار ہو گیا ان کی گرفتاری مارشل لاء کے تحت عمل میں آئی۔ مارشل لاء عدالت نے ان کے بڑھاپے کو دیکھ کر دیگر ساتھیوں کی نسبت کم سزا دی۔ اس پر

وہ بگڑ گئے۔عدالت سے احتجاج کیا کہ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔اس سے عدالت نے سمجھا شاید یہ سزا کم کرانا چاہتا ہے۔عدالت نے پوچھا تو کہا ’’مجھ سے کم عمر کے لوگوں کو دس دس سال کی سزا دی ،میرے ساتھ انصاف کیا جائے اور میری سزا میں اضافہ کیا جائے۔‘‘ یہ سن کر مارشل لاء کانپ اٹھا۔اس بوڑھے جرنیل کی ایمانی غیرت پر جج انگشت بدنداں اٹھ کر عدالت سے ملحق کمرہ میں چلا گیا۔میاں فضل احمد نے عدالت میں کپڑا بچھا کر گرفتاری ،سزا اور آقائے نامدار ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے اپنی قربانی کی بارگاہ خداوندی میں قبولیت کے لئے نوافل پڑھنے شروع کر دیئے۔

نصرت خداوندی:

1953ء کی تحریک میں ایک دفعہ پولیس والے مجاہد ختم نبوت کے ایک جتھے کو رات کے وقت گرفتار کر کے دور ایک جنگل میں چھوڑ آئے ، پولیس کے جانے کے بعد یہ مجاہد چند قدم چلے تو روشنی نظر آئی ،وہاں گئے تو جنگل میں چند گھرانے آباد دیکھے،ان گھرانوں میں ایک آدمی باہر آیا،ان مجاہدین کو بلایا، دعا دی، راستہ اور حفاظت کا وظیفہ بتلایا۔یہ حضرات چند گھنٹوں میں کراچی پہنچ گئے۔ پولیس والے سو کر بھی نہ اٹھے ہوں گے کہ یہ حضرات کراچی میں پھر ختم نبوت کے جلوس نکالنے میں مصروف ہو گئے۔جنگل میں کون قوم آباد تھی؟ وہ آدمی از خود آواز دیئے بغیر کیسے رات کے وقت باہر آیا؟ کراچی کا راستہ اور حفاظت کا وظیفہ کیوں بتلایا؟ دعا کیوں دی؟ وہ کون تھا؟ ان مجاہدین کے ساتھ ان کا یہ شفیق برتاؤ کیوں؟ آج تک اہل دنیا کے لئے یہ معمہ ہے مگر اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ان حضرات پر ختم نبوت کی وجہ سے اللہ رب العزت کے انعامات کی بارش ہو رہی تھی۔

آرزوئے شہادت:

مولانا امین گیلانی اسلاف کی یادگار ہیں اور شاعر ختم نبوت تھے۔بڑھاپے میں قدم رکھنے کے باوجود آواز جوان اور جذبات گرم تھے۔اپنی کتاب ’’عجیب وغریب واقعات‘‘ میں اپنی زندگی

کا ایک واقعہ رقم کرتے ہیں۔ پڑھیئے اور اپنے بزرگوں کی جرأت وشجاعت کے کارنامے دیکھئے۔

جنرل اعظم کے حکم سے لاہور میں کشتوں کے پشتے لگ رہے تھے، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اپنے جوبن پر تھی۔ پولیس مجھے اور بہت سے میرے ساتھیوں کو ہتھکڑیاں پہنا کر قیدیوں کی بس میں بیٹھا کر شیخوپورہ سے لاہور کی طرف روانہ ہوگئی۔ اسیران ختم نبوت بس میں نعرے لگاتے ہوئے جب لاہور کی حدود میں داخل ہوئے تو ملٹری نے بس روک لی اور سب انسپکٹر کو نیچے اترنے کا حکم دیا، ایک ملٹری آفیسر نے اس سے چابی لے کر بس کا دروازہ کھول دیا اور بڑے رعب وجلال سے گرجا تمہیں معلوم نہیں نعرے لگانے والے کو گولی مارنے کا حکم ہے کون نعرے لگاتا ہے؟ اس اچانک صورت حال سے سب پر ایک سکوت سا طاری ہوگیا۔ معاً میرا ہاشمی خون کھول اٹھا میں نے تن کر کہا ''میں لگاتا تھا'' اس نے بندوق میرے سینہ پر تان کر کہا ''اچھا اب لگاؤ نعرہ'' میں نے پُرجوش انداز میں نعرہ لگایا، میرا کالی کملی والا، سب نے باآواز بلند جواب دیا، زندہ باد۔ اس کی بندوق کی نالی نیچے ڈھلک گئی منہ پھیر کر کہا ہاں وہ تو زندہ باد ہی ہے اور بس سے اتر گیا۔ ایسا معلوم ہوا جنت جھلک دکھلا کر اوجھل ہوگئی پھر اس نے سب انسپکٹر سے کچھ کہا۔ اس نے بس کا دروازہ مقفل کر دیا چند منٹوں بعد ہم بورسٹل جیل لاہور میں تھے۔

یہ فریادیں ہیں مصطفی ﷺ کیلئے:

جب ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلی، اس وقت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ملک کے وزیراعظم تھے۔ دوران تحریک آغا شورش کشمیری اپنے پیارے دوست مولانا تاج محمود کے ساتھ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ملے، اس ملاقات کی روداد ہفت روزہ چٹان ۲۹، اکتوبر ۱۹۷۹ء میں موجود ہے جو مسٹر بھٹو کی بیان کردہ ہے۔ اس روداد کی تلخیص یوں ہے۔

مسٹر بھٹو کہتے ہیں ''شورش اپنے دوست مولانا تاج محمود کے ساتھ میرے پاس آئے شورش نے چار گھنٹے تک مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیوں کے پاکستان کے بارے میں عقائد وعزائم کے

متعلق گفتگو کی۔ دوران گفتگو شورش نے ایک عجیب حرکت کی۔ شورش نے باتوں کے دوران انتہائی جذباتی ہو کر میرے پاؤں پکڑ لئے۔ شورش جیسے بہادر اور شجاع آدمی کو ایسی حالت میں دیکھ کر میں لرز اٹھا، شورش کی عظمت کو دیکھ کر میں نے اسے اٹھا کر گلے لگا لیا۔ مگر وہ ہاتھ ملا کر پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا بھٹو صاحب! ہم جیسی ذلیل قوم کسی ملک نے آج تک پیدا نہیں کی ہو گی، ہم اپنے نبی ﷺ کے تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت نہ کر سکے پھر شورش نے روتے ہوئے میرے سامنے اپنی جھولی پھیلا کر کہا، بھٹو صاحب! میں آپ سے اپنے اور آپ کے نبی ﷺ کی ختم المرسلین کی بھیک مانگتا ہوں۔ آپ میری زندگی کی تمام خدمات اور نیکیاں لے لیں، میں خدا کے حضور خالی ہاتھ چلا جاؤں گا۔ خدا کے لئے محبوب خدا ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کر دیجیے، اسے میری جھولی نہ سمجھئے بلکہ فاطمہ بنت محمد ﷺ کی جھولی سمجھ لیجیے۔ اب اس سے زیادہ مجھ میں کچھ سننے کی تاب نہ تھی۔ میرے بدن میں ایک جھری جھری سی آ گئی۔۔۔ میں نے شورش سے وعدہ کر لیا کہ میں قادیانی مسئلہ ضرور بالضرور حل کروں گا۔

خاتم النبیین ﷺ کے چاہنے والو!

تاریخ اسلام ان فدایان مصطفی ﷺ کے عشق و ایمان افروز واقعات سے بھری پڑی ہے تاریخ شاہد ہے جب حرمت رسول ﷺ کے لئے مسلمان کو آواز دی گئی ہے مسلمان نے اپنے تن، من، دھن کو قربان کر کے گنبد خضری کے مکین ﷺ کی عزت و ناموس اور ختم نبوت کی پاسبانی کی ہے۔

اے شفاعت محمدی ﷺ کے طلب گارو!

فتنہء قادیانیت عہد حاضر میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف سب سے بڑا فتنہ ہے گذشتہ ایک صدی سے امت مسلمہ نے بھی اپنے آقا و مولا محمد مصطفی ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف اٹھنے والے فتنے سے بڑی جاندار لڑائی لڑی ہے۔ لاکھوں عاشقان ختم نبوت نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ گبرو جوانوں نے اپنے سینے گولیاں اگلتی مشین گنوں کے سامنے رکھ دیئے اور

سڑکوں پر اپنی جوانی کے گرم خون کا چھڑکاؤ کر دیا۔ بوڑھوں نے اپنے خمیدہ کمروں پر ظالم انتظامیہ کی لاٹھیوں کی برسات سہی۔ ماؤں نے اپنے لاڈلے بیٹوں کو اپنے ہاتھوں سوئے مقتل روانہ کیا۔ غرض ہمارے اسلاف نے خون جگر دے کر مدنی کریم آقا ﷺ کے تاج وتخت کی حفاظت کر کے اس خبیث فتنے کو لگام دی ہے۔

لیکن گذشتہ چند سالوں سے قادیانی پھر سے اپنے باپ کی لگائی ہوئی فتنہ ارتداد کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں اور مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ ﷺ اور اس کی باتوں کو حدیث، کاموں کو سنت اور ساتھیوں کو جماعت صحابہ کے طور پر پیش کر کے رحمت کائنات احمد مجتبیٰ محمد ﷺ کی شان اقدس میں بدترین توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

رحمت دو عالم ﷺ کا کلمہ پڑھنے والو!

اگر کل محشر کے میدان میں شافع محشر ﷺ نے تم سے سوال کر لیا کہ میری جگہ اس کائنات کے رذیل ترین شخص کو نبی اور رسول کہا جاتا رہا، تم نے کیا کیا؟ اگر کل ساقی کوثر ﷺ نے حوض کوثر پر سوال کر لیا کہ میری جگہ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کے طور پر پیش کیا گیا تم نے کیا کیا؟ اگر تم سے تمہارے اسلاف نے سوال کر لیا کہ ہم نے تو خون جگر دے کر ختم نبوت کی پاسبانی کی مگر تم نے پسینہ بھی نہ لگایا تو بتاؤ ہمارے پاس کیا جواب ہوگا؟

اے اسلام کا کلمہ پڑھنے والو!

قادیانیوں کو بتادو کہ اس مادہ پرستی کے دور میں، آج کے اس نفسانفسی کے عالم میں بھی جب نام مصطفی ﷺ پر آواز دی جاتی ہے تو شمع ختم نبوت کے پروانے سعادت سمجھتے ہوئے اُمڈ اُمڈ کر آتے ہیں اور اپنے خون نایاب کے ساتھ عشق مصطفی ﷺ کے درخشندہ باب رقم کر جاتے ہیں۔ نبی کی حرمت پر کٹ مرنا اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور نام محمد ﷺ پر شہید ہوجانا باعث نجات جانتے ہیں۔ اپنے جذبات کو دوام دے کر تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن میں آگے بڑھیئے۔ اپنے اسلاف کی روایات کو زندہ کیجئے اور دہر میں لا نبی بعدی کے نعرے عام کیجئے۔

تحریک ختم نبوت

منزل بہ منزل

- فتنہ مرزائیت کا پس منظر و مقاصد
- مقدمہ بہاولپور کا تعارف، فیصلہ، اہمیت
- تحاریک ختم نبوت کا تعارف وحالات

کروڑوں رحمتیں ہوں ان تمام مقدس حضرات پر جن کی شب وروز کی اخلاص بھری محنت رنگ لائی۔ آج قادیانی پوری دنیا میں رسوا ہو رہے ہیں۔ مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کشف ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں مرزائیت نام کی کوئی چیز تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملے گی۔ اسی طرح قطب دوراں حضرت مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خاص ارادت مند حاجی محمد عبدالرشید صاحب (مدظلہ) کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیانیت حرف غلط کی طرح پوری دنیا سے مٹا دی جائے گی۔ وہ وقت قریب آن پہنچا ہے کہ مرزائیت کا فتنہ دنیا سے نیست و نابود ہونے والا ہے۔ مسلمانان عالم ہمت کریں آگے بڑھیں، منزل قریب ہے، رحمت حق انتظار کر رہی ہے اور حضور ﷺ کی شفاعت کا مژدہ جاں فزا ملنے والا ہے۔ اللہ رب العزت ہماری ان حقیر محنتوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرما کر اپنی رضا کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب

متحدہ ہندوستان میں انگریز اپنے جوروستم اور استبدادی حربوں سے جب مسلمانوں کے قلوب کو مغلوب نہ کرسکا تو اس نے ایک کمیشن قائم کیا جس نے پورے ہندوستان کا سروے کیا اور واپس جا کر برطانوی پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانے کے لیے ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔

ان دنوں مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ ڈی سی آفس میں معمولی درجہ کا کلرک تھا۔ اردو، عربی اور فارسی اپنے گھر میں پڑھی تھی۔ مختاری کا امتحان دیا مگر ناکام ہوگیا۔ غرضیکہ اس کی تعلیم دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے ناقص تھی۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انگریزی ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اہم اور ذمہ دار شخص نے اس سے ڈی سی آفس میں ملاقات کی۔ گویا یہ انٹرویو تھا مسیحی مشن کا اور ساتھ ہی یہ فرد انگلینڈ روانہ ہوگیا اور مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان پہنچ گیا۔ باپ نے کہا کہ نوکری کی فکر کرو جواب دیا کہ میں نوکر ہوگیا ہوں اور پھر بغیر مرسل کے پتہ کے منی آرڈر ملنے شروع ہوگئے۔ مرزا قادیانی نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی۔ بحث و مباحثہ، اشتہار بازی شروع کردی۔ یہ تمام تر تفصیل مرزائی کتب میں موجود ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کام کے لئے برطانوی سامراج نے مرزا قادیانی کا کیوں انتخاب کیا۔ اس کا جواب خود مرزائی لٹریچر میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا قادیانی کے والد نے 1857ء کی جنگ آزادی میں برطانوی سامراج کو پچاس گھوڑے بمعہ ساز و سامان مہیا کیے اور یوں مسلمانوں کے قتل عام سے اپنے ہاتھ رنگین کر کے انگریز سے انعام میں جائیداد حاصل کی۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکار میں مصروف رہا۔ ستارہ قیصریہ صفحہ 4 میں اپنے بارے میں لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گذرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی

اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ (تریاق القلوب صفحہ 25)

غرضیکہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری رچی بسی تھی۔ یہی وہ وجہ ہے کہ اس مقصد کے لئے انگریز کی نظر انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی اور اس کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جن حضرات کی مرزائیت کے لٹریچر پر نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ہر بات میں تضاد ہے لیکن حرمت جہاد اور فرضیت اطاعت انگریز ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں مرزا قادیانی کی کبھی دورائیں نہیں ہوئیں کیونکہ یہ اس کا بنیادی مقصد اور غرض وغایت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ سر سید احمد خان مرحوم کی روایت جو ان کے مشہور مجلہ تہذیب الاخلاق میں چھپ چکی ہے کہ خود سر سید احمد خان سے انگریز وائسرائے ہند نے مرزا قادیانی کی امداد واعانت کرنے کا کہا۔ بقول ان کے انہوں نے نہ صرف رد کر دیا بلکہ اس منصوبہ کا راز افشا کر دیا جس کے نتیجہ میں انگریز وائسرائے سر سید احمد خان سے ناراض ہو گئے۔

مرزا قادیانی کے دعویٰ جات پر نظر ڈالیے۔ اس نے بتدریج خادم اسلام، مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، ظلی نبی، مستقل نبی، انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ، گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نور ایمانی اور بصیرت وجدانی سے مرزا قادیانی کے دعویٰ سے بہت پہلے پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے حجاز مقدس میں ارشاد فرمایا کہ پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔ بیعت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی تلقین فرمائی۔

ردقادیانیت کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے جن خوش نصیب وخوش بخت حضرات نے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا۔ ان میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ، جناب مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر محمد الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مظہر علی اظہر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ کفایت حسین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی گستاخ و بے باک طبیعت کو اس کی ابتدائی تحریروں میں دیکھ کر اس کے خلاف کفر کا فتویٰ سب سے پہلے دیا تھا۔ ان حضرات کا خدشہ صحیح ثابت ہوا اور آگے چل کر پوری امت نے علمائے لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق وتوثیق کی۔ غرضیکہ پوری امت کی اجتماعی جدوجہد سے مرزائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی کوشش کی گئی یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بھی اپنی تصانیف میں مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید علی الحائری رحمۃ اللہ علیہ سمیت امت کے تمام طبقات کو اپنے سب وشتم کا نشانہ بنایا کیونکہ یہی وہ حضرات تھے جنہوں نے تحریر وتقریر ومناظرہ ومباہلہ کے میدان میں مرزا قادیانی اور اس کے

حواریوں کو چاروں شانے چت کیا اور یوں اپنے فرض کی تکمیل کر کے پوری امت کی طرف سے شکریہ کے مستحق قرار پائے۔

مقدمہ بہاولپور:

تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور میں ایک شخص مسمی عبدالرزاق مرزائی ہو کر مرتد ہو گیا اس کی منکوحہ غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش نے سن بلوغ کو پہنچ کر 24 جولائی 1926ء کو فسخ نکاح کا دعویٰ احمد پور شرقیہ کی مقامی عدالت میں دائر کر دیا جو 1931ء تک ابتدائی مراحل طے کر کے پھر 1932ء میں ڈسٹرکٹ جج بہاول پور کی عدالت میں بغرض شرعی تحقیق واپس ہوا۔ آخر کار 7 فروری 1935ء کو فیصلہ بحق مدعیہ صادر ہوا۔ بہاولپور ایک اسلامی ریاست تھی، اس کے والی نواب جناب صادق محمد خاں خامس عباسی مرحوم ایک سچے مسلمان اور عاشق رسول ﷺ تھے۔ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور کے معروف بزرگ کے عقیدت مند تھے۔ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفاء کو اس مقدمہ میں گہری دلچسپی تھی۔ اس وقت جامعہ عباسیہ بہاولپور کے شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی مرحوم تھے جو حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند تھے۔ لیکن اس مقدمہ کی پیروی اور امت محمدیہ کی طرف سے نمائندگی کے لئے سب کی نگاہ انتخاب دیوبند کے فرزند شیخ الاسلام حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی مولانا غلام محمد صاحب کی دعوت پر اپنے تمام تر پروگرام منسوخ کر کے مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور تشریف لائے تو فرمایا کہ جب یہاں سے بلاوا آیا تو میں ڈابھیل کے لے بار کاب تھا مگر میں یہ سوچ کر یہاں چلا آیا کہ ہمارا نامہ اعمال تو سیاہ ہے ہی شاید یہی بات مغفرت کا سبب بن جائے کہ آنحضرت ﷺ کا جانبدار بن کر بہاولپور آیا تھا اگر ہم ختم نبوت کی حفاظت کا کام نہ کریں تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہے۔ ان کے تشریف لانے سے پورے ہندوستان کی توجہ اس مقدمہ کی طرف مبذول ہو گئی بہاولپور میں علم کی موسم بہار شروع ہو گئی۔ اس سے مرزائیت کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ انہوں نے بھی ان

حضرات علماء کی آہنی گرفت اور احتسابی شکنجے سے بچنے کیلئے ہزاروں جتن کئے۔

مولانا غلام محمد گھوٹوی، مولانا محمد حسین کولوتارڑوی، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، مولانا نجم الدین، مولانا ابوالوفا شاہ جہان پوری اور مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم وشکراللہ سعیھم کے ایمان افروز اور کفرشکن بیانات ہوئے۔ مرزائیت بوکھلا اٹھی۔ ان دنوں مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ علیہ پر اللہ رب العزت کے جلال اور حضور سرور کائنات ﷺ کے جمال کا خاص اثر تھا۔ وہ جلال و جمال کا حسین امتزاج تھے، جمال میں آ کر قرآن وسنت کے دلائل دیتے تو عدالت کے در و دیوار جھوم اٹھتے اور جلال میں آ کر مرزائیت کو للکارتے تو کفر کے ایوانوں میں زلزلہ طاری ہو جاتا مولانا ابوالوفا شاہ جہان پوری نے اس مقدمہ میں مختار مدعیہ کے طور پر کام کیا۔ ایک دن عدالت میں مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے جلال الدین شمس مرزائی کو للکار کر فرمایا کہ اگر چاہو تو میں عدالت میں یہیں کھڑے ہو کر دکھا سکتا ہوں کہ مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے مرزائی کانپ اٹھے۔ مسلمانوں کے چہروں پر بشاشت چھا گئی اور اہل دل نے گواہی دی کہ عدالت میں انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نہیں بلکہ حضور سرور کائنات ﷺ کا وکیل اور نمائندہ بول رہا ہے۔

علمائے کرام کے بیانات مکمل ہوئے، نواب صاحب مرحوم پر گورنمنٹ برطانیہ کا دباؤ بڑھا۔ اس سلسلہ میں مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری مرحوم نے راقم الحروف سے بیان کیا کہ خضر حیات ٹوانہ کے والد نواب سر عمر حیات ٹوانہ لندن گئے ہوئے تھے۔ نواب آف بہاولپور مرحوم بھی گرمیاں اکثر لندن گزارا کرتے تھے۔ نواب مرحوم سر عمر حیات ٹوانہ لندن میں ملے اور مشورہ طلب کیا کہ انگریز گورنمنٹ کا مجھ پر دباؤ ہے کہ ریاست بہاولپور سے اس مقدمہ کو ختم کرا دیں تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔ سر عمر حیات ٹوانہ نے کہا کہ ہم انگریز کے وفادار ضرور ہیں مگر اپنا دین، ایمان اور عشق رسالت مآب کا تو ان سے سودا نہیں کیا، آپ ڈٹ جائیں اور ان سے کہیں کہ عدالت جو چاہے

فیصلہ کرے میں حق و انصاف کے سلسلہ میں اس پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہتا۔ چنانچہ مولانا محمد علی جالندھری نے یہ واقعہ بیان کر کے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کی نجات کے لئے اتنی بات کافی ہے۔

جناب محمد اکبر جج مرحوم کو ترغیب و تحریص کے دام تزویر میں پھنسانے کی مرزائیوں نے کوشش کی لیکن ان کی تمام تدابیر غلط ثابت ہوئیں مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اس فیصلہ کے لیے اتنے بے تاب تھے کہ بیانات کی تکمیل کے بعد جب بہاولپور سے جانے لگے تو مولانا محمد صادق مرحوم سے فرمایا کہ اگر زندہ رہا تو فیصلہ خود سن لوں گا اور اگر فوت ہو جاؤں تو میری قبر پر آ کر یہ فیصلہ سنا دیا جائے۔ چنانچہ مولانا محمد صادق نے آپ کی وصیت کو پورا کیا۔ آپ نے آخری ایام علالت میں دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ وطلبہ اور دیگر بہت سے علماء کے مجمع میں تقریر فرمائی تھی جس میں نہایت دردمندی و دل سوزی سے فرمایا تھا وہ تمام حضرات جن کو مجھ سے بلاواسطہ یا بالواسطہ تلمذ کا تعلق ہے اور جن پر میرا حق ہے میں ان کو خصوصی وصیت اور تاکید کرتا ہوں کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت و پاسبانی اور فتنہ قادیانیت کے قلع قمع کو اپنا خصوصی کام بنائیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی شفاعت فرمائیں، ان کو لازم ہے کہ ختم نبوت کی پاسبانی کا کام کریں۔

یہ مقدمہ حق و باطل کا عظیم معرکہ تھا۔ جب 7 فروری 1935ء کو فیصلہ صادر ہوا تو مرزائیت کے صحیح خدوخال آشکارا ہو گئے۔ بلاشبہ پوری امت جناب محمد اکبر خان جج صاحب مرحوم کی مرہون منت ہے کہ انہوں نے کمال عدل وانصاف محنت وعرق ریزی سے ایسا فیصلہ لکھا کہ اس کا ایک ایک حرف قادیانیت کے تابوت میں کیل ثابت ہوا۔ قادیانیوں نے اپنے نام نہاد خلیفہ مرزا بشیر کی سربراہی میں سر ظفر اللہ مرتد سمیت جمع ہو کر اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کی سوچ و بچار کی لیکن آخر کار اس نتیجہ پر پہنچے کہ فیصلہ اتنی مضبوط اور ٹھوس بنیادوں پر صادر ہوا کہ اپیل بھی ہمارے خلاف جائے گی۔ اللہ رب العزت کی قدرت پر قربان جائیں، کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا۔ ایک دفعہ پھر جاء الحق وزھق الباطل کی عملی تفسیر اس فیصلہ کی شکل میں امت کے سامنے آ گئی اور مرزائی فبھت

الذی کفر کا مصداق ہوگئے، اس تاریخ ساز فیصلہ نے چاردانگ عالم میں تہلکہ مچادیا۔ مرزائیوں کی ساکھ روز بروز گرنا شروع ہوگئی۔

تحریک ختم نبوت 1953ء:

ہندوستان تقسیم ہوا، خداداد مملکت پاکستان معرض وجود میں آیا، بدنصیبی سے اسلامی مملکت پاکستان کا وزیر خارجہ چودھری سرظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا۔ اس نے مرزائیت کے جنازہ کو اپنی وزارت کے کندھوں پر لادکر اندرون و بیرون ملک اسے متعارف کرانے کی کوشش تیز سے تیز تر کردی، ان حالات میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امیر کاروان احرار کی رگ حمیت اور حسینی خون نے جوش مارا، پوری امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا پیغام لے کر ملک عزیز کی نامور دینی شخصیت اور ممتاز عالم دین اسلام مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر گئے اور اس تحریک کی قیادت کا فریضہ انہوں نے ادا کیا۔ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا پیر غلام محی الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا پیر سر سینہ شریف رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، ماسٹر تاج دین انصاری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ سید فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اختر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ، غرضیکہ کراچی سے لے کر ڈھاکہ تک کے تمام مسلمانوں نے اپنی مشترکہ آئینی جدوجہد کا آغاز کیا۔ بلاشبہ برصغیر کی یہ عظیم ترین تحریک تھی۔ جس میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، ایک لاکھ مسلمانوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ دس لاکھ مسلمان اس تحریک سے متاثر ہوئے۔ ہر چند کہ اس تحریک کو مرزائی اور مرزائی نواز اوباشوں نے سنگینوں کی سختی سے دبانے کی کوشش کی مگر مسلمانوں نے اپنے ایمانی جذبہ سے ختم نبوت

کے اس معرکہ کو اس طرح سر کیا کہ مرزائیت کا کفر کھل کر پوری دنیا کے سامنے آ گیا۔تحریک کے ضمن میں انکوائری کمیشن نے رپورٹ مرتب کرنا شروع کی۔عدالتی کارروائی میں حصہ لینے کی غرض سے علماء اور وکلاء کی تیاری، مرزائیت کی کتب کے اصل حوالہ جات کو مرتب کرنا بڑا کٹھن مرحلہ تھا اور ادھر حکومت نے اتنا خوف و ہراس پھیلا رکھا تھا کہ تحریک کے رہنماؤں کو لاہور میں کوئی آدمی رہائش تک دینے کے لیے تیار نہ تھا۔جناب عبدالحکیم احمد سیفی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز خانقاہ سراجیہ نے اپنی عمارت 7 بیڈن روڈ لاہور کو تحریک کے رہنماؤں کے لیے وقف کر دیا۔تمام تر مصلحتوں سے بالائے طاق ہو کر ختم نبوت کے عظیم مقصد کے لیے ان کے ایثار کا نتیجہ تھا کہ مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ اور رہائی کے بعد مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے رہنماؤں نے آپ کے مکان پر انکوائری کے دوران قیام کیا اور مکمل تیاری کی۔ان ایام میں شیخ المشائخ قبلہ حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی وہیں قیام پذیر رہے اور تمام کام کی نگرانی فرماتے رہے۔1953ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے گرامی قدر رفقاء مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحمن میانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ، سائیں محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ اور مرزا غلام نبی جانباز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عظیم کارنامہ تھا کہ انہوں نے الیکشنی سیاست سے کنارہ کش ہو کر خالصتاً دینی و مذہبی بنیاد پر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بنیاد رکھی۔اس سے قبل مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ اور خود حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے گرامی قدر رفقاء نے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے قادیانیت کو جو چرکے لگائے وہ تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔ قادیان میں کانفرنس کر کے چور کا اس کے گھر تک تعاقب کیا۔نیز مولانا ظفر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر و تقریر کے ذریعہ ردِّ مرزائیت میں غیر فانی کردار ادا کیا۔مجلس

احرار اسلام کی کامیاب گرفت سے مرزائیت بوکھلا اٹھی، مجلس احرار اسلام پر مسجد شہید گنج کا ملبہ گرا کر اسے دفن کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ صدر مجلس احرار نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں پورے ملک سے دو اکابر اولیاء اللہ ایک حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری رہنمائی کی اور تحریک سے کنارہ کش رہنے کا حکم فرمایا، حضرت اقدس ابوالسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ بانی خانقاہ سراجیہ نے یہ پیغام بھجوایا تھا کہ مجلس احرار تحریک مسجد شہید گنج سے علیحدہ رہے اور مرزائیت کی تردید کا کام رکنے نہ پائے اسے جاری رکھا جائے اس لیے اگر اسلام باقی رہے گا تو مسجدیں باقی رہیں گی، اگر اسلام باقی نہ رہا تو مسجدوں کو باقی کون رہنے دے گا؟

مسجد شہید گنج کے ملبہ کے نیچے مجلس احرار کو دفن کرنے والے انگریز اور قادیانی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس لیے کہ انگریز کو ملک چھوڑنا پڑا جبکہ مرزائیت کی تردید کے لئے مستقل ایک جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نام سے تشکیل پا کر قادیانیت کو ناکوں چنے چبوا رہی ہے۔ ان حضرات نے سیاست سے علیحدگی کا محض اس لئے اعلان کیا کہ کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ مرزائیت کی تردید اور ختم نبوت کی ترویج کے سلسلہ میں ان کی کوئی سیاسی اغراض ہیں۔ چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے مرزائیت کے خلاف ایسا احتسابی شکنجہ تیار کیا کہ مرزائیت مناظرہ، مباہلہ، تحریر و تقریر اور عوامی جلسوں میں شکست کھا گئی۔ جگہ جگہ ختم نبوت کے دفاتر قائم ہونے لگے، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے برطانیہ سے آسٹریلیا تک قادیانیت کا تعاقب کیا۔ مرزائیت نے عوامی محاذ ترک کر کے حکومتی عہدوں اور سرکاری دفاتر میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش و کاوش کی اور وہ انقلاب کے ذریعہ اقتدار کے خواب دیکھنے لگے۔

تحریک ختم نبوت 1974ء:

1970ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر مرزائی منتخب ہو گئے۔ اقتدار کے نشہ اور ایک سیاسی

جماعت سے سیاسی وابستگی نے انہیں دیوانہ کر دیا۔ وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کی سکیمیں بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اس نشہ میں دھت ہو کر انہوں نے 29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے سٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں تحریک چلی۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے۔ ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل پائی۔ جس کے سربراہ حضرت شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ قرار پائے۔ امت محمدیہ ﷺ کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔ چنانچہ اپوزیشن پوری کی پوری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہوگئی۔

رحمۃ اللعالمین ﷺ کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحق، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمصطفی ازہری، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی۔ متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور برسر اقتدار جماعت پیپلز پارٹی یعنی حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد جناب پیر عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جو ان دنوں وزیر قانون تھے، قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہوگئی۔ پورے ملک میں مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، نوابزادہ نصر اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا

صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن، سید مظفر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا علی غضنفر کراروی، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ، پیر شریف، حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا۔ اخبارات و رسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا۔ ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی و لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سمیع الحق اور مولانا سید انور حسین نفیس رقم نے مرتب کیا۔ اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے چودھری ظہور الٰہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کا نام نکلا۔ جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا، قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آ گئی۔ مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔ نوّے دن کی شب و روز مسلسل محنت و کاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

الحمد للہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه کما یحب ربنا ویرضی

تحریک ختم نبوت 1984ء:

17 فروری 1983ء کو مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کو مرزائی سربراہ مرزا طاہر کے حکم پر مرزائیوں نے اغوا کیا۔ جس کے ردعمل میں پھر تحریک منظم ہوئی۔ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد اس وقت تک مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت کا بوجھ میرے ناتواں کندھوں پر ہے۔ اس لیے آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

کی امارت بھی فقیر کے حصہ میں آئی۔ اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ فضل ہے جس نے جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے تمام طبقات کو اتفاق واتحاد نصیب کر کے ایک لڑی میں پرو دیا اور یوں 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس صدر مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے ہاتھوں جاری ہوا۔ قادیانیت کے خلاف آئینی طور پر جتنا ہونا چاہیے تھا اتنا نہیں ہوا لیکن جتنا ہوا اتنا آج تک کبھی نہیں ہوا تھا۔ آج اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بن چکی ہے اور چہار دانگ عالم میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے پھریرے کو بلند کرنے کی سعادتوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے۔ دنیا کے تمام براعظموں میں ختم نبوت کا کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔

بدیہی حقیقت:

لیکن یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ ان تمام تر کامیابیوں و کامرانیوں میں ''مقدمہ بہاولپور'' کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ختم نبوت کے محاذ پر مضبوط بنیاد اور قانونی و اخلاقی بالادستی قادیانیت کے خلاف اسی مقدمہ نے مہیا کی ہے۔ فیصلہ مقدمہ کئی بار شائع ہوا۔ علمائے کرام کے عدالتی بیانات بھی متعدد بار شائع ہوئے لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ اس مقدمہ کی تمام تر کاروائی، حضرات علمائے کرام کی شہادتیں بیانات، دلائل، حقائق، مرزائی وکیلوں کے جواب میں بطور جواب الجواب بیانات جو عدالت کے ریکارڈ پر تھے اور جرح و بحث کی تمام تر تفصیلات سامنے آئیں، تا کہ علوم و حقائق کے بے بہا سمندر سے دنیائے اسلام فیضیاب ہو۔ یہ سب کچھ عدالت کے ریکارڈ میں مخفی خزانہ کی طرح پوشیدہ تھا۔ حالانکہ فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی ابتدائی اشاعت کے وقت ہی مولانا محمد صادق مرحوم نے اسی خواہش کا اظہار کیا تھا کہ تمام تر کاروائی کو شائع کیا جائے گا۔ لیکن کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا یہ کام آج تک پورے طور پر نہ ہو سکا تھا۔ اللہ رب العزت نے غیب سے اہتمام فرمایا۔ اسلامی درد اور جذبہ رکھنے والے حضرات کو اللہ رب العزت نے اس کام کی طرف متوجہ کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ

انہوں نے یہ کام خود شروع نہیں کیا۔ بلکہ قدرت الٰہی نے ان سے یہ کام شروع کرایا۔ انہوں نے اسلامک فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔ ساٹھ برس کی طویل مدت گذرنے کے بعد روداد مقدمہ حاصل کرنا اور اہل علم حضرات کے لیے مرتب کر کے پیش کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ قدرت الٰہی نے دستگیری فرمائی۔ ان حضرات نے محنت کی۔ کارواں اپنی منزل کی طرف بڑھتا رہا۔ منزل قریب ہوتی رہی۔ مقدمہ کی تمام کاروائی حاصل ہوگئی۔ اس کی ترتیب کا کام شروع ہوگیا۔ اسلامک فاؤنڈیشن کے نمائندوں نے اس بارے میں طویل ترین تکلیف دہ سفر برداشت کر کے ملتان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ میں اصل مرزائی کتب سے حوالہ جات کو بار بار پڑھا، فوٹو سٹیٹ حاصل کیے، شب و روز محنت و عرق ریزی کے بعد اسے کتاب کے لیے دیا گیا تا آنکہ اس وقت دو ہزار صفحات سے زائد پر مشتمل یہ مجموعہ تیار ہو کر منصۂ شہود پر آ گیا ہے۔ اسلامک فاؤنڈیشن کے حضرات کی روشن دماغی اور اپنے مشن سے اخلاص کی بدولت ملک عزیز کے نامور عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات کی سرپرستی فرمائی۔ ان جیسے متبحر عالم حق کی سرپرستی ہی اس تاریخی دستاویز کی صحت و توثیق کے لیے سند کا درجہ رکھتی ہے۔

اس تاریخی دفینے اور علم و معرفت کے عظیم خزینہ کو مرتب کر کے پیش کرنا بلاشبہ اسلامک فاؤنڈیشن کا ایک تاریخی گرانقدر کارنامہ ہے۔ جس پر پوری امت کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ انہوں نے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ قادیانیت جس طرح آج پوری دنیا میں رسوائی کا شکار ہے۔ اس کی بنیاد بھی اس مقدمہ نے مہیا کی تھی اور اب قادیانیت کا اختتام بھی اسی مقدمہ کی اشاعت سے ہی ہوگا۔

آخری گزارش:

ختم نبوت سے وحدت امت کا راز وابستہ ہے۔ فتنہ انکار ختم نبوت ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک استعماری سازش ہے۔ آج کے تمام طبقات و مکاتب فکر مل کر ہی باہمی اتحاد و اعتماد

سے اس فتنہ کو ختم کر سکتے ہیں۔ اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے اکابر کی اس سنت کو زندہ رکھنے کی حکمت عملی کو اپنایا ہوا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کسی ایک فرقہ کا مسئلہ نہیں پوری امت کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اس میں کوشش و کاوش اور اجتماعی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تمام مسلمانوں کے لیے انتہائی ضروری ہے اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا باعث ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس مولانا ابوسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ بانی خانقاہ سراجیہ، حضرت مولانا محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ، مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، پیر صبغت اللہ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ پیر آف پگاڑہ شریف، حضرت حافظ پیر جماعت شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تکوینی طور پر اس محاذ کے انچارج تھے۔

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگردوں کی ایک جماعت مرزائیت کے تعاقب کیلئے تشکیل دی تھی۔ جس میں حضرت مولانا محمد بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جیسے حضرات شامل تھے جو قادیانیت سے تحریری و تقریری مقابلہ کرتے تھے اور دلائل باقی حضرات کے ذمہ تھے جبکہ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نشتر چبھویا کرتے تھے۔ اللہ رب العزت سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، آمین۔ اللہ رب العزت کا فضل واحسان ہے کہ 1974ء میں مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے قیادت و سیادت کا فریضہ

سرانجام دیا۔ جبکہ مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم کے صاحبزادہ مولانا محمد تقی عثمانی آپ کے ساتھ تھے۔ آج مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ہی کے شاگرد مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا محمد مالک کاندھلوی کی سرپرستی میں یہ عظیم معرکہ سر کیا گیا ہے۔

کروڑوں رحمتیں ہوں ان تمام مقدس حضرات پر جن کی شب و روز کی اخلاص بھری محنت رنگ لائی۔ آج قادیانی پوری دنیا میں رسوا ہو رہے ہیں۔ مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کشف ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں مرزائیت نام کی کوئی چیز تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملے گی۔ اسی طرح قطب دوراں حضرت مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خاص ارادت مند حاجی محمد عبدالرشید صاحب (مدظلہ) کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیانیت حرف غلط کی طرح پوری دنیا سے مٹا دی جائے گی۔ وہ وقت قریب آن پہنچا ہے کہ مرزائیت کا فتنہ دنیا سے نیست و نابود ہونے والا ہے۔ مسلمانان عالم ہمت کریں آگے بڑھیں، منزل قریب ہے، رحمت حق انتظار کر رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا مژدہ جاں فزا ملنے والا ہے۔ اللہ رب العزت ہماری ان حقیر محنتوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرما کر اپنی رضا کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

ناموس رسول ﷺ
اور
قانون ناموس رسول ﷺ

- قانون توہین رسول 295/C کیا ہے؟
- قانون توہین رسول پر قرآن وسنت سے دلائل
- گستاخ رسول کے بارے میں آئمہ اربعہ کا فیصلہ / مسلک
- قانون توہین رسالت پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات
- مسلمانان پاکستان کی ذمہ داری

ملک پاکستان کو یہ خصوصی شرف حاصل ہے کہ آئین پاکستان میں ''295/C'' کے نام سے ''تحفظ ناموس رسول ﷺ'' کا قانون موجود ہے، جس کے تحت سرکار دو جہاں، سرتاج انبیاء حضرت نبی پاک ﷺ کی شان پاک میں کسی بھی قسم کی، کسی بھی طریقے سے اور کسی بھی حالت میں توہین کرنے والے کی سزا ''سزائے موت'' ہے۔ یہ قانون قرآن وسنت کے بالکل مطابق اور عہد رسالت، خلافت راشدہ، خلافت عادلہ اور بعد کے سارے اسلامی اَدوار میں نافذ العمل رہا ہے۔

منیر احمد علوی

رحمت کائنات، محبوب کبریاء، ہادی اعظم حضرت محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات ہر مسلمان کی عقیدتوں اور محبتوں کا وہ مرکز ہے کہ جس کے مقابلے میں مسلمان کسی محبت وتعلق کو خاطر میں نہیں لاتا۔ قرآن مجید میں مقام مصطفی ﷺ کے بارے میں اعلان ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

''نبی مؤمنین کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں''۔

اور خود سرکار دو جہاں ﷺ کا فرمان ذی وقار ہے:

'' لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔''

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُسے اُس کے مال، اولاد، ماں باپ حتی کہ اُس کی اپنی جان سے بھی عزیز تر نہ ہوجاؤں''۔

یہی وجہ ہے کہ تحفظ ناموس رسالت ہر صاحب ایمان کے دل کی آواز، عقیدتوں کا مرکز اور وہ قیمتی اثاثہ ہے جس کے تحفظ پر ہر ہر مسلمان کٹ مرنا سعادت عظمیٰ اور دارین کی کامیابی جانتا ہے۔ دورِ رسالت سے آج تک جب کبھی ناموس پیغمبر ﷺ کا مسئلہ آیا تو شاہ عرب وعجم کے غلاموں نے اپنی جانیں دے کر بھی حرمت رسول ﷺ کی پاسبانی کی ہے۔ تاریخ اسلام تحفظ ناموس رسالت کے ان عظیم غازیوں کے سنہری واقعات سے مزین ہے۔

ملک پاکستان کو یہ خصوصی شرف حاصل ہے کہ آئین پاکستان میں ''295/C'' کے نام سے ''تحفظ ناموس رسول ﷺ'' کا قانون موجود ہے، جس کے تحت سرکار دو جہاں، سرتاج انبیاء حضرت نبی پاک ﷺ کی شان پاک میں کسی بھی قسم کی، کسی بھی طریقے سے اور کسی بھی حالت میں توہین کرنے والے کی سزا ''سزائے موت'' ہے۔ یہ قانون قرآن وسنت کے بالکل مطابق اور عہد رسالت، خلافت راشدہ، خلافت عادلہ اور بعد کے سارے اسلامی اَدوار میں نافذ العمل رہا ہے۔

علمائے محققین نے گستاخ رسول کی شرعی سزا پر مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، چناچہ علامہ تاج الدین السبکی الشافعی کی کتاب ''اَلصَّیفُ الْمَسْلُوْلُ عَلٰی مَنْ سَبَّ الرَّسُوْلَ ﷺ''۔

علامہ محمد امین الشہیر با بن عابدین حنفی کی ''تَنْبِیْهُ الْوُلَاةِ الْحُکَّامِ عَلٰی شَاتِمِ خَیْرِ الْاَنَامِ اَوْ اَحَدِ اَصْحَابِهِ الْکِرَامِ''۔ علامہ قاضی محمد مالکی کی ''اَلشِّفَاءُ فِیْ تَعْرِیْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰی''۔ علامہ ابن تیمیہ حنبلی کی ''اَلصَّارِمِ الْمَسْلُوْلِ عَلٰی شَاتِمِ الرَّسُوْلِ ﷺ'' اس موضوع کی مشہور اور معروف کتابیں ہیں، جن کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

صاحب لولاک، حضور سرور کائنات ﷺ کی دشمنی، مخالفت و توہین تو صریحا کفر ہے ہی قرآن مجید نے تو مؤمنین کو آپ ﷺ کے سامنے نشست و برخاست، گفتگو اور تخاطب کے آداب بھی سکھائے ہیں، جو تا اَبد دربارِ رسالت میں قائم و دائم رہیں گے۔ سورۃ الحجرات کی ابتدائی آیات مقام رسالت کی نزاکت ہی کو بیان کرتی ہیں، جن میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے صرف اونچی آواز سے بولنے پر ''حبوط اعمال'' کی وعید سنائی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔

(الحجرات: ۲،۳)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ سنتا اور جانتا ہے''۔ ''اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو، نہ نبی کے ساتھ اونچی آواز کے ساتھ بات کیا کرو، جس طرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو''۔

سورۃ الحجرات کا آغاز ہی اہل ایمان کو دربارِ رسالت کے آداب کی تعلیم دیتا ہے کہ نبی کی تعظیم جو کہ مسلمانوں پر واجب و لازم ہے، اس کے طریقوں میں سے تین طریقے یہ ہیں کہ قول و فعل کسی چیز میں رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو، رسول ﷺ کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو، اور جس طرح بلند آواز میں آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو، اس طرح نبی ﷺ کی بارگاہ میں

بلند آواز سے باتیں نہ کرو۔سورۃ الحجرات کی یہ آیات جہاں دربارِ نبوت کے آداب سکھا رہی ہیں، وہاں یہ وعید بھی سنا رہی ہیں کہ اِن آداب کی رعایت نہ رکھنا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارتفاع صوت اور بلند کلامی کا انجام کار ''حبطِ اعمال'' ہے

ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں تیز و بلند آواز سے گفتگو غیر ارادی طور پر بھی ہوتو بے ادبی ہے، جو حبوط اعمال کا سبب ہے، چنانچہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''الصارم المسلول'' میں اسی آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں:

''جب ایسی تکلیف و استخفاف بلا قصد ہونے کے باوجود سوء ادب اور کفر میں داخل ہے تو پھر ایسا استخفاف اور تکلیف جو عمداً اور بالقصد کی جائے تو اسکے صریحاً کفر ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے؟ یہ تو بطریق اولیٰ کفر شمار ہوگا۔ (جلد:32،صفحہ:85)

اِسی آیت کی تفہیم کرتے ہوئے ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی رحمہ اللہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''الجامع الاحکام القرآن'' میں لکھتے ہیں:

''اس آیت میں جس بلند آواز سے منع کیا گیا ہے وہ ایسی بلند آواز نہیں جس کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استخفاف واہانت ہو، کیوں کہ یہ خطاب بھی اہل ایمان سے ہے، جن کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی اصل ایمان بلکہ عین ایمان ہے۔مومن سے تو اہانتاً بلند کلامی کا تصور بھی محال ہے۔

سورۃ الحجرات کی اگلی آیت میں دربارِ رسالت کے ادب واحترام بجالانے والوں کے بارے میں اعلان خداوندی ہے کہ '' اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ۔'' ''ایسے ہی لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک مستحق تکریم اور لائق عزو شرف ہیں اور اللہ نے ان کے قلوب کو تقویٰ کے نور سے مزین و منور فرما دیا ہے اور ان ہی لوگوں کے ساتھ اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔''

سورۃ الفتح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کو واجب قرار دیا گیا ہے۔ارشاد خداوندی ہے:

''اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ

وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلاً۔"

ترجمہ: "اے نبی! بیشک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس رسول کی تعظیم و تکریم کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو"۔

(پارہ:26 رکوع:9)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "الشفاء" میں آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں:

"فَاَوْجَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَعْزِيْرَهٗ وَتَوْقِيْرَهٗ وَاَلْزَمَهٗ اِكْرَامَهٗ وَتَعْظِيْمَهٗ۔"

"اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی حرمت و توقیر کو واجب قرار دیا ہے، اور ان کی تعظیم و تکریم کو لازم فرمایا ہے"۔ (الشفاء، جلد:2، صفحہ:28)

آیت مبارکہ میں پہلے حصہ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ میں ایمان کا ذکر ہے، پھر وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ میں رسول کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم کا پھر تسبحوہ بکرۃ و اصیلا میں عبادت کا۔ جس میں اس بات کی جانب واضح اشارہ ہے کہ ایمان سب سے مقدم ہے، یعنی ایمان کے بغیر تعظیم رسول ﷺ مقبول نہیں اور تعظیم رسول ﷺ کے بغیر کوئی عبادت مقبول نہیں، سب بے کار ہیں۔

گستاخان رسول کی سزا قرآن مجید سے:

پیروان اسلام پر تو حضور رسالت مآب ﷺ کا ادب واحترام فرض ہے ہی، منکرین رسالت ﷺ کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ دربارِ رسالت کے آداب کو ملحوظ رکھیں، اور اہل ایمان کو مخاطب بنا کر منکرین کو بھی ایسے ذو معنی الفاظ کے استعمال سے روک دیا گیا ہے جن میں خیر کے علاوہ شر کا معنوی پہلو بھی پوشیدہ ہے، چنانچہ یہودی جب آنحضرت ﷺ کی مجلس میں آتے تو اپنے سلام وکلام میں ہر ممکن طریقہ سے اپنے دل کی خباثت نکالنے کی کوشش کرتے تھے، ذو معنیٰ الفاظ بولتے، زور سے کچھ کہتے اور زیر لب کچھ اور کہہ دیتے۔ انہی ذو معنی الفاظ میں سے ایک لفظ "راعنا" بھی ہے، آنحضرت ﷺ کی گفتگو کے دوران یہودیوں کو کبھی یہ کہنے کی ضرورت پیش آتی کہ ٹھہریئے! ذرا ہمیں بات سمجھ لینے دیجئے! تو وہ لفظ "راعنا" کہتے۔ اس لفظ کا ظاہری مطلب

تو یہ تھا کہ ''ہماری رعایت کیجئے اور ہماری بات سنئے!'' مگر اس میں کئی اور احتمالات بھی تھے، مثلاً عبرانی میں اس سے ملتا جلتا ایک لفظ تھا جس کے معنی ''سن! تو بہرہ ہو جائے!'' (نعوذ باللہ) تھا۔ اور اگر ''راعنا'' کو زبان پچکا کر ''راعینا'' بنایا جائے تو اس کے معنی ''اے ہمارے چرواہے!'' کے تھے۔ اللہ کو دربارِ رسالت کی بے ادبی اتنی ناگوار ہے کہ ایسے خبیث الفطرت یہودیوں سے خطاب کرنا یا ان کا ذکر بھی پسند نہیں فرمایا، بلکہ اہل ایمان کو مخاطب بنا کر منکرین رسالت کو ایسے ذومعنی الفاظ کے استعمال سے روک دیا گیا جن میں خیر کے علاوہ شر کا پہلو بھی پوشیدہ ہوتا۔ سورۃ البقرۃ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ (بقرۃ:104)

ترجمہ: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! "راعنا" نہ کہو، بلکہ "انظرنا" (یعنی ہماری طرف التفات فرمائیں) '' کہا کرو، اور توجہ سے بات سنو، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے''۔

اس آیت میں یہ بھی بتادیا کہ جو آداب بجا نہ لایا تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہودی لفظ ''راعنا'' کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بطور طعن و تشنیع استعمال کرتے ہیں تو آپ نے یہودیوں کو کہا کہ:

یا اعداء اللہ! علیکم لعنۃ اللہ والذی نفس بیدہ لئن سمعتہا من رجل منکم یقولہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاضربن عنقہ (روح المعانی ج: ۱ ص ۳۴۸)

''اے یہودیو! تم پر اللہ کی لعنت ہو! آئندہ سے اگر میں نے تم میں سے کسی کو لفظ ''راعنا'' کہتے ہوئے سنا تو اس کی گردن اڑا دوں گا''۔

اور یہ عقیدہ اور نظریہ صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ہی نہیں تھا بلکہ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس آیت کے نزول کے بعد یہی عقیدہ رکھتے تھے چنانچہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے امام ابونعیم کے حوالے سے لکھا ہے:

واخرج ابونعیم فی الدلائل عنه (عن ابن عباس) انه قال المومنون بعد هذه الایة من ستمعوه یقولها فاضربوا عنقه، فانتهت الیهود بعد ذلک۔

(فتح القدیر ج۱ ص۱۳۶)

ترجمہ:''حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مومنوں نے اس آیت کے نزول کے بعد کہا، جسے کوئی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ لفظ (راعنا) کہتے ہوئے سنے تو اس کی گردن اُڑادے، اس پر یہودی توہین سے باز آ گئے۔''

دوسری آیت:

''اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا'' (احزاب:57)

ترجمہ:''بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں، اللہ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے، اور ان کے لئے ایسا عذاب تیار کر رکھا ہے جو ذلیل کر کے رکھ دے گا''۔

اس آیت کی تفسیر میں ''تفسیر ابن عباس'' میں ہے:

''عذبھم اللہ فی الدنیا بالقتل۔۔۔و الآخرۃ فی النار۔''

یعنی گستاخ رسول کی سزا دنیا میں قتل اور آخرت میں جہنم ہے۔

اسی آیت کے ذیل میں حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ ''تفسیر مظہری'' میں فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت، دین، نسب یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت پر طعن کرنا اور صراحتاً یا کنایۃ یا اشارۃ یا بطور تعریض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نکتہ چینی کرنا اور عیب نکالنا کفر ہے، ایسے شخص پر دونوں جہان میں اللہ کی لعنت ہے، دنیوی سزا سے اس کو توبہ بھی نہیں بچا سکتی''۔

تیسری آیت:

منھم الذین یوذون النبی ویقولون ھو اذن ط قل اُذن خیر لکم یومن باللہ ویومن للمومنین ورحمۃ للذین امنوا منکم والذین یوذون رسول اللہ لھم

عذاب الیم۔

(سورہ احزاب ۶۱)

ترجمہ: کہتے ہیں کہ: وہ توسراپا کان ہیں۔ کہہ دو کہ: وہ کان ہیں اس چیز کے لیے جو تمہارے لیے بھلائی ہے۔ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کی بات کا یقین کرتے ہیں۔ اور تم میں سے جو (ظاہری طور پر) ایمان لے آئے ہیں، ان کے لیے وہ رحمت (کا معاملہ کرنے والے) ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ پہنچاتے ہیں ان کے لیے دکھ دینے والا عذاب تیار ہے۔

علامہ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ آیت مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والذین یوذون رسول اللہ بالقول او الفعل لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ ومن العذاب الالیم انہ یتعین قتل موذیہ و شائمہ۔

(تفسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام اعنان ج ۱ ص ۳۴۱)

جو لوگ رسول اللہ کو اذیت پہنچاتے ہیں قولاً ہو یا فعلاً ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اور دردناک عذاب میں سے یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچانے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کے لیے قتل ہونا متعین ہے اسے ہر حال میں قتل کیا جائے گا۔

چوتھی آیت:

شاتمین رسول کی سزا کے بارے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے حکم خداوندی ہے:

"ملعونین اینماثقفوا اخذو اقتلو تقتیلا۔" (سورۃ الاحزاب:164)

یہ الفاظ قرآنی وضاحت کررہے ہیں کہ ایسے ملعون مجرمین کی معافی کسی طرح ممکن نہیں ہے، جہاں ملے انہیں اس جرم عظیم کے مطابق قتل کیا جائے۔

عمدۃ المحققین حضرت علامہ ابن عابدین حنفی شامی رحمہ اللہ مذکورہ آیات کریمہ کو تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”فھذہ الایات تدل علی کفرہ و قتلہ۔“

ترجمہ: ”یہ آیات شاتم رسول ﷺ کے کفر اور قتل پر دلالت کرتیں ہیں۔

(تنبیہ الولاۃ والحکام علی شاتم خیر الانام ص ۳۱۸)

قرآن پاک کی مذکورہ آیات کے علاوہ اور بھی بہت سی متعدد آیات سے گستاخِ رسول کی شرعی سزا ثابت ہے، اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفاء کیا گیا۔ مزید تفصیلات کے لئے اس موضوع پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔

گستاخ رسول ﷺ کی سزا احادیث سے:

کتب احادیث میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں، جن میں دور رسالت ہی میں قیام ریاست کے قرآنی حکم کے موافق بعد آنحضرت ﷺ کے حکم سے شاتمین رسول ﷺ کو واصل جہنم کیا گیا ہے۔ چند واقعات مندرجہ ذیل ہیں۔

یہودی طاغوت کعب بن اشرف کا قتل:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّہٗ قَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلِمَۃَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ۔“ (کتاب المغازی۔ باب قتل کعب بن الاشرف)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے فرمایا کہ کعب بن اشرف یہودی کا کام کون تمام کرتا ہے۔ اس نے اللہ اور رسول کو بہت ستا رکھا ہے محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کام کو انجام دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اجازت ہے۔

احادیث کے مطابق یہ بدبخت شخص مدینہ منورہ کا رہائشی تھا، بدر میں اہل کفر کی شکست پر بڑا بھنا اٹھا، کہنے لگا:

”آج زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہے“۔ یہ بدبخت اشعار میں آپ کی ہجو کرنے

لگا۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''کون ہے! جو کعب بن اشرف سے نمٹے؟ کیوں کہ اس نے اللہ اوراس کے رسول کو اذیت دی ہے''۔اس پر غلامان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے''قبیلہ اوس'' کے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: ''یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منظور ہے کہ میں اسے ختم کر دوں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ''ہاں!'' جس پر انہوں نے عرض کیا:''تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے نبٹنے کے لئے جس طرح مناسب سمجھوں معاملہ کروں''۔نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''اجازت ہے''۔اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس پہنچے اور کہا:

''دیکھو! یہ شخص (پیغمبر اسلام) ہم سے زکوٰۃ مانگتے ہیں، جب کہ ہمارے پاس خود کھانے کو نہیں، میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ ہمارے لئے کچھ قرض کا انتظام کرادو''۔کعب بن اشرف نے جواب میں کہا:''ابھی کیا ہے! خدا کی قسم! آگے چل کر تمہیں اور بھی بہت تکلیفیں اٹھانا پڑیں گی''۔حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا:''بات یہ ہے کہ ہم ایک بار پیروی کر چکے ہیں، اب اچھا نہیں لگتا کہ ایک دم سے ان کو چھوڑ دیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے؟ خیر! ہم اس غرض سے آئے ہیں کہ ایک وسق یا دو وسق (غلہ یا کھجور) ہمیں قرض دلوادو''۔کعب نے کہا:''اچھا! اس کا انتظام ہوجائے گا، مگر اس کے بدلے تمہیں رہن (گروی) رکھوانا ہوگا''۔حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:''ہم کیا چیز بطور رہن رکھوائیں؟'' کعب نے کہا:''اپنی عورتوں کو بطور رہن ہمارے پاس رکھوادو''۔انہوں نے غیرت کی وجہ سے انکار کر دیا۔تو کعب نے کہا کہ اپنے بچے ہمارے پاس رہن رکھوادو۔انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم نے اپنے بیٹے گروی رکھوادیئے تو لوگ ساری زندگی طعنہ دیں گے کہ یہ وہی بچے ہیں جنہیں ایک دو وسق کے عوض رہن رکھوایا گیا تھا۔ پھر فرمایا کہ اس طرح کرتے ہیں کہ ہم تمہارے پاس اپنے ہتھیار بطور رہن رکھوادیتے ہیں۔کعب اس پر راضی ہوگیا۔اور حضرت صحابی رسول محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ رات کو آنے کا وعدہ کر کے واپس چلے آئے، پھر رات کو جب حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ آئے تو کعب بن اشرف

کے چچازاد بھائی ابونائلہ رضی اللہ عنہ کو بھی ساتھ لے کر آئے، انہوں نے پہنچ کر کعب کو آواز دی، اس نے انہیں قلعے کے قریب بلایا، جب کعب قلعے سے اترنے لگا تو اس کی بیوی کہنے لگی کہ اتنی رات کہاں جارہے ہو؟ کعب نے کہا محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابونائلہ مجھے بلا رہے ہیں۔اس کی بیوی کہنے لگی کہ میں نے جو آواز سنی ہے اس سے خون ٹپک رہا ہے۔لیکن کعب نے اسے تسلی دی اور سر پر چادر اوڑھے ہوئے نیچے اترا۔اس کے بدن سے خوشبو کی مہک آرہی تھی، صحابی رسول حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے تو آج تک ایسی عطر بیز خوشبو نہیں سونگھی ۔کعب نے اس کے جواب میں کہا کیوں نہیں! میرے پاس عرب کی ایسی عورت ہے جو سب سے زیادہ معطر رہتی ہے، اور حسن و جمال میں اس کی کوئی نظیر نہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا کیا میں تمہارا سر سونگھ لوں؟ کعب نے کہا ہاں! سونگھ لو! آپ نے خود بھی اس کا سر سونگھا، اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا، پھر کچھ دیر باتیں کیں اور دوبارہ کہا کہ ایک مرتبہ اور تمہارا سر سونگھ لیں؟ اس نے کہا ٹھیک ہے سونگھ لو! اس مرتبہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب کا سر زور سے پکڑ لیا اور ساتھیوں ابونائلہ اور عباد بن بشیر سے کہا کہ اس کا سر کاٹ لو! چناں چہ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ''بقیع غرقد'' میں پہنچ کر نعرہ بلند کیا، اور کعب کا سر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، جس پر آنحضرت ﷺ نے انہیں دعا دی:

''افلحت الوجوہ'' یہ چہرے کامیاب رہیں''۔ان لوگوں نے عرض کیا: ووجھک یارسول اللہ '' آپ کا چہرہ بھی اے اللہ کے رسول!'' (بخاری شریف، ج2 ص576)

اس بدبخت یہودی طاغوت کا قتل ہجرت کے پچیسویں مہینے ۱۴ ربیع الاول کو ہوا، جب کہ اسلامی ریاست مدینہ میں قائم ہو چکی تھی۔اسی لئے اسلامی قانون کے مطابق کعب بن اشرف ملعون کو توہین رسالت پر سزائے موت دی گئی۔

بدبخت ابوعفک یہودی کا قتل:۔

بنی عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والا یہ بدبخت 120 سالہ بوڑھا تھا۔جس وقت نبی پاک ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہ بدبخت لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر بھڑکاتا تھا،

پھر جب آپ ﷺ بدر کی طرف نکلے اور اللہ نے اہل اسلام کو سرفراز کیا اور اہل کفر کو ذلت اور رسوائی دی تو اس بدبخت کے حسد، بغاوت اور سرکشی میں مزید اضافہ ہو گیا اور اس نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ایک ہجویہ قصیدہ بھی کہا۔ اس بدبخت کے بارے میں آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا تھا:

"مَنْ لِی بِھٰذَا الْخَبِیْثِ؟"

"کون ہے جو میری عزت وحرمت کی خاطر اس کا کام تمام کرے گا؟"

اس پر حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے نذر مانی کہ میں ابو عفک کو قتل کروں گا یا اسے قتل کرتے ہوئے خود جان دے دوں گا۔ اس کے بعد حضرت سالم رضی اللہ عنہ مسلسل موقع کی تلاش میں رہے، موسم گرما کی ایک رات جب بدبخت ابو عفک قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے صحن میں سویا ہوا تھا سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور اس کے جگر پر تلوار رکھ کر دبا دی، جس سے وہ بدبخت چیخنے لگا اور واصل جہنم ہوا۔ اور حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں سرخرو ہوئے۔ (المغازی للملا ۃ الواقدی رحمہ اللہ ج ا ص ۱۷۴)(الصارم المسلول ۱۳۸)

دشمن رسول ابو رافع یہودی کا قتل:۔

عَنِ الْبَرَّاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلٰی اَبِیْ رَافِعِ الْیَھُوْدِیِّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَتِیْکٍ وَکَانَ اَبُوْ رَافِعٍ یُؤْذِیْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَیُعِیْنُ عَلَیْهِ۔ (کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع عبداللہ بن ابی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہودی کو قتل کرنے کے لیے چند انصار کا انتخاب فرمایا جن پر عبداللہ بن عتیک کو امیر مقرر کیا گیا۔ اور یہ ابو رافع رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیا کرتا تھا اور آپ کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتا تھا۔

تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ ابو رافع یہودی تھا یہ نہ صرف خود آنحضرت ﷺ کو ایذاء پہنچاتا تھا، بلکہ لوگوں کو بھی آنحضرت ﷺ کی دشمنی پر ابھارتا تھا اور اسلام کے خلاف مشرکین کی مال اور رسد کے ذریعے مدد بھی کرتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے خود اس کے قتل کا حکم فرمایا، چونکہ کعب

بن اشرف کو قتل کرنے والے محمد بن مسلمہ، عباد بن بشیر اور ابو نائلہ رضی اللہ عنہم ''قبیلہ اوس'' سے تعلق رکھتے تو قبیلہ خزرج، قبیلہ اوس سے مسابقت میں اس کے قتل کے طلب گار ہوئے۔ صحیح بخاری شریف کے مطابق نبی کریم ﷺ نے قبیلہ خزرج کے چند انصاری صحابہ کو اس مہم پر روانہ فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ ابورافع کا سرزمین حجاز میں ایک مضبوط قلعہ تھا اور وہیں سکونت پذیر تھا۔ یہ جانثاران مصطفی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے قلعے کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ لوگ اپنے مویشی لے کر گھروں کو واپس ہو چکے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنی ساتھیوں سے فرمایا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرے رہو! میں جا رہا ہوں دربان پر کوئی تدبیر کروں گا، تا کہ قلعہ میں جانے کی کوئی راہ نکل سکے۔ چنانچہ وہ (قلعہ کے پاس) آئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر انہوں نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپالیا جیسے کوئی قضائے حاجت کر رہا ہو۔ قلعہ کے تمام آدمی اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے آواز دی: ''اے خدا کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو جلدی آجا، اب میں دروازہ بند کر دوں گا'' (سیدنا عبداللہ ابن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا) چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی حرکات وسکنات دیکھنے لگا۔ جب سب لوگ اندر آگئے تو اس نے دروازہ بند کیا اور کنجیوں کا گچھا ایک کھونٹی پر لٹکا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اب میں ان کنجیوں کی طرف بڑھا اور انہیں اٹھالیا۔ پھر میں نے قلعہ کا دروازہ کھول لیا۔ ابورافع کے پاس رات کے وقت داستانیں بیان کی جارہی تھیں۔ اور وہ اپنے خاص بالا خانہ میں تھا۔ جب رات کے وقت قصہ گوئی کرنے والے (داستان گو) اس کے پاس سے اٹھے کر چلے گئے تو میں اس کے مخصوص کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس تک پہنچنے کے لیے اس دوران میں جتنے دروازے کھولتا تھا، انہیں اندر سے بند کرتا جاتا تھا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرے متعلق علم ہو بھی جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کرلوں۔ آخر میں اس کے قریب پہنچ ہی گیا۔ اس وقت وہ ایک تاریک کمرے میں اپنے اہل عیال کے ساتھ (سو رہا) تھا۔ مجھے کچھ اندازہ نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے؟ اس لیے میں نے آواز دی: ابورافع! وہ بولا کون ہے؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر تلوار کی ایک ضرب لگائی۔ اس وقت تک میرا دل

دھک دھک کر رہا تھا، یہی وجہ ہوئی کہ میں اس کا کام تمام نہیں کر سکا۔ جب وہ چیخا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی ٹھہرا رہا۔ پھر دوسری مرتبہ اندر گیا۔ میں نے پھر آواز بدل کر پوچھا: ابورافع! یہ آواز کیسی تھی؟ وہ بولا تیری ماں غارت ہو! ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے حملہ کیا ہے۔ (سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے پھر (آواز کی طرف بڑھ کر) تلوار کی ایک ضرب لگائی۔ اگر چہ میں اس کو خوب لہولہان کر چکا تھا، مگر وہ ابھی مرا نہیں تھا۔ اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہو گیا کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں۔ چنانچہ میں نے ایک ایک کر کے دروازے کھولنے شروع کر دیئے۔ بالآخر ایک زینے پر پہنچا۔ میں یہ سمجھا کہ میں زمین پر پہنچ چکا ہوں، (لیکن میں ابھی پہنچا ہی نہ تھا) اس لیے میں نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور نیچے گر پڑا۔ چاندنی رات تھی۔ اس طرح گر پڑنے سے میری پنڈلی زخمی ہو گئی۔ میں نے اس کو اپنی پگڑی سے باندھ لیا اور آخر دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ معلوم نہ کر لوں کہ آیا میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں؟ جب مرغ نے اذان دی تو اسی وقت قلعہ کی فصیل (دیوار) پر ایک آواز دینے والے نے کھڑے ہو کر آواز دی: لوگو! میں اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔ تب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا چلنے کی جلدی کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو میرے ہاتھوں قتل کروا دیا ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنی جان پر کھیل کر اس بدبخت کو ایسے زبردست حیلوں اور پلاننگ کے ساتھ قتل کیا، جب واپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو پنڈلی ٹوٹی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنا پاؤں آگے کرو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک پنڈلی پر پھیرا، جس سے پنڈلی ایسی ٹھیک ہوئی کہ جیسے کبھی ٹوٹی ہی نہ تھی اور یوں بارگاہ رسالت سے شاباش کا تمغہ حاصل کیا۔

گستاخ عبداللہ بن خطل کا قتل:۔

عبداللہ بن خطل وہ بدبخت تھا جو مکہ میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی ہجو کرتا تھا۔ یہ بدبخت

جسارت میں اس قدر بڑھا کہ اپنی دوگانے والی لونڈیوں کو ایسے اشعار گانے کے لیے کہتا کہ جن میں مسلمانوں اور رحمت دوعالم ﷺ کی ہجو و توہین ہوتی، پھر جب مکہ فتح ہوا تو عام معافی کے اعلان کے باوجود جن لوگوں کے بارے میں قتل کا حکم نازل ہوا اُن میں عبداللہ بن خطل اور اس کی دو لونڈیاں بھی شامل تھیں۔ چناں چہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب ابن خطل کی طرف بڑھے تو دیکھا کہ وہ بدبخت جان بچانے کے لیے کعبہ کے پردے میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا "**ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ**" کہ ابن خطل تو کعبے کے پردے میں لپٹا ہوا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "**اقتله**" اسے وہیں قتل کردو۔ چنانچہ صحابہ کرام اس کی طرف لپکے اور اسے غلاف کعبہ سے نکال کر بیت اللہ کے سامنے زم زم اور مقام ابراہیم کے درمیان قتل کردیا۔

(بخاری شریف ج2 ص614)

عصماء بنت مروان یہودیہ:۔

عورت کے معاملے میں اسلام بالعموم مائل بہ رحم ہے۔ اسی وجہ سے جب حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں تلوار لیے ہندہ کے سر پر جا پہنچے تو عورت محسوس ہونے پر تلوار ہٹالی، لیکن توہین رسالت ایسا گھناؤنا جرم ہے جس کی سزا سے کسی کو استثناء نہیں۔ فتح مکہ پر ابن خطل کی دو لونڈیوں کو معافی کے عام اعلان سے مستثنیٰ کیا گیا اور ایسے ہی عصماء بنت مروان یہودیہ جو شان رسالت میں گستاخی کی مرتکبہ تھی۔ آپ ﷺ کی شان میں ہجویہ اشعار کہتی تھی، جس پر ایک نابینا صحابی حضرت عمیر بن عدی نے اسے قتل کرنے کی منت مانی۔ رات کی تاریکی میں اسے ٹٹولا اور قتل کردیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی غائبانہ مدد کی ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔ (الصارم المسلول: ص:129)

اجماع امت:

ماقبل قرآن وسنت سے دیئے گئے دلائل سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ گستاخ رسول کی شرعی سزا قتل ہے، اور اسی بات پر ساری امت کا اتفاق بھی ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

فقہ حنبلی:

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اِنَّ السَّابَ اِنْ كَانَ مُسْلِمًا فَاِنَّهٗ يَكْفُرُ وَيُقْتُلُ بِغَيْرِ خِلَافٍ وَهُوَ مَذْهَبُ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَغَيْرِهِمْ۔

(الصارم المسلول۔ ج2 ص16)

بے شک حضور نبی کریم ﷺ کو سب وشتم کرنے والا اگرچہ مسلمان ہی کہلاتا ہو۔ وہ کافر ہو جائے گا۔ ائمہ ربعہ اور دیگر کے نزدیک اسے بلا اختلاف قتل کیا جائے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

قَالَ اَحْمَدُ: لَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ ﷺ وَكَذَا مَنْ قَذَفَ نَبِيًّا اَوْ اُمَّهٗ لِمَا فِیْ ذٰلِكَ مِنَ التَّعْرِيْضِ لِلقدم فِی النُّبُوَّةِ الْمُوْجِبُ لِلْكُفْرِ۔

(منار السبیل فی شرح الدلیل، کتاب الحدود، باب حکم المرتہ، ج2 ص209)

امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو گالی دینے والے کی توبہ قبول نہ کی جائے گی، اور اسی طرح جس نے کسی نبی یا اس کی ماں پر تہمت لگائی۔ کیونکہ اس کے باعث شان نبوت مجروح ہوتی ہے۔ اور پیغمبر کی اہانت کا پہلو نکلتا ہے۔ جو موجب کفر ہے۔

فقہ مالکی:

امام ذھبی سیر اعلام النبلاء پر امام مالک کا مذھب بیان کرتے ہیں قال مالک: لَا يُسْتَتَابُ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ ﷺ مِنَ الْكُفَّارِ اَوِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(سیر اعلام النبلاء۔ ج8 ص103۔ الطبقہ السابعہ)

مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کو گالی دینے والے سے توبہ نہیں کرائی جائے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر۔

امام ابن سحنون مالکی علیہ الرحمۃ:

وقال محمد بن سحنون : اَجمَعَ الْعُلَمَا ءُ عَلٰی اَنَّ شَاتِمَ النَّبِیِّ ﷺ وَ الْمُتَنَقِّصَ لَهٗ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللهِ لَهٗ وَحُكْمُهٗ عِنْدَ الْاُمَّةِ اَلْقَتْلُ، مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ كَفَرَ۔ (الصارم المسلول ج2۔ص16)

امت کا اجماع ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والا اور آپ کی توہین کرنے والا کافر ہے اور ایسے شخص سے متعلق قرآن کریم میں سخت عذاب کی وعید آئی ہے۔اور امت مسلمہ کے نزدیک ایسے شخص کا حکم قتل ہے،اور جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرتا ہے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔

فقہ حنفی:

قال ابو بکر بن المنذر رحمہ اللّٰہ تعالیٰ اَجمَعَ عَوَّامُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ ﷺ يُقْتَلُ۔ (حاشیہ رد المختار۔باب المرتد ج4ص232)

اہل علم کا اجماع ہے کہ جو آدمی نبی ﷺ کی توہین کرتا ہے اس کی سزا قتل ہے۔

امام محقق ابن الہمام علیہ الرحمۃ:

حنفیہ کے معتبر امام ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں:

كُلُّ مَنْ اَبْغَضَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِقَلْبِهٖ كَانَ مُرْتَدًّا فَالسَّابُّ بِطَرِيْقِ اَوْلٰی يُقْتَلُ حَدًّا عِنْدَنَا فَلَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ فِیْ اِسْقَاطِهِ الْقَتْلِ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وَاِنْ سَبَّ سُكْرَانَ وَلَا يُعْفٰی عَنْهُ۔

(فتح القدیر بحوالہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق ج13/ ص495)

جس شخص نے بھی رسول اللہ ﷺ سے دلی طور پر بغض رکھا وہ مرتد ہو جاتا ہے۔تو گالی دینے والا تو بالاولیٰ مرتد ہوگا۔اور پھر ایسا شخص ہمارے نزدیک بطور حد قتل کیا جائے گا۔اور قتل کے بارے میں اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔اگرچہ حالت نشہ میں کلمہ گستاخی بکا ہو۔جب بھی معافی نہ دی جائے گی۔

علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں:

وَلَاشَکَّ وَلَا شُبْهَةَ فِيْ كُفْرِ شَاتِمِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي اسْتِبَاحَةِ قَتْلِهِ وَهُوَ الْمَنْقُوْلُ عَنِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ۔

شاتم رسول ﷺ کے کفر اور واجب القتل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں چاروں اماموں سے یہی منقول ہے۔ (فتاویٰ شامی ج3 ص318-406)

”نَقَلَ اَبُوْبَكْرُ الفَارِسِيُّ اَحَدُ اَئِمَّةِ الشَّافِعِيِّ فِيْ كِتَابِ الْاِجْمَاعِ اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ مِمَّا هُوَ قَذْفٌ صَرِيْحٌ كَفَرَ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ۔ فَلَوْ تَابَ لَمْ يَسْقُطْ عَنْهُ الْقَتْلُ لِاَنَّ حَدَّ قَذْفِهِ الْقَتْلُ وَحَدُّ الْقَذْفِ لَا يَسْقُطُ بِالتَّوْبَةِ۔“

(فتح الباری شرح صحیح بخاری۔ ج ۱۲۔ ص ۲۸۱)

ترجمہ: آئمہ شافعیہ کے ایک امام ابوبکر فارسی نے کتاب الاجماع میں نقل کیا ہے کہ جس نے نبی ﷺ کو گالی دی جس سے صریح تہمت ظاہر ہوتی تھی تو ایسا شخص اجماع علماء کی رو سے کافر قرار پائے گا۔ اگر توبہ بھی کرلے تو قتل ساقط نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کی تہمت کی حد قتل ہے اور تہمت یعنی قذف کی حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

خلاصہ یہ کہ قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی توہین وتنقیص کرنا موجب کفر اور موجب قتل ہے۔ خداداد مملکت پاکستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ آئین پاکستان میں 295/c کے نام سے یہ قانون موجود ہے لیکن مرزائی اور یورپی شاتمان رسول ﷺ جو گزشتہ چند سال سے مسلسل توہین رسالت کا ارتکاب کررہے ہیں انہیں توہین رسالت کا یہ خدائی قانون ایک آنکھ نہیں بھاتا، اس لئے یہ شاتمان رسول آئین پاکستان میں موجود اس مقدس قانون کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ وقتاً فوقتاً الیکٹرک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اس آسمانی قانون کے خلاف زبردست پروپیگنڈا کیا جاتا ہے ان ناپاک کوششوں میں بہت سے نام نہاد مسلمانوں کو استعمال کیا جارہا ہے اور ملٹی نیشنل کمپنیاں ہمارے میڈیا کو یرغمال بنائے مغربی سوچ کے

حامل مستشرقین پیٹ سے سوچنے والے نام نہاد اسلامی سکالرز کے ذریعے مختلف بے بنیاد سوالات اٹھا کر اہل اسلام میں اس قانون کے بارے میں تشکیک پیدا کر رہا ہے کبھی تو اس قانون کے غلط استعمال کا بہانہ بنا کر اس میں تنسیخ وترمیم کا کہا جاتا ہے حالاں کہ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں کون سا قانون ایسا ہے جس کا غلط استعمال نہیں ہوتا؟ پھر آخر اسی قانون کے خلاف غلط استعمال کی آوازیں اتنی بلند کیوں؟ ہمارا سوال ہے کہ اگر غلط استعمال کرنے والا مجرم ہے تو کیا غلط تحقیق وتفتیش کرنے والا مجرم نہیں؟ تفتیش وعدل کا نظام بہتر بنانے کی بجائے اصل قانون کو ہی ختم کرنا یا ترمیم کرنا حماقت ہے۔ پھر یہ حماقت اور کون کون سے قوانین میں ہوگی؟ اور پھر دیگر قوانین کے برعکس یہ بات بڑی دعوے سے کہی جاسکتی ہے کہ آج تک اس مقدس خدائی قانون کے تحت کسی ایک بے گناہ کو بھی سزا نہیں سنائی گئی۔ کبھی اس مقدس قانون کو اقلیتوں کے حقوق پر ڈاکے کا نام دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اقلیتوں کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کریں؟ جب اُن کا یہ حق ہی نہیں تو پھر اُن کے حقوق پر ڈاکہ کیسے؟

حضرت عرفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کفار کا عہد ذمہ (اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دینا) لینے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایذاء دیں عہد ذمہ تو صرف اس بات پر ہے کہ ہم ان کے اور ان کی عبادت گاہوں کے درمیان حائل نہ ہوں گے، مگر ان کے مقدمات (قتل، چوری، ڈاکہ سب وشتم وغیرہ) جو ہمارے پاس آئیں اس کا فیصلہ اللہ کے قانون کے مطابق کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی آدمی نے ذکر کیا کہ میں نے ایک یہودی کو آنحضرت ﷺ کی توہین کرتے ہوئے سنا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں سن لیتا تو ضرور قتل کر دیتا ہم نے آپ کی (توہین) پر ان کے ساتھ معاہدہ نہیں کیا۔ (فتح القدیر ج ۵ ص ۳۰۳)

امام احمد بن حنبل سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ذمی ہو لیکن رسول ﷺ کی توہین کرے تو فرمایا کہ اسے قتل کیا جائے کیوں کہ اس نے توہین رسول ﷺ کر کے عہد کو توڑ ڈالا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ مزید صراحت فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی مشرک یا کتابی (یہودی،

عیسائی وغیرہ) کو سنیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذاء دے رہا ہے تو ہمارے اور اس کے مابین کوئی عہد قائم نہیں رہتا بلکہ بقدر امکان واستطاعت ان سے جہاد وقتال (حکومت وقت) پر واجب ہے۔ (الصارم المسلول،ص:291،اردو ترجمہ)

اور پھر یہ قانون تو خود اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔اگر یہ قانون نہ ہو تو بات عدالت تک پہنچنے سے پہلے شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کی دہلیز پر واصل جہنم کر دیا جائے گا جیسا کہ ماضی کے کئی واقعات اس پر شاہد ہیں اس لئے کہ ادنی سے ادنی مسلمان بھی نہ تو توہین رسالت کی اجازت دے سکتا ہے اور نہ ہی اسے برداشت کر سکتا ہے۔

کبھی یہ مغربی نمائندے رواداری، شفقت، محبت اور رحم دلی کے ابواب کھول بیٹھتے ہیں اور ملکی حالات سامنے رکھتے ہوئے بہت دور کی کوڑی یہ لائی جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ سراپا رحمت تھے، آپ ﷺ نے گالیاں سنانے والوں کو دعائیں دی، کوڑا اچھینکنے والوں کی عیادت کی، طائف کے ظالموں کو معاف کیا، اس لئے ہمیں بھی اَخلاق اور صبر سے کام لینا چاہئے۔

حالانکہ یہ سب واقعات مکی زندگی میں پیش آئے، اور مکی دور اسلام کا ابتدائی دور تھا جب کفوا ایدیکم کا حکم ربانی تھا یہ عقیدے کی پختگی اور بے مثل استقامت کا دور تھا، لیکن اس دور میں بھی جس نے توہین رسالت کی ”اَنَا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْن“ کے وعدے کے مطابق خود رب العالمین نے انتقام لیا۔ پہلا شاتم رسول ابولہب تھا۔ اللہ نے سورۂ لہب نازل فرما کر شاتمین کا عبرت ناک انجام قرآن مجید میں فرما دیا۔

☆......ابولہب بدر میں اہل کفر کے ذلت ورسوائی کا داغ اٹھانے کے بعد طاعون جیسی بدترین، زہرناک بیماری میں مبتلا ہو کر یوں مرا کہ لاش گل سڑ کر بدبو چھوڑ گئی، اور اپنے عزیز واقارب بھی لاش کے قریب تک نہیں پھٹکے۔ اس کی اپنی ہی اولاد نے مزدوروں کے ذریعے لاش کو گڑھے میں پھنکوا کر اوپر سے مٹی ڈال دی۔

☆......ابولہب کا بدقماش لڑکا عتبہ توہین رسالت کرنے پر حضور ﷺ کی بددعا کی وجہ سے بھرے لشکر میں ایک درندے کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔

☆......ولید بن مغیرہ نے بارگاہ رسالت میں گستاخی کی تو اللہ نے ''سورۂ قلم'' میں اس بدبخت کی حقیقت کھول کر بیان کردی۔

☆......مشرکین کی ایک جماعت نے آپ ﷺ کا استہزاء کیا تو جبرئیل علیہ السلام نے ایسا چوکا مارا جس سے ان کے جسم نیزے جیسے زخم خوردہ ہوگئے، اور اسی سے مرگئے۔ یہ چند بدبخت جنہیں یہ دردناک سزادی گئی، جب کہ حکومت الٰہیہ قائم نہیں ہوئی تھی، تکمیل دین کا کام ہورہا تھا، مسلمانوں کو صبر وتحمل کا درس دیا جارہا تھا۔

جب کہ اگلا مرحلہ ہجرت مدینہ قیام ریاست نفاذ قانون اور قتال کا تھا اسی لئے ہجرت مدینہ کے بعد جب خلافت الٰہیہ قائم ہوگئی اور تنقیص، تضحیک اور توہین رسول ﷺ کرنے والوں کے بارے میں قرآن مجید نے واضح حکم فرما دیا تو پھر گستاخانِ رسول ﷺ کو بے دریغ قتل کیا گیا۔ اور ایسے سرفروشان اسلام کے حق میں زبان نبوت سے بشارتیں اور دعائیں نکلیں ہمارا متعرضین سے سوال ہے اور اگر حضور سرور کائنات ﷺ نے کسی کو معاف کیا تو یہ ان کا اپنا حق تھا آپ ﷺ جسے چاہتے معاف فرماتے۔ لیکن کیا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی گستاخ کو معاف کیا؟ کیا کسی کا حق کوئی غیر معاف کرسکتا ہے؟ پھر گستاخ رسول کو معاف کرنے کا حق معترض کو کس نے دیا؟

علامہ بزازی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور حق العبد توبہ سے یا کسی دوسرے کے معاف کردینے سے معاف نہیں ہوتا۔

یہ قانون آپ ﷺ کی رحمت کے متضاد بھی نہیں کیوں کہ اول تو موذی ومجرم کو سزا دینا ظلم نہیں بلکہ ظالم ومجرم کو چھوڑ دینا ظلم ہے اور پھر آپ ﷺ صرف محمد بن عبداللہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ بھی ہیں، اس لئے اس خدائی حکم کا نافذ کرنا دوسری حدود وقصاص کے نافذ کرنے کی طرح ہے آپ ﷺ کے فرض منصبی میں داخل ہے اور دوسرا گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرنا ہی رحمت ہے کہ زمین کو ایسے گندے وجود کی ناپاکی سے نجات دلادی جائے جو جانوروں سے زیادہ اضل، شجر وحجر سے زیادہ کورچشم، درندوں سے زیادہ بے درد ہو، جو آفتاب ومہتاب پر تھوکنے پر کمربستہ رہے

اور زمین میں باعث فتنہ وانتشار ہو۔

ہمارا یورپ سے سوال ہے کہ پاکستان آزاد خودمختار ریاست ہے تمہیں اس قانون پر اتنی شدید تکلیف کیوں؟ کیا تم اپنے ملکی قوانین ہم سے پوچھ کر بناتے ہو؟ انسان کی انسانیت کو ختم کرنے والے ہم جنس پرستی، زنا، شراب جیسے قوانین کی اجازت کس کتاب کی رو سے درست ہے؟ کیا ہمیں بھی اختیار حاصل ہے کہ ہم ان قوانین پر واویلا کرسکے؟ کیا ہم یہودیت کو مظلوم بنانے والے ہولوکاسٹ قانون پر تجزیہ کرسکتے ہیں؟ کیا ہم ابراہیم لنکن کے خلاف لکھ سکتے ہیں؟ تعجب ہے کہ جمہوریت کے گن گانے والے جمہوری طرز سے بننے والے قانون پر اس قدر پریشان؟ سچ تو یہ ہے کہ اس قانون سے تکلیف صرف اسے ہوسکتی ہے جو توہین رسالت پر کمر بستہ ہو۔

اے نبی ﷺ کے چاہنے والو!

پاکستان میں گزشتہ چند سالوں سے مسلسل وقتاً فوقتاً اس قانون کے خلاف آوازیں بلند کر کے ناموس رسالت ﷺ کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ مسلمانو! یادرکھو! رب قدیر کو اپنے محبوب ﷺ کی عزت بڑی عزیز ہے۔ اگر ہمارے ہوتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا قانون ختم ہوگیا تو ہماری وقعت خارش زدہ کتے سے بھی کم تر ہوجائے گی اور قدرت ہمیں ذلت کی ایسی گہرائیوں میں پھینک دی گی جہاں سے نکلنا مشکل ہوگا۔ اس کا قانون میں ترمیم کے بعد یورپ کی طرح ملک پاکستان میں بھی توہین رسالت کو عام کیا جائے گا۔ روز شاتمان رسول ﷺ توہین کے مرتکب ہوں گے، لیکن قانون نہ صرف انہیں تحفظ فراہم کرے گا بلکہ عاشقان مصطفی ﷺ کو مزید تڑپانے کے لئے ان بدبختوں کو وی آئی پی پروٹوکول کے ساتھ یورپ بھیج کر خوب عیش وعشرت کی زندگی مہیا کی جائے گی۔

اے افراد ملت اسلامیہ!

ان بدبختوں کا توہین رسالت کے اس پروپیگنڈے سے مقصود یہی ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسول ﷺ کی تپش چھین لی جائے تاکہ مسلمان خود بخود راکھ کا ڈھیر بن جائیں۔ اسلامی ممالک میں اس قسم کے ایشوز اٹھا کر عوام میں خلفشار وانتشار پیدا کیا جائے اور بین

الاقوامی سطح پر اہل اسلام کو بدنام کیا جائے۔اے اسلامیان پاکستان! یادرکھو ہم محمد عربی ﷺ کے نام لیوا ہیں۔ یہ ملک ہمارا ہے جسے ہمارے آباؤ واجداد نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر حاصل کیا تھا اس ملک کے حصول کے لئے چھ لاکھ عیسائی یا مرزائی نہیں بلکہ مسلمان قربان ہوئے تھے۔ ہماری ہی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی عصمتیں لٹی تھیں۔ ہمارے ہی بچوں کو نیزوں پر اچھالا گیا تھا۔کیا ان کی قربانیاں مٹی کے ٹکڑے کے لئے تھیں؟ کیا ہماری عصمتیں مال و دولت کے حصول کے لئے لٹی؟ نہیں ہر گز نہیں! بلکہ یہ عظیم قربانیاں اس لئے تھیں کہ پاکستان میں محمد عربی ﷺ کی عزت و ناموس محفوظ ہوگی،

مسلمانو! اس خدائی قانون کو آئین پاکستان کا حصہ بنانے کے لئے ہمارے بڑوں نے سخت بڑی سخت جدوجہد کی ہے، لاکھوں عاشقان مصطفی ﷺ نے جیلیں کاٹیں، ہزاروں جوانوں کا خون لگا ہے، اب اگر ہم اس قانون کا دفاع بھی نہ کر سکے تو اپنے بڑوں کا کیا منہ دکھائیں گے؟ اگر کل مدنی آقا ﷺ نے ہم سے سوال کر لیا کہ تمہارے ہوتے ہوئے میری عزت کے قانون کا مذاق اڑایا گیا تو تم نے کیا کیا؟ ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟ کل کس منہ سے ساقی کوثر ﷺ سے جام کوثر کو طلب کریں گے؟ کس منہ سے شافع محشر سے شفاعت طلب کریں گے؟

اے اسلامیان پاکستان! تحفظ ناموس رسالت ﷺ کسی سیاسی و مذہبی جماعت، ذات، مسلک، مسجد و مدرسہ سے یا کسی پروفیسر و مولوی کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ رحمت کائنات، حبیب کبریا محمد کریم ﷺ کی ذات کا مسئلہ ہے۔اس لئے اسلامیان پاکستان کے ہر ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کو اپنا اولین فریضہ سمجھتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کی ذہن سازی کریں۔ ججز اور وکلاء حضرات عدالت کے ایوانوں میں اس قانون کو مؤثر بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔علماء و مشائخ عظام! منبر ومحراب سے وقتاً فوقتاً اس خدائی قانون کی اہمیت کو بیان کر کے عوام الناس کی ذہن سازی کریں۔ اساتذہ کرام! اپنے طلباء کو اس قانون کے حوالے سے شعور دیں اور مغربی پروپیگنڈے سے پیدا ہونے والے اشکالات کا ازالہ کریں۔تاجر و کاروباری حضرات! اپنی دکانوں اور اداروں میں اس موضوع پر مشتمل پوسٹر، اسٹیکرز آویزاں کریں۔غرض ہر ہر فرد اپنی

ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت میں اپنا کردار ادا کریں۔

جن علماء کرام، وکلا، ججز صاحبان نے اس قانون کے بنوانے میں محنت کی اللہ سب کی محنتوں کو قبول فرمائے اور سب کو جنت الفردوس میں آقائے دو جہاں کے قدمین شریفین میں جگہ نصیب فرمائیں۔

حرمت دین محمد کے نگہبانو اٹھو
شعلہ سامانی دکھاؤ شعلہ سامانوں اٹھو
فتنہ یہ اُٹھا ہے ہنگامہ اٹھانے کے لئے
مشعل نور محمد ﷺ کو بجھانے کے لیے
یہ بلا آئی ہے تم سب کو جگانے کے لئے
غیرت دینی تمھاری آزمانے کے لئے
تم ہو ناموس محمد ﷺ کے نگہبان یاد ہے؟
تم مسلماں ہو، مسلماں ہو یاد ہے؟

عقیدۂ ختمِ نبوت

- اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت
- عقیدہ ختم نبوت کی عظمتیں
- عقیدہ ختم نبوت پر قرآن وحدیث سے دلائل
- قادیانیوں سے چند اہم سوالات
- مرزا قادیانی کے کذب پر چند دلائل



پوری امت کا اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنا کفر ہے ۔بلکہ سراج الامت حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ موجود ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دعوے دار سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہے چنانچہ کسی نے حضرت امام صاحب سے پوچھا کہ مدعی نبوت سے اس کے دعوی نبوت پر دلیل مانگنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا "مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ" جس نے مدعی نبوت سے دلیل طلب کی وہ بھی کافر ہوگیا کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شک کرنا کفر ہے ایسے ہی آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت میں شک کرنا بھی کفر ہے اور نبوت کے دعویدار سے دلیل مانگنا شک ہی کی علامت ہے۔

منیر احمد علوی

اللہ تعالیٰ نے نبوت کے سلسلہ کی ابتداء ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام سے فرما کر سید البشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تکمیل فرما دی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت مکمل ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی آخر الانبیاء ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی اس مبارک عقیدے کو ''عقیدہ ختم نبوت'' کہتے ہیں قیامت تک ہر آنے والے انسان کی نجات دامن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہے ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا ایک متفقہ، اُصولی، اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے عقیدہ ختم نبوت کو دین اسلام میں وہی حیثیت حاصل ہے جو ایک بلند و بالا عمارت میں بنیاد کو یا جو ایک تندرست و توانا جسم میں شہ رگ کو جیسے بنیاد کے بغیر عمارت کا وجود باقی نہیں رہ سکتا اور شہ رگ اور دل کے بغیر انسان بے حس و بے حرکت ہے ایسے ہی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر دین باقی نہیں بچ سکتا اسی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت کو ضروریات دین کی بنیاد شمار کیا گیا ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

اِذْ لَمْ یَعْرِفْ اَنَّ مُحَمَّدًا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ لِاَنَّهٗ مِنَ الضَّرُوْرِیَاتِ۔

ترجمہ: جو شخص نہ جانتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کیونکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔

اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنا صریح کفر ہے چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

دَعْوَی النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِیِّنَا کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ (شرح فقہ اکبر ۲۰۲)

پوری امت کا اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنا کفر ہے۔

بلکہ سراج الامت حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کے دعوے دار سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہے چنانچہ کسی نے حضرت امام صاحب سے پوچھا کہ مدعی نبوت سے اس کے دعوی نبوت پر دلیل مانگنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا ''مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ کَفَرَ'' جس نے مدعی نبوت سے دلیل طلب کی وہ بھی کافر ہو گیا کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شک کرنا کفر ہے ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت میں

شک کرنا بھی کفر ہے اور نبوت کے دعویدار سے دلیل مانگنا شک ہی کی علامت ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر یوم ارواح میں حضرات انبیاء کرام سے اس عقیدے کا اقرار کروایا گیا انبیاء کرام علیھم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت کی خبر دیتے رہے اور مختلف شعائر دین سے بھی ختم نبوت کی جھلک نظر آتی ہے۔ ملاحظہ کیجیے اور ختم نبوت کی عظمتوں کو عام کیجیے۔

عالم ارواح میں ختم نبوت کا تذکرہ:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ۔

(سورۃ ال عمران پارہ نمبر 3 آیت نمبر 81)

ترجمہ:۔ اور یاد کریں جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا جب میں تمہیں کتاب وحکمت دوں گا پھر تمہارے پاس ایسا رسول آئے جو تمہاری تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور بہ ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا انہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں فرمایا تم سب گواہ بن جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کا ذکر فرمایا ہے جو ازل میں تمام نبیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لیا گیا۔ آیت کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ یوم ارواح میں جس وقت اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی روحوں کو پیدا فرمایا تو ان سے رب ہونے کا عہد واقرار لیتے ہوئے پوچھا (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' سب روحوں نے کہا ''بلٰی'' ہاں آپ ہی ہمارے رب ہیں اس عہد عام کے ساتھ حضرات انبیاء کرام علیھم السلام سے ایک خاص وعدہ بھی لیا گیا جس کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیھم السلام سے فرمایا کہ میں تمہیں نبوت ورسالت دے کر دنیا میں بھیجوں گا پھر بالفرض تمہارے زمانہ نبوت میں میرے آخری

پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئیں یا تم اُن کے زمانے کو پا لو تو تم اپنی کتاب چھوڑ دینا اور ان پر ایمان لے آنا اور اُن کے دین کی مدد کرنا۔

سبحان اللہ! ختم نبوت کی شان دیکھیئے کہ اللہ تعالیٰ یوم ارواح میں سب انبیاء کرام علیھم السلام کے سامنے تذکرہ فرما رہے ہیں اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر خود گواہ بنتے ہوئے تمام نبیوں کو بھی گواہ بنا رہے ہیں۔

تفسیر ابن جریر میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

"لَمْ یَبْعَثِ اللّٰہُ نَبِیًّا آدَمَ وَمَنْ بَعْدَہٗ اِلاَّ اَخَذَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْعَھْدَ لَئِنْ بَعَثَ مُحَمَّداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَھُوَ حَقٌّ لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ وَلَیَنْصُرَنَّہٗ۔

حق تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا تو یہ عہد ان سے ضرور لیا کہ اگر ان کی زندگی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ (تفسیر ابن جریر جلد 3 ص 232)

عالم دنیا میں ختم نبوت کا تذکرہ:

اللہ رب العزت نے عالم دنیا میں سب سے پہلے سیدنا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام پر ختم نبوت کا عَلَم یوں ثبت فرما دیا کہ اُن کے دونوں کندھوں کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و ختم رسالت/نبوت و ختم نبوت کی مہر لگا دی۔ حدیث شریف میں ہے:

بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔

(خصائص الکبریٰ جلد 01 صفحہ 19)

حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بَيۡنَ كَتِفَيۡهِ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ (شمائل ترمذی ص 2)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں قربان جائیں ختم نبوت پر جب پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے تو ختم نبوت کا نشان لے کر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے تو ختم نبوت کا اقرار کر کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو سراپا ختم نبوت بن کر۔

عالم برزخ میں ختم نبوت کا تذکرہ:

برزخ قبر کے جہان کو کہتے ہیں جب مرنے والے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو فرشتے منکر نکیر مردے سے تین سوال کرتے ہیں: مَنۡ رَّبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ مَا دِیۡنُکَ تیرا دین کیا ہے؟ اور مَنۡ نَّبِیُّکَ تیرا نبی کون ہے؟

ایک حدیث میں ہے کہ مومن جواب میں کہتا ہے۔

رَبِّیَ اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ اَلۡاِسۡلَامُ دِیۡنِیۡ وَمُحَمَّدُ نَّبِیِّی وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ۔

میرا پروردگار اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔

اس جواب میں فرشتے کہتے ہیں:

صَدَقۡتَ تو نے سچ کہا (تفسیر درمنثور ج 6 ص 165)

قربان جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر کہ قبر میں فرشتے بھی ختم نبوت کا اقرار کرنے والوں کا اکرام کرتے ہیں اور یقینا قبر میں عذاب سے نجات بھی صرف اسی کی ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر مشروط اور پختہ ایمان رکھتا ہوگا۔

عالم آخرت میں ختم نبوت کا تذکرہ:

روز محشر جب حساب و کتاب شروع نہیں ہوگا لوگ سخت مصیبت میں ہوں گے نفسا نفسی کا

عالم ہوگا تو لوگ شدت عذاب و تکلیف سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں جا کر عرض کریں گے کہ آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سفارش فرمائیں کہ حساب و کتاب شروع فرما دیں لیکن ہر نبی اللہ تعالیٰ کے جلال کی وجہ سے عذر کر دے گا پھر سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی عذر کریں گے اور فرمائیں گے:

اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَا (بخاری ج2 ص685 مسلم ج1 ص111)

تم سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ بس وہ سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئینگے اور کہیں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک سجدے میں رکھ دیں گے اور اللہ کی ایسے الفاظ میں حمد بیان فرمائیں گے کہ کسی اور نے ایسے الفاظ میں حمد بیان نہ کی ہوگی اور پھر حساب و کتاب کے شروع کرنے کی سفارش فرمائیں گے اس پر اللہ رب العزت فرمائیں گے۔

اِرْفَعْ رَاْسَکَ یَا مُحَمَّدُ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ...الخ

سبحان اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی عظمت دیکھیے کہ جس دن سب انبیاء سفارش نہ کر سکیں گے اُس دن خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش فرما رہے ہیں اور اللہ محشر میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا علم بلند فرما رہے ہیں اللہ کی قسم عظمتوں والے ہیں وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا نہ صرف اقرار کرتے ہیں بلکہ دفاع بھی کرتے ہیں۔

مساجد اور ختم نبوت

پہلی امتیں بھی عبادت گاہ بناتی تھیں لیکن اگر وہ آباد نہ ہو سکے تو وہ لوگ انہیں مختلف کاموں کے لیے استعمال کرنے لگتے تھے چنانچہ آج بھی عیسائی امت اپنی عبادت گاہ "گرجا" بناتے ہیں پھر

اگر عیسائی لوگ وہاں نہ آئیں تو اُسے تبدیل کر کے بلڈنگ، دُکان، مکان اور جوا خانہ وغیرہ کے طور پر استعمال کرنے لگتے ہیں بخلاف اہل اسلام کی عبادت گاہوں کے اگر مسلمان کسی جگہ مسجد بنا دیں تو وہ قیامت تک مسجد ہی رہتی ہے اس مسجد کو کسی اور استعمال میں نہیں لا سکتے کبھی آپ نے سوچا ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لیے ہے کہ پہلے انبیاء کی نبوتیں اور شریعتیں محدود زمانوں کے لیے تھیں اس لیے ان کی عبادت گاہیں بھی محدود زمانے کے لیے تھیں جبکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت و شریعت قیامت تک کے لیے ہے اس لیے مساجد بھی قیامت تک کے لیے ہیں۔

تعجب ہے اُن لوگوں پر جو مساجد میں ختم نبوت کے کام سے روکتے ہیں حالانکہ دنیا کی ہر مسجد کا تقدس اور بقا ختم نبوت کی وجہ سے ہے اور ہر مسجد ختم نبوت کی دلیل ہے۔

حفاظ کرام اور ختم نبوت

سابقہ امتوں کو جو کتابیں اور صحائف ملے اُن میں سے کوئی بھی آج اپنی اصل شکل میں محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی اُن کتب کی حفاظت کا انتظام کیا گیا جبکہ قرآن مجید جیسے نازل ہوا ویسے ہی مکمل اور محفوظ ہے آج تک اس میں ایک زیر وزبر کی بھی تحریف (کمی زیادتی) نہ ہوسکی اور نہ قیامت تک ہوسکتی ہے کیا آپ نے سوچا ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی کتب محدود وقت کے لیے تھیں اور پھر انبیاء کا سلسلہ بھی جاری تھا جب کتاب میں تحریف ہوتی تو نئے آنے والے نبی آکر نشاندہی فرما دیتے تھے اس لیے اُن کتب کی خاص حفاظت کا وعدہ نہیں دیا گیا جبکہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب ''قرآن مجید'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے آنے والوں کے لیے آخری کتاب ہے اور آپ ﷺ کی نبوت بھی آخری ہے اس لیے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے چنانچہ شروع سے آج تک علماء کے ذریعے قرآن کریم کے معانی و مفاہیم کی حفاظت، قراء کرام کے ذریعے تلفظ و لہجہ کی حفاظت اور حفاظ کرام کے ذریعے متن کی حفاظت کروائی جا رہی ہے گویا دنیا کا ہر مدرسہ، عالم، قاری اور حافظ ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اس لیے ہر عالم، قاری

اور حافظ کے ذمہ ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی صلاحیتوں کو وقف کرے کیونکہ اُس کو ملنے والی ساری عظمتیں ختم نبوت ہی کے صدقے سے ہیں۔

تبلیغ اسلام اور ختم نبوت

پہلے ادیان کی نشر و اشاعت تبلیغ، دفاع اور غلبہ کے لیے کاوشیں کرنا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے ذمے تھا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تبلیغ دین، دفاع دین اور غلبہ دین کے لیے محنت کیا کرتے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے صدقے یہ سب کام امت کے ذمے لگا دیئے گئے ہیں۔ اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو دین کی خدمت میں مصروف ہر امتی ختم نبوت کی دلیل ہے اس لیے تبلیغ دین، دفاع دین اور غلبہ دین کی محنت میں لگے ہر مسلمان کے ذمہ ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت میں اپنا کردار ادا کرے کیونکہ اس کی دینی خدمت ختم نبوت کا ہی صدقہ ہے۔

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت ہو یا دیگر انبیاء کی بعثتیں، مساجد ہوں یا مدارس، علماء ہوں یا حفّاظ، تبلیغ دین ہو یا دفاع دین اول سے آخر، افلاق سے افلاک تک ہر جگہ اور ہر دور میں ختم نبوت کی عظمتیں، صداقتیں اور بہاریں نظر آتیں ہیں اے اللہ ہم سب پر ختم نبوت کی عظمتوں کو کھول دیں اور ہمیں تحفظ ختم نبوت کی عظیم سعادت کے لیے قبول فرمالیں۔

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن مجید

عقیدہ ختم نبوت کی قرآن مجید میں ایک سو سے زائد آیات میں مختلف طرق و اسالیب سے تشریح و توضیح فرمائی گئی ہے چند آیات ملاحظہ کیجیے:

پہلی دلیل:

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں کہیں اس امت سے نبوت اور وحی پر ایمان لانے کا اقرار کروایا ہے یا جس جگہ ہدایت و نجات کے لیے وحی و نبوت پر ایمان لانے کو ضروری قرار

دیا ہے وہاں صرف دو ہی قسم کی وحیوں اور نبوتوں کا ذکر ملتا ہے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملنے والی نبوت و وحی اور دوسری وہ وحی اور نبوت جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کو ملی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملے اور پھر اس پر وحی بھی نازل ہو جس پر ایمان لانا ہدایت و نجات کے لیے ضروری ہو، پورے قرآن مجید میں اس کا اشارۃً کنایۃً کہیں کوئی ذکر نہیں، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت جاری ہوتی اور کسی فرد بشر کو نبوت ملنا ہوتی تو پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی وحی و نبوت کی نسبت نئے آنے والے نبی کی وحی و نبوت پر ایمان لانے کا اقرار کروانا زیادہ ضروری اور لازمی تھا کیونکہ پہلے انبیاء کرام کی وحییں تو گزر چکیں اُن پر عمل بھی منسوخ ہو چکا اس اُمت کا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنے والی نبوتوں اور وحیوں سے واسطہ پڑنا تھا لیکن پورے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی وحی و نبوت کے ہونے کا ذکر تک نہیں جو اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و وحی آخری ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت و وحی کا منصب کسی کو عطا نہیں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔

(سورۃ البقرۃ ۴)

ترجمہ: ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا آپ کی طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔

يٰاَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ

ترجمہ: اے اہل کتاب! تمہیں اس کے سوا ہماری کونسی بات بری لگتی ہے کہ ہم اللہ پر اور جو کلام ہم پر اتارا گیا اس پر اور جو پہلے اُتارا گیا تھا اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۹)

اس اور اس جیسی دیگر ۳۰ آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہم سے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی و نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے کا تقاضہ کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی کتاب، وحی اور نبوت پر ایمان لانے کا بالکل ذکر نہیں ہے ہم قادیانی جماعت کو چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں کہ پورے قرآن مجید میں کسی ایک مقام پر بھی اس اُمت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نازل ہونے والی وحی پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا گیا اور پھر مذکورہ آیت میں دو وحیوں (پہلی یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی اور دوسری یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کرام کی وحی پر ایمان لانے والوں کو دو سندیں عطا فرمائی گئی ہیں۔ایک اُولٰئِکَ عَلٰی هُدًی مِّن رَّبِّهِمْ کہ یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور دوسری اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہ یہی کامیاب ہیں۔یعنی جو لوگ دو وحیوں پر ایمان لے آئے وہی ہدایت یافتہ اور دارین میں کامیابی پانے والے ہیں اس آیت سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ہدایت اور کامیابی دو قسم کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے میں ہی منحصر ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی کسی کو نبوت ملنی ہوتی تو پھر اعلان خداوندی ہوتا کہ ہدایت اور نجات پانے والے وہ لوگ ہیں جو تین طرح کی وحیوں پر ایمان لائے پہلی یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی، دوسری وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور تیسری وَمَا یُنْزَلُ مِنْ بَعْدِکَ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نازل ہوگی۔

تعجب ہے انبیاء گذشتہ کی وحیوں سے ہمارا واسطہ ہی نہیں پڑا لیکن پھر بھی اُن پر اجمالاً ایمان لانے کا حکم ہے اور جس وحی سے واسطہ پڑنا تھا اس کا پورے قرآن میں کہیں کوئی تذکرہ نہیں؟

دوسری دلیل:

اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اس موقع پر ان دو حضرات نے اللہ تعالیٰ

سے چند دعائیں کیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ بقرہ میں نقل فرمایا ہے اُن دعاؤں میں سے ایک دعا بیت اللہ کی آبادی کے لیے ایک عظیم الشان رسول کی بعثت کی بھی تھی ایسا رسول جو خانہ کعبہ کو آباد کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو قرآن میں نقل فرمایا ہے:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ۔

(سورہ بقرہ رکوع ۱۵ آیت ۱۲۹)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجئے جو انہی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنائے، بے شک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے کہ جس کا اقتدار بھی کامل ہے اور جس کی حکمت بھی کامل ہے۔

اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی شامل تھے اور دعا میں صرف ایک رسول کی بعثت کا سوال کیا گیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضرت اسماعیل علیہ اسلام کی اولاد سے فقط ایک ہی رسول کو مبعوث فرمایا اور وہ رحمت کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جس قدر انبیاء و رسل دنیا میں بھیجے گئے وہ تمام کے تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے مبعوث ہوئے حضرت اسحاق علیہ السلام کی آل سے مبعوث ہونے والے انبیاء کو انبیاء بنی اسرائیل کہا جاتا ہے اور جب انبیاء بنی اسرائیل کے سلسلہ کے آخری رسول حضرت سیّدنا المسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تشریف لائے تو انہوں نے اپنی قوم کو نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا پیغام ان الفاظ میں دیا۔

مُبَشِّرًا بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ (الصف ٦)

اے میری قوم میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ میرے بعد ایک ہی رسول تشریف

لائیں گے جن کا نام احمد ہوگا۔

چنانچہ جب نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں یوں ارشاد فرمایا:

اَنَا دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَبَشَارَۃُ عِیْسیٰ۔

(کنزالعمال ج ۱۱ ص ۳۸۴)

کہ میرے جدامجد سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے جس ایک عظیم رسول کی دعا فرمائی اور جس آخری رسول کی بشارت میرے بھائی سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے دی وہ میں ہوں غرض یہ دونوں آیتیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت پر دلیل ہے۔

مرزائی جسارت:

تمام مفسرین کے نزدیک سورۃ صف کی مذکورہ آیت میں اسْمُہٗ اَحْمَدُ میں آنے والے کا نام احمد ہوگا اس کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی ہے لیکن قادیانی تحریف کرتے ہوئے بکواس کرتے ہیں کہ اس بشارت و پیشگوئی کے مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے، قادیانیوں کا یہ عقیدہ رکھنا تحریف قرآن بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان پاک میں توہین بھی۔

لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن۔

تیسری دلیل:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قبل جس قدر انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لاتے وہ سب محدود زمانوں کے لیے تشریف لاتے تھے ہر نئے نبی کی آمد پر گزشتہ نبی کی نبوت کا زمانہ ختم ہو جاتا اور ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قبل تشریف لانے والے انبیاء مخصوص علاقوں کے لیے نبی اور رسول بن کر آئے کوئی نبی ایک قصبے کی طرف کوئی ایک شہر کی طرف، کوئی ایک ملک کیطرف، کوئی ایک قبیلہ کیطرف اور کوئی ایک قوم کیطرف نبی اور رسول بن کر تشریف لائے۔

چنانچہ انبیاء گزشتہ کی نبوت کے بارے میں قرآن ان الفاظ میں اعلان کرتا ہے۔

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا (قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ھود کو بھیجا)

(پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۴)

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیباً۔ (مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا)

(پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۸۵)

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ

(پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الاعرف آیت نمبر ۵)

اور عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تم تمام کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

لیکن تاجدار ختم نبوت نبی آخر الزمان ﷺ کی آمد پر اللہ تعالیٰ نے اسلوب بدل دیا اور بڑی وضاحت کے ساتھ حکم فرمایا:

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ (اعراف نمبر ۱۵۸)

ترجمہ: (اے نبی جی) کہو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا۔

(سورۃ سبا آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ: ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلاً۔

(سورۃ النساء پ ۵ آیت نمبر ۷۹)

ترجمہ: اور (اے نبی جی) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

(پارہ نمبر ۱۸ سورۃ الانبیا آیت نمبر ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ان آیات میں اللہ رب العزت اعلان فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں، تمام مکانوں، تمام زمانوں اور تمام انسانوں کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے کوئی رنگت، کوئی زبان، کوئی قومیت، کوئی وطن اور کوئی زمانہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر وسیع الزمان نبوت سے مستثنیٰ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک کے انسانوں کی طرف نبی اور رسول بن کر تشریف لائے ہیں جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا:

اَنَا رَسُوْلُ مَنْ اَدْرَکَ حَیًا وَّمَنْ یُّوْلَدُ بَعْدِیْ۔

کہ میں ان لوگوں کے لیے رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔

جیسے اللہ تعالیٰ مَلِکِ النَّاسِ، اِلٰہِ النَّاسِ، رَبِّ النَّاس، ہیں ایسے ہی حضور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسُول لِلنَّا س ہیں جس کا مطلب یہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا الہ، مالک اور رب ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تمام انسانوں کے نبی اور رسول ہیں اور جیسے قیامت تک کے انسانوں کی نجات اللہ تعالیٰ کو الہ، رب، مالک ماننے میں ہے ایسے ہی قیامت تک آنے والے ہر انسان کی نجات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی نبی اور رسول ماننے کے ساتھ وابستہ کر دی گئی لہذا آپ ہی کی رسالت پر ایمان لانا معتبر ہے ایسی صورت میں کسی نئے نبی کی ضرورت ہرگز نہیں رہی۔

چوتھی دلیل:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔

(سورۃ آل عمران رکوع نمبر ۹ آیت نمبر ۸۱)

ترجمہ: اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کردوں پھر تمہارے پاس آخری رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق

کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کا ذکر فرمایا ہے جو ازل میں تمام انبیاء علیہم السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لیا گیا ہے۔

آیت کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ یوم اَرواح میں جس وقت حق تعالیٰ نے تمام مخلوق کی ارواح کو پیدا فرما کر ان سے اپنے رب ہونے کا عہد و اقرار لیا، اور پوچھا اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں'' تو سب ارواح نے جواب میں کہا بَلٰی کیوں نہیں آپ ہی ہمارے رب ہیں ربوبیت کے اس عہد عام کے ساتھ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے ایک خاص وعدہ بھی لیا گیا جیسے قرآن کی مذکورہ بالا آیات میں ذکر کیا گیا ہے اور یہ عہد و اقرار ایک جملہ شرطیہ کی صورت میں تھا کہ اے انبیاء کی جماعت میں تمہیں نبوت و رسالت دے کر دنیا میں بھیجوں گا پھر بالفرض تمہارے زمانہ نبوت میں میرے آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئیں یا تم ان کے زمانے کو پالو تو تم اپنی کتاب کو چھوڑ دینا اور ان پر ایمان لا کر اُن کے دین کی مدد بھی کرنا۔

اس آیت میں ''ثُمَّ جَآئَکُمۡ رَسُوۡل'' کے الفاظ قابل توجہ ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام انبیاء کے بعد تشریف لانے کو لفظ ''ثُمَّ'' کے ساتھ ادا کیا گیا ہے جو لغت عرب میں تراخی یعنی مہلت کے لیے آتا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے ''جَائَنِی الۡقَوۡمُ ثُمَّ زَیۡدٌ'' تو لغت عرب میں اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ میرے پاس قوم کے سارے افراد آگئے اور پھر ان سب کے آخر میں زید بھی میرے پاس آ گیا اور چونکہ یوم ارواح کے اس وعدے میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام شریک تھے اس لیے ''النَّبِیّٖن'' کے بعد ثُمَّ جَآئَکُمۡ رَسُوۡل کے معنی ہوئے کہ تمام انبیاء کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔

مرزائی جسارت:

آیت مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے اعلان کیا گیا ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ نبوت میں اگر کوئی بھی پیغمبر موجود ہو تو

اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نبوت و کتاب کو سمیٹ دے خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور دوسروں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی ایمان لانے کی دعوت دے لیکن قادیانی ذریت کے نزدیک اس آیت میں ثُمَّ جَائَکُمْ رَسُوْل سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے اور مرزا قادیانی ہی آخری نبی ہے قادیانیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام نبیوں سے یہ وعدہ لیا کہ اگر تم میں سے کسی ایک نے بھی مرزا قادیانی کے زمانے کو پالیا تو اپنی نبوت و کتاب کو بند کر دینا اور مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لا کر اس کی اقتداء کرنا یعنی قادیانی عقیدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نجات حاصل کرنے کے لیے مرزا قادیانی پر ایمان لانا ضروری ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

”ختم نبوت اور احادیث مبارکہ“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث متواترہ میں اپنے خاتم النبین ہونے کا اعلان فرمایا ہے اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں رہی۔ متعدد اکابر علماء نے احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہری کتاب الفصل ص ۷۷ جلد نمبر ۱ پر لکھتے ہیں:

وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَقْلِ الْكَوَافِ الَّتِيْ نُقِلَتْ نُبُوَّتُهُ وَاَعْلَامُهُ وَكِتَابُهُ اَنَّهُ اَخْبَرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

ترجمہ: وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب (قرآن مجید) کو نقل کیا ہے، انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

پس عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ یہاں اختصار کے پیش نظر چند احادیث

ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبرا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِّنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور خوب تعریف کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں وہی اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم نبوت کی ایک محسوس مثال بیان فرمادی ہے کہ جیسے محل کی آخری اینٹ لگنے سے محل مکمل ہو جاتا ہے جس کے بعد نہ تو کوئی اینٹ نکالی جاتی ہے اور نہ ہی مزید اینٹ لگنے کی گنجائش رہتی ہے ایسے ہی نبوت کے محل کی آخری اینٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے نبوت کا محل مکمل ہو گیا اب جیسے یہ ممکن نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماقبل کسی نبی سے نبوت واپس لے لی جائے ایسے ہی یہ بھی ناممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبوت عطا کی جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال بیان فرمانے کے بعد واضح الفاظ میں یہ بھی فرمادیا کہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں یعنی جو سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا اللہ نے وہ مجھ پر ختم فرمادیا ہے اب میرے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

مرزائی جسارت:

مرزا قادیانی کے نزدیک محل نبوت کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہیں بلکہ مرزا قادیانی پر

ہوئی ہے چنانچہ مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ سے مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا (محل) کو کمال تک پہنچا دے بس میں وہی اینٹ ہوں (یعنی میں آخری نبی ہوں)

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178)

حدیث نمبر ۲:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔

(صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 199)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی ہے:

(۱) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں۔

(۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔

(۳) مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا۔

(۴) روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔

(۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔

(۶) مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

اس حدیث شریف میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء علیہم السلام پر چھ وجوہ سے اپنی فضیلت بیان فرمائی ہیں جن میں سے ایک "وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ" کہ مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی خصوصیت بھی ہے کہ آپ ﷺ سے

پہلے آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام صرف نبوت اور رسالت ہی سے سرفراز فرمائے جاتے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت اور ختم نبوت دونوں سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔اور ایسے ہی پہلے انبیاء ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور اس بعثت عامہ کو ختم نبوت لازم ہے۔ان مذکورہ فضائل میں سے کسی کا انکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا انکار ہے۔

حدیث نمبر ۳:

احادیث میں عقیدہ ختم نبوت کو مختلف انداز سے بیان فرمایا گیا ہے اور جہاں کہیں اس کے خلاف ذرّہ برابر بھی گمان کا اندیشہ ہوا فوراً اس کی وضاحت کر دی گئی چنانچہ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ طیبہ میں اہل وعیال کی خبر گیری کے لیے چھوڑ دیا اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افسردہ ہوئے اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(اما ترضی) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسیٰ اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

اور دوسری روایت میں ہے: اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ

ترجمہ: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں۔

اس حدیث شریف کے پہلے حصے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسیٰ (تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی) اس سے یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام بھی نبی تھے ایسے ہی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بھی نبی ہوں، تو حدیث شریف کے دوسرے حصے اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں سے فوراً اس شبے کا ازالہ فرما دیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام رسول بھی تھے اور حضرت موسی

علیہ السلام کی غیر موجودگی میں اُن کے نائب بھی جبکہ اے علی آپ میری غیر موجودگی میں صرف نائب ہوں گے نبی نہیں کیونکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۴:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خُطْبَةِ یَوْمِ حَجَّةِ الْوِدَاعِ :یٰاَیُّهَا النَّاسُ اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَقُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ طَیِّبَةً بِهَا اَنْفُسَكُمْ وَاَطِیْعُوْا وُلَاةَ اُمُوْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۹۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا نہ تمہارے بعد کوئی امت اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو، اور رمضان کے روزے رکھتے رہو، اور اپنے اموال کی زکوۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو، اور اپنے خلفاء اور حکّام کی اطاعت کرتے رہو تو تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

یہ حدیث شریف جمعۃ المبارک کے دن حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں کم وبیش سوا لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مبارک مجمع میں بیان فرمائی جس میں آپ ﷺ نے واضح طور پر اعلان فرمادیا کہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت جیسے تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں ایسے ہی میرے بعد کوئی نبی نہیں پھر احکام مخصوصہ کے بجالانے اور اپنے بعد خلفاء و حکام کی اطاعت کرنے پر دخول جنت کا اعلان فرمایا اگر آپ ﷺ کے بعد اللہ نے کسی کو نبوت دینی ہوتی تو اس آخری اجتماعی خطبہ میں آپ ﷺ اپنے بعد صرف اولوالامر کی اطاعت پر اکتفا نہ فرماتے بلکہ گزشتہ انبیاء کی طرح نئے نبی کی پیشن گوئی بھی فرماتے اور اس پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت کرنے کی بھی تاکید فرماتے۔

حدیث نمبر ۵:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں احادیث میں مختلف انداز سے ختم نبوت کو بیان کیا ہے وہاں اپنے بعد نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کی بھی پیشن گوئی فرمائی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (ابوداود: ج ۲ ص ۵۹۵، ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں تیس جھوٹے ہونگے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے علاوہ دس سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے۔اس حدیث شریف میں واضح اعلان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب ودجال ہے جب کہ اس کے برعکس ذخیرہ احادیث میں سے ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں کسی نبی کے آنے کی پیشن گوئی کی گئی ہو، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہوتی تو علی الاطلاق نبوت کے دعویداروں کو کذاب و دجال نہ کہا جاتا بلکہ کسی ایک کا استثناء ہوتا۔

نوٹ: مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق بے نظیر کتاب ''ختم نبوت کامل'' میں عقیدہ ختم نبوت کے ثبوت پر 210 احادیث مبارکہ کو جمع فرمایا ہے مزید تفصیلات دیکھنے کے لیے ختم نبوت کامل کا مطالعہ کیجئے۔

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع''

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اُمت کا سب سے بہترین طبقہ ہیں یہ نزول قرآن

کے عینی شاہد ہیں انہوں نے براہ راست رسول پاک ﷺ سے دین سیکھا یہ طبقہ یقینی نجات پانے والا ہے اس طبقے کا کسی بات پر متّفق ہو جانا اُس بات کے حق ہونے کی پختہ دلیل ہے اس مقدّس گروہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

چنانچہ جب مسیلمہ کذاب نے آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دور میں دعویٰ نبوت کیا تو جمہور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اسے محض دعویٰ نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت کو اس بدبخت کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرنے کی وجہ سے کافر سمجھتے ہوئے ان سے عام کفار کی نسبت زیادہ سخت معاملہ کیا یہ اسلام میں سب سے پہلا اجماع تھا۔ حالانکہ مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی کی طرح نبوت کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ پر ایمان لانے کا ظاہری اقرار بھی کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ" پکارا جاتا تھا اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا۔ تاریخ طبری ص ۲۴۴ ج ۳ پر ہے۔

وہ (مسیلمہ) نبی کریم ﷺ کے لیے اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا مؤذن عبد اللہ بن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا۔ جب حجیر شہادت (اشہد ان محمد رسول اللہ) پر پہنچتا تو مسیلمہ بآواز بلند کہتا کہ حجیر نے صاف بات کہی اور پھر اس کی تصدیق کرتا تھا۔

الغرض نبوت و قرآن پر ایمان، نماز، روزہ سب کچھ ہی تھا۔ مگر ختم نبوت کے بدیہی مسئلہ کے انکار اور دعویٰ نبوت کی وجہ سے باجماع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کافر سمجھا گیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی امارت میں مسیلمہ کے خلاف جہاد کے لیے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔

تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہ کیا اور کسی نے نہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، کلمہ گو ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں اور زکوۃ ادا

کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا جائے یہ دلیل ہے کہ سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ ختم نبوت پر منعقد ہوا۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں بارہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شہید ہوئے۔ جن میں سے سات سو حافظ قرآن اور فقیہ تھے جس سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک ختم نبوت کی کتنی اہمیت تھی۔

”ختم نبوت پر اجماع اُمت کے حوالہ جات“

صحابہ کرام رضون اللہ علیہم اجمعین کے اجماع کے بعد اُمت کے اجماع کا درجہ ہے اور پوری اُمت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کے دعویٰ نبوت کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے یہ بات پورے چیلنج سے کہی جا سکتی ہے کہ پوری اُمت مسلمہ میں سے کوئی ایک بھی ایسا عالم نہیں جس نے حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی ماننے کے عقیدے سے اختلاف کیا ہو۔ ذیل میں اجماع اُمت پر چند حوالے ذکر کیے جاتے ہیں:

ملا علی قاری رحمہ اللہ جو نویں صدی کے امام گزرے ہیں شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

”دَعْوَی النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِیِّنَا ﷺ کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ“

”ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے“

(شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ ”الاقتصاد“ میں فرماتے ہیں:

”اَنَّ الْاُمَّةَ فَهِمَتْ بِالْاِجْمَاعِ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِهٖ اَنَّهٗ اَفْهَمَ عَدَمَ نَبِیٍّ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔۔۔۔۔۔وَ اَنَّهٗ لَیْسَ فِیْهِ تَاْوِیْلٌ وَ لَا تَخْصِیْصٌ فَمُنْكِرُ هٰذَا لَا یَكُوْنُ اِلَّا مُنْكِرُ الْاِجْمَاعِ۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۲۳)

”بیشک اُمت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و

تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع اُمت کا انکار کرنے والا ہے۔“

ختم نبوت پر اجماع کو علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

”وَمَنِ اعْتَقَدَ وَحياً بَعْدَ مُحمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كُفرٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ۔“

”اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ باجماع المسلمین کافر ہے۔“

خلاصہ یہ کہ ساری اُمت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کو کسی بھی زمانے میں کسی بھی قسم کی نبوت نہیں دی جائے گی اور جو کوئی بھی دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قادیانیوں سے ہمارے سوالات

سوال:۔ مرزا قادیانی نے اپنی ابتدائی تحریروں میں لکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعوی نبوت کرنے والا کاذب اور کافر ہے۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد 1 صفحہ 232)

دعوی نبوت کرنا اسلام سے خارج ہو کر کافروں سے ملنا ہے۔

(حمامتہ البشریٰ: روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعوی نبوت کرنے والا لعنتی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد 1 صفحہ 2 طبع جدید)

نبوت کا دعوی کذب، الحاد اور زندقہ ہے۔

(حمامتہ البشریٰ: روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297)

لیکن پھر حلقہ عقیدت بڑھنے پر نبوت و رسالت کا دعوی بھی کر دیا مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول ہیں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 447 طبع جدید)

قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ کیا مرزا قادیانی نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے اپنے پہلے اقوال کی وجہ سے کاذب، کافر اسلام سے خارج، ملحد، زندیق اور لعنتی نہیں بن گیا؟

سوال:۔ مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت کے دعویٰ میں تدریج سے کام لیا ہے چنانچہ جب مناظر اسلام، عالم دین، ملہم من اللہ، مجدد وقت، مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی کے دعوے سے نبوت کے دعوے پر پہنچا تو لوگوں کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی اس پر مرزا نے ابتداءً دعویٰ نبوت سے رجوع کر لیا اور ایک معذرت نامہ شائع کیا جس میں لکھا:

اس لفظ نبوت سے مراد حقیقی نبوت نہیں بلکہ صرف محدث مراد ہے۔ پھر لکھا: نبی کے لفظ کی جگہ محدث کا لفظ ہر جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد 1 صفحہ 257، 258 طبع جدید)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا تاریخ انبیاء میں کوئی نبی ایسا ہوا جس نے اقرار و انکار کی مشکوک کیفیت کے ساتھ دنیاوی ملازمین کی طرح آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کیا ہو؟ اور کیا کوئی نبی ہوا جس نے لوگوں کی مخالفت اور خوف کی وجہ سے اپنے دعویٰ نبوت سے رجوع کیا ہو؟

سوال:۔ قادیانی عقیدے کے مطابق آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے اور اس کے ملنے کا معیار آنحضرت ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے یعنی اب نبوت اسے ملے گی جو آپ ﷺ کی اطاعت کرے گا۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا پوری امت میں سے سوائے مرزے کے کسی اور نے آپ کی اطاعت نہیں کی ہے؟ وہ کون سی خوبیاں ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم، عشرہ مبشرہ دیگر ڈیڑھ لاکھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، لاکھوں تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، ائمہ مفسرین، ائمہ محدثین، فقہاء کرام اور اولیاء اللہ رحمہ اللہ میں تو نہیں پائی جاتی تھیں لیکن مرزا قادیانی میں موجود تھیں؟

قادیانی بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی اتباع کی ہے؟ مرزا نے جو اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت رضی اللہ عنہم، اہل اسلام، قرآن وحدیث اور حرمین شریفین کی توہینات کی ہیں کیا یہ اتّباع رسول ﷺ ہے؟ مرزا قادیانی نے جو مختلف مذاہب کے لوگوں کو فحش گالیاں دی ہیں کیا یہ اتبّاع رسول ﷺ ہے؟ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں جو جھوٹ لکھے ہیں کیا یہ اتبّاع رسول ﷺ ہے؟ مرزا قادیانی نے جو شراب پی، غیر محرم عورتوں سے تعلق رکھا، کیا یہ اتبّاع رسول ﷺ ہے؟ مرزے کا جہاد نہ کرنا، زکوٰۃ نہ دینا، حج نہ کرنا، ہجرت نہ کرنا، قرآن حفظ نہ کرنا اور حدود اللہ کو نافذ نہ کرنا وغیرہ کیا یہ سب اتباع رسول ﷺ ہے؟

سوال:۔ قادیانی کہتے ہیں مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ کی اطاعت وپیروی کرنے کی وجہ سے نبوت ملی ہے۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ کیا آنحضرت ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری سے نجات مل سکتی ہے یا نہیں، اگر نجات مل سکتی ہے تو پھر مرزے کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر نجات نہیں مل سکتی تو پھر مرزے کو نبوت کیسے مل گئی؟

کذب مرزا پر چند مزید دلائل

مختلف اساتذہ سے پڑھنا:۔

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تعلیم وتربیت میں کسی انسان کے شاگرد نہیں ہوتے بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ ہی ان کی تعلیم وتربیت فرماتے ہیں۔

مرزا قادیانی بھی اسلامی عقیدے کی تائید میں لکھتا ہے:

تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر استاذ اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم وتادیب فرما کر اپنے فیوض قدیم کا نشان فرمایا۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 16)

جبکہ مرزا قادیانی نے تین اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ہے جن کے نام فضل الٰہی، فضل احمد اور گل علی شاہ تھے۔

(کتاب البریہ: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 180)

مرزا قادیانی کا مختلف اساتذہ سے پڑھنا اس کے کذب پر ایک بڑا ثبوت ہے اور یہ بھی یاد رہے مرزا قادیانی اپنے اساتذہ کے لیے ''نوکر'' کا لفظ استعمال کرتا تھا۔

مرزا قادیانی کی شاعری:

اسلامی عقیدے کے مطابق نبی شاعر نہیں ہوتا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ۔

ہم نے اُنہیں شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی ان کے شایان شان ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب انبیاء کرام شعر گوئی سے پاک ہونے میں برابر ہیں۔

(الشرح البھوط)

جبکہ مرزا قادیانی نے نہ صرف بے تکے اشعار کہے بلکہ انتہائی لغو، بے ہودہ، شہوانی اور فحش اشعار بھی کہے ہیں اس لیے اس بات کی تحقیق سے ہٹ کر کہ نبی شاعر ہوتا ہے یا نہیں مرزے کے فحش اشعار کو دیکھ لیا جائے تو اسے شریف آدمی ثابت کرنا صرف مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہوگا ملاحظہ کیجیے:

چیکے چیکے حرام کروانا
آریوں کا حصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس آہ زاری ہے

دس سے کروا چکی ہے زنا
لیکن پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

(آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 75،76)

احتلام اور مرزا قادیانی:

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو احتلام نہیں ہوتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی بھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا کیونکہ احتلام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

(خصائص الکبری ج1 ص70)

مرزا قادیانی بھی لکھتا ہے:

انبیاء سوتے جاگتے ناپاک خیالات دلوں میں نہیں آنے دیتے اس واسطے ان کو احتلام نہیں ہوتا۔

(سیرت المہدی ج1 ص157)

جبکہ مرزا قادیانی کو احتلام ہوتا تھا مرزا کا لڑکا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی کو ایک سفر میں احتلام ہو گیا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص242)

قادیانی بتائیں کہ کون سے ناپاک خیالات تھے جن کی وجہ سے مرزے کو احتلام ہوتا تھا اور یہ ناپاک خیالات کس سوچ کا نتیجہ تھے؟ کہیں سوچ میں وہ مرزے کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم تو نہیں تھی؟

مرزا قادیانی کا نسب اور نبوت:

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو جہاں ذاتی اور شخصی خوبیوں

سے نوازا جاتا ہے وہاں خاندان بھی وہ دیا جاتا ہے جو حسب ونسب میں سب سے اعلیٰ اور برتر شمار ہو مرزا قادیانی بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

رسول اور نبی اور سب جو خدا کی طرف سے آتے اور دین حق کی دعوت کرتے ہیں وہ قوم کے شریف اور اعلیٰ خاندان میں سے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔تا کوئی شخص کسی طور کراہت کر کے دولت قبول سے محروم نہ رہے۔

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 285)

لیکن اس کے برعکس مرزے کا خاندان ذات کے اعتبار سے بھی اعلیٰ نہ تھا مرزا لکھتا ہے:

میں باپ کے لحاظ سے قوم کا مغل ہوں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 363)

میں ایک نہایت کم درجہ کی حیثیت کا انسان تھا اور اس قدر کم حیثیت تھا کہ قابل ذکر نہ تھا اور کسی ایسے ممتاز خاندان سے نہ تھا۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 70)

اور صرف یہی نہیں بلکہ مرزے کا خاندان اسلام کا غدار اور سرکار انگریز کا پکا وفادار خاندان تھا حتی کہ 1857ء کی جنگ آزادی کی تحریک میں مرزے کے باپ نے پچاس گھوڑے مع سواران مسلمانوں سے لڑنے کے لیے دیئے تھے۔

(ملخصاً خزائن ج 13 ص 4 تا 6)

مرزا قادیانی کے لڑکے نے سیرت المہدی جلد اول صفحہ 231 پر لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کا باپ غلام مرتضیٰ بے غازی تھا۔

حُسن اور مرزا:۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو دی گئی شخصی خوبیوں میں سے حسن و جمال بھی ہے کہ نبی اپنی قوم میں سب سے زیادہ حسین وجمیل اور ہر طرح کے عیبوں سے پاک ہوتا ہے۔

جبکہ مرزا قادیانی جہاں اخلاقی عیبوں کا مجموعہ تھا وہاں ظاہری عیوب سے بھی خالی نہ تھا جس کا اندازہ مرزا قادیانی کی تصویر سے لگایا جا سکتا ہے۔

ہم قادیانی طبقہ کو دعوت غور وفکر دیتے ہیں کہ ذرا عقیدت کی پٹی اتار کر مرزا قادیانی کی تصویر کا اپنے قریبی متعلقین سے موازنہ کریں یقیناً ہمارے مؤقف کی تائید میں آپ کا دل گواہی دے گا۔

مرگ مرزا اور تدفین:۔

اسلامی عقیدے کے مطابق نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین کے متعلق مشاورت ہوئی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے جو میں بھولا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نبی کی روح اُس مقام پر قبض فرماتے ہیں جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے سامنے آنے پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں کردی۔

جبکہ مرزا قادیانی لاہور میں اپنی ہی غلاظت پر گر کر عبرتناک موت مرا اور قادیان میں گندے نالے کے قریب دفن ہوا۔

قادیانی کافر کیوں ہیں؟

- قادیانی اعتراض ''ہم کافر کیوں'' کا تفصیلی مدلل جواب
- قادیانیوں کی طرف سے جمیع امت مسلم کی تکفیر
- قادیانی کافر اور عام کافر میں فرق
- قادیانی بائیکاٹ پر اکابرین کی آراء
- قومی اسمبلی کے فیصلے پر قادیانی اعتراضات کے جوابات

مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کے ساتھ بہت سے دیگر قطعی عقائد کا بھی انکار کیا ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم، اولیاء کرام رحمہم اللہ، شعائر اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں وہ گستاخیاں کی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ قادیانیوں کے انہی کفریہ عقائد اور توہین آمیز عبارات کی وجہ سے امت مسلمہ قادیانیوں کے کفر کا اعلان کرتی آئی ہے۔

منیر احمد علوی

فتنہ قادیانیت تاریخ اسلام میں سب سے بڑا ارتدادی فتنہ ہے۔ قادیانیوں کے کفر کے بارے میں شروع سے آج تک دنیا بھر کے علماء ومفتیان کرام ایک ہی نظریہ رکھتے آئے ہیں، لیکن اس کے باوجود قادیانی کمال ڈھٹائی سے اپنے عقائد کفریہ کو اسلام سے ثابت کرنے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کبھی تو قرآن وحدیث میں تحریف کرتے ہیں، کبھی اسلامی عقائد پر عقلی شبہات سامنے رکھتے ہیں اور کبھی قادیانیت سے ناواقفیت رکھنے والے سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے اپنے ظاہری اعمال رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم بھی کلمہ اسلام پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، مساجد تعمیر کرواتے ہیں، قرآن وحدیث کو مانتے ہیں اور بڑے رفاحی کام بھی کرواتے ہیں، پھر ہم کافر کیوں ہیں؟ بعض مسلمان ان کے ظاہری اعمال کو دیکھتے ہوئے انہیں بھی مسلمانوں کا فرقہ سمجھنے لگتے ہیں حالانکہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے اسلام کے بہت سے بنیادی عقائد میں اختلاف ہے۔ یہ بات قادیانی بھی جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے مسیلمہ کذاب کی طرح دعوی نبوت کیا ہے اور مسیلمہ کذاب اور اس کے تمام پیروکار بھی کلمہ اسلام پڑھتے تھے، توحید، رسالت، وجود ملائکہ، قبر، حشر غرض تمام عقائد کو بھی مانتے تھے اور اذان واقامت اور مساجد بھی مسلمانوں جیسی تھیں۔ قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز بھی پڑھتے تھے یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ کو نبی بھی مانتے تھے، لیکن ان سب کے باوجود نبوت کا دعوی کرنے کی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کو کافر ومرتد قرار دے کر ان کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہوئے 27 ہزار مسیلیموں کو واصل جہنم کیا تھا۔ اسی طرح دور خلافت کے بعد بھی جب کبھی کسی شقی ازلی بد بخت نے نبوت کا اعلان کیا تو اسے دعوی نبوت کی وجہ سے بالاتفاق کافر ومرتد قرار دیا گیا، جبکہ مرزا قادیانی نے دعوی نبوت کے ساتھ بہت سے دیگر قطعی عقائد کا بھی انکار کیا ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم، اولیاء کرام رحمہم اللہ، شعائر اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں وہ گستاخیاں کی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ قادیانیوں کے انہی کفریہ عقائد اور توہین آمیز عبارات کی وجہ سے امت مسلمہ قادیانیوں کے کفر کا اعلان کرتی آئی ہے۔

قادیانیوں کے چند کفریات مندرجہ ذیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں:

اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہٗ لاشریک ہے،حق تعالیٰ کی ذات پر اس کی جملہ صفات کے ساتھ غیر متزلزل ایمان اسلام کے لیے شرط ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ادنیٰ توہین بھی بد ترین کفر ہے جبکہ مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ کے بارے میں وہ خرافات بکی ہیں جو اس کے بدباطن کی عکاسی کرتی ہیں۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:۔

☆ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کے طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔

(توضیح المرام: روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۹۰)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو تیندوے سے تشبیہ دی ہے۔ جبکہ قرآن کا اعلان ہے! لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (نہیں ہے اس اللہ کی مثل کوئی شے)

☆ کیا کوئی عقل منداس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں، پھر اس کے بعد یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا کیا (اللہ کی) زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 312)

☆ وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اُس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔

(تجلیات الٰہیہ: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396)

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا اپنی وحدانیت کے دلائل ذکر کئے ہیں اور ہر طرح کے رشتہ سے نہ صرف برأت کا اعلان کیا ہے بلکہ جن لوگوں نے خدا کے سوا خدا کی اولاد وغیرہ کا عقیدہ گھڑا ان کی سخت تردید بھی کی ہے۔ سورۃ اخلاص توحید کے مضامین پر ہی مشتمل ہے لیکن مرزا قادیانی کے توحید باری تعالیٰ کے متعلق کیا نظریات ہیں ملاحظہ فرمائیں!

مرزا قادیانی خدائی کا دعوی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

☆ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 564)

مرزا قادیانی کہتا ہے، مجھ پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا:

★ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ

اے مرزا تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔

(مجموعہ وحی والہامات تذکرہ صفحہ 345 طبع چہارم)

★ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ

اے مرزا تو مجھ سے میرے بیٹے کی طرح ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 422 طبع چہارم)

اپنے بیٹے کو خدا تعالیٰ سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ خدا نے مجھے کہا کہ:

☆ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99)

نبوت ورسالت کا دعویٰ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کی تکمیل ہو چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کا دعوی نبوت کھلا کفر ہے۔ چنانچہ شرح فقہ اکبر میں ہے۔

★ "دَعْوَی النُّبُوَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّنَا کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ" (شرح فقہ اکبر ص 202)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنا کفر ہے اور اسی پر ساری امت کا اجماع ہے۔

اور صرف یہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی خود کو نبی کہے اور مراد لغوی معنی یعنی "پیغام پہنچانے والے" تو بھی وہ کافر ہے۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری کے صفحہ 263 جلد 2 پر ہے۔

★ "مَنْ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللہِ اَوْ قَالَ بِالْفَارِسِیَّۃِ مَنْ پیغَمْبَرَمْ یُرِیْدُ بِہٖ مَنْ پیغَامْ بَرَمْ یَکْفُرُ"

"اور اگر کوئی کہے میں رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو

کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں تو تب بھی کافر ہو جائے گا‘‘۔

جبکہ مرزا قادیانی نے کھلے لفظوں میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے اس کفر کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ مرزا کے دعویٰ رسالت پر چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

☆ اللہ نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503)

☆ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت، دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا ہے۔ (اربعین: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426)

☆ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

مرزا قادیانی کی کتب سے چند عبارات نقل کی ہیں جن میں مرزا قادیانی نے صراحتاً دعویٰ نبوت کیا ہے اور سرکار دو جہاں خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت بالاجماع کفر ہے، اس لیے مرزا قادیانی اور اسے ماننے والے اس کفر کے ارتکاب کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے عام دعویٰ نبوت نہیں کیا بلکہ ثانی محمد ہونے کا دعویٰ کیا ہے، کیوں کہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ کا دنیا میں دوبارہ آنا مقدر تھا۔ پہلی بار آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں محمد بن عبداللہ کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ کی بروزی شکل میں آئے، یعنی مرزا قادیانی کی شکل میں محمد رسول اللہ کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے۔ مرزا قادیانی کے اس گھناؤنے عقیدے پر چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

☆ پھر اس وحی الٰہی کے قریب ہی مکالمہ اللہ ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ اس وحی میں مجھے محمد کہا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ: خزائن جلد 18 صفحہ 207)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثت ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوبارہ دنیا میں آنے کا وعدہ کیا گیا تھا، جو مسیح موعود اور مہدی (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔ (تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 249)

☆ مرزا قادیانی نے اپنے اس گندے عقیدے کا اظہار یوں بھی کیا ہے لکھتا ہے کہ ''اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس رسول کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ وہ شخص جو مجھ میں اور مصطفی میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا۔ (خطبہ الہامیہ: خزائن جلد 16 صفحہ 258)

☆ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم۔اے اس عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُتارا تا کہ اپنے وعدے کو پورا کرے جو اس نے ''اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ'' میں فرمایا تھا۔ (کلمۃ الفصل 105 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

آگے لکھتا ہے:

☆ جو شخص مرزا قادیانی کی بعثت کو محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ نہیں مانتا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے۔

(کلمۃ الفصل 105 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

اس نظریے کو مرزا قادیانی کے مرید خاص قاضی اکمل نے اشعار کی صورت میں بیان کیا ہے جو قادیانی اخبار میں چھپے۔ لکھتا ہے:

اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اُترا ہے قرآن رسول قدنی

(اخبار الفضل 16 اکتوبر 1922)

یہ مذکورہ عبارات ہیں جن سے مرزا قادیانی کا کفر نصف النہار کے سورج سے بھی زیادہ واضح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو بہ پہلو:

قادیانی عقیدے کے مطابق مرزا قادیانی کو صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی نہیں، بلکہ تمام کمالاتِ محمدی بھی ملے ہیں اور اس طرح سے مرزا قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پلہ ہو گیا۔

قادیانی کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے!

☆ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا۔۔۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ (کلمۃ الفصل ص 112 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے:

☆ میں نے بفضل الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک (گزشتہ مضمون میں) پہنچایا کہ حضرت مسیح موعود باعتبار نام، کام، مقام اور آمد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی وجود ہیں یا یوں کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ (دنیا کے) پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے تھے ایسا ہی اس وقت جمیع کمالات کے ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں۔

(کلمۃ الفصل مورخہ 28 اکتوبر 1919)

☆ انہی کفریہ عقائد کی وجہ سے مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی وہ آیات جن کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کے بارے میں دعویٰ کیا کہ یہ آیات میری شان میں دوبارہ نازل ہوئیں ہیں۔ بطور نمونہ کے چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

★ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 236)

★ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم صفحہ 321)

★ قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم صفحہ 292)

★وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم صفحہ 547)

★اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع دوم صفحہ 281)

قادیانی ذریت کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح درود و سلام کا مستحق ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بھی مرزا قادیانی پر درود بھیجتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

★صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مُحَمَّد (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661 طبع چہارم)

قادیانی عقیدے کے مطابق قرآن مجید میں جو آداب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کیے گئے ہیں وہی آداب مرزا قادیانی کی تعظیم وتکریم کے لیے بجالانا ضروری ہیں۔ مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم۔اے ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے!

☆ مرزا قادیانی کے مرید خاص مولوی احسن امروہی اور مولوی عبدالکریم کا مسیح موعود کی موجودگی میں تنازع ہوا جس میں ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہوگئیں اور پھر اتنی بلند ہوئیں کہ باہر جانے لگیں اس پر مرزا صاحب نے فرمایا "لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ" یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کرو"۔

اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم فوراً خاموش ہو گئے لیکن مولوی احسن امروہی آہستہ آہستہ بڑبڑاتے رہے۔ (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 30)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت اور آپکی توہین:

مرزا قادیانی نے اپنی تحریرات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت کی بھی پوری جگہ رکھی ہے۔ مرزا قادیانی کے بے باک قلم سے آقا مدنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو توہین آمیز عبارات نکلیں ہیں وہ اس کے کفر کا بانگ دہل اعلان کرتی ہیں۔ اور تاریخ اسلام میں کبھی کسی بدبخت کو ایسی جرات نہ ہوسکی جس کا اظہار مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے کیا۔ چند عبارات ملاحظہ کیجیے۔

☆ ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا ہے۔ اور اس قدر آگے بڑھایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔

(کلمۃ الفصل ص 113 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

☆ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (اخبار الفضل نمبر 5 جلد 10,17 جولائی 1922ء)

مرزا قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین ہزار معجزات کا ظہور ہوا۔

(تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153)

جبکہ اپنے معجزات کی تعداد بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72)

مرزا قادیانی کے مرید خاص ''قاضی اکمل'' نے مرزا قادیانی کی شان میں نظم لکھی جس کو مرزا قادیانی نے نا صرف پسند کیا بلکہ اپنے اخبار ''بدر'' میں اس کو چھپوایا اور فریم کروا کر اپنے مہمان خانے میں بھی لگوایا۔ نظم کے چند اشعار یہ ہیں

☆ محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے بڑھ کر ہے اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(روزنامہ بدر قادیان 25 اکتوبر 1906)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب۔۔۔عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے۔

(مرزا قادیانی کا مکتوب روزنامہ الفضل 22 فروری 1924)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جائے قیام کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔

(تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 205)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی توہین کرتے ہوئے بکواس کرتا ہے کہ:

☆ ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ گگنے موتنے والا تو نہ تھا (استغفر اللہ)

(ملفوظات احمدیہ ج5 ص459)

قارئین کرام! مرزائی کتب سے چند عبارات آپ کے سامنے رکھیں ہیں جن کا ہر ہر حرف چیخ چیخ کر مرزا قادیانی کے کفر کا اعلان کر رہا ہے۔

قارئین کرام! مرزا کی کتب سے توہین رسالت پر مشتمل چند عبارات آپ کے سامنے رکھی ہیں اور توہین رسالت کرنے والے کے بارے میں مرزا قادیانی کا اپنا فتویٰ بھی موجود ہے لکھتا ہے کہ ”جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے۔“ (ملفوظات جلد3 صفحہ208 طبع جدید)

اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ مرزا قادیانی، اس کی اولاد اور دیگر قادیانی جو مندرجہ بالا کفریہ عبارات پر نہ صرف ایمان رکھتے ہیں بلکہ بے وقوفانہ تاویلات کے ذریعے ان کی اشاعت بھی کرتے ہیں۔ کیا وہ خود مرزا قادیانی کے فتویٰ کی رو سے حرامی ہیں یا نہیں؟

انبیاء علیہم السلام پر فضیلت اور اُن کی توہین:

اسلامی عقیدے کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل کم وبیش سوا لاکھ انبیاء کرام علیھم السلام دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ اسلام میں ان تمام پر ایمان اور انکی تعظیم وتکریم ضروری ہے اور کسی بھی نبی کی شان میں ادنیٰ توہین بھی انسان کو کفر کی اتھاہ گہرائیوں میں پٹخ دیتی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے نا صرف تمام انبیاء کرام علیھم السلام پر فضیلت کا دعویٰ کیا بلکہ توہین انبیاء میں انتہائی پستی مین گرا ہے انبیاء کرام علیھم السلام کے تقدس مقام ومرتبے کے بارے میں مرزا قادیانی کیا نظریات رکھتا تھا۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

☆ خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی اس سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ (چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد13 صفحہ332)

☆ میری آمد سے ہر نبی زندہ ہوگیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 290)

☆ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 493)

☆ خدا نے اس وقت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ (خزائن ج 22 ص 152)

☆ شیطانی کلمے کا دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 ملخصاً)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

☆ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

☆ عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ اور حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی پاکدامنی کا انکار:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلیل القدر صاحب شریعت پیغمبر ہیں۔ جیسے آپ کی نبوت کی زندگی معجزات سے پُر ہے ایسے ہی آپ کی ولادت بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے۔ کیونکہ آپ بن باپ پیدا ہوئے جس کا تفصیلی ذکر سورۃ مریم میں ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے نہ صرف آپ کی ولادت بن باپ کا انکار کیا ہے بلکہ آپ کی ولادت کا بڑے گستاخانہ طریقہ سے استہزا کیا ہے اور ایسے ہی آپ کی والدہ ماجدہ جناب مریم صدیقہ مطہرہ علیہا السلام کی پاکدامنی کا انکار کرتے ہوئے یہودیوں کے بھی کان کترے ہیں۔

☆ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم علیہا السلام کے یوسف نجار نامی شخص سے

تعلقات تھے۔ جس کے نتیجے میں حضرت مریم علیھا السلام کو عیسیٰ علیہ السلام کا حمل ہوا۔ پھر بدنامی سے بچنے کے لیے حضرت مریم علیہا السلام کا یوسف نجار سے نکاح کروادیا گیا۔ مرزا قادیانی، حضرت مریم علیہا السلام کا یوسف نجار کے ساتھ قبل نکاح کرنے کے متعلق لکھتا ہے کہ حضرت مریم کا اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔

(ایام الصلح: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300)

☆ جب چھ سات ماہ کا حمل نمایاں ہوگیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کا بیٹا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ (چشمہ مسیحی: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355)

☆ مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگوں کے نہایت اصرار پر بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ (کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

اور قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم اور یوسف نجار کے نکاح سے مزید اولاد بھی پیدا ہوئی ہے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

☆ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔ (کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

ولادت مسیح علیہ السلام کا استہزا ءکرتے ہوئے لکھتا ہے:

☆ وہ مسیح ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے، تولد پا کر مدت تک بھوک، پیاس، درد اور بیماری کا دکھ اُٹھاتا رہا۔

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 441/ 442)

☆ جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خودبخود پیدا ہوجاتے ہیں۔۔۔۔ تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی، بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(چشمہ مسیحی: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356)

معجزات انبیاء علیہم السلام کا انکار:۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت کے لیے ان کے ہاتھوں پر ایسے امور ظاہر ہوتے تھے جن کا ظہور انسانی طاقت سے خارج ہوتا ہے۔ ایسے کاموں کو معجزات کہتے ہیں قرآن مجید میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کا تذکرہ ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے نہ صرف ان معجزات کا انکار کیا بلکہ بعض معجزات کا استہزا بھی کیا۔ چند قادیانی تحریریں ملاحظہ فرمائیں، جن سے مرزا قادیانی کا کفر عیاں ہے۔

☆ سورۃ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا اور اپنے قاتل کا پتہ دے دیا تھا یہ محض موسیٰ کی دھمکی تھی اور علم مسمریزم تھا۔ (خزائن ج 3 ص 254)

ایک صاحب نے (مرزا قادیانی سے) پوچھا شق قمر کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں، فرمایا ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خواب تھا۔ (اخبار بدر قادیان 24 مئی 1908)

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن مجید میں ہے وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255)

☆ مسیح علیہ السلام کا معجزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254)

مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے، جو مسیح کی ولادت سے قبل بھی مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار تمام مجذام، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ!

☆ اسی تالاب نے فیصلہ دیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھوں میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ عنہم کی توہین:

جو شخص اللہ تعالیٰ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، انبیاء کرام علیہم السلام کی اس دیدہ دلیری سے توہین کرتا ہو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کو کیا خاطر میں لائے گا۔ مرزا قادیانی کی حضرات صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کے متعلق چند عبارات پیش خدمت ہیں۔ قارئین فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسے غلط اور روح فرسا نظریات رکھنے والے کا اسلام سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے؟

☆ بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285)

☆ ابوہریرہ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127)

☆ میں وہی مہدی ہوں جسکی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی بہتر ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 396 طبع جدید)

☆ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کو تلاش کرتے ہو۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 400 طبع جدید)

☆ حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں ان میں سے ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 217)

☆ تمہارا ورد تو صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کہ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر (ذکر حسین) ہے۔

(اعجاز احمدی: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194)

☆ میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے سو (100) حسین ہر وقت میری جیب میں ہے۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477)

مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ:

☆ اب جو سید کہلاتا ہے اسکی سیادت باطل ہو جائے گی، اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں داخل ہوگا اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔

(قول الحق انوار العلوم جلد 8 صفحہ 80)

مرزا قادیانی اپنی اولاد کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے (درثمین اردو ص 29)

انہی عقائد کی وجہ سے قادیانی ذریت مرزا قادیانی کو ''ثانی محمد'' اسکی بیوی کو ''ام المومنین'' اسکی بیٹی کو ''سیدۃ النساء'' بیٹے کو ''قمر الانبیاء'' اسکے ماننے والوں کو ''صحابہ'' اسکے خلفاء کو ''امیر المؤمنین'' اور اسکے خاندان کو ''اہل بیت'' کہتے ہیں۔

قرآن مجید کی توہین:۔

قرآن مجید کتب سماویہ میں سب سے برتر، اعلیٰ، اکمل اور آخری آسمانی کتاب ہے جسکی حفاظت کے متعلق خدائی وعدہ ہے۔لیکن یہ مقدس کتاب بھی مرزا قادیانی کے ہاتھوں نہ بچ سکی مرزا قادیانی نے نہ صرف جا بجا تعریف کے نشتر چلا کر اپنے کفریہ عقائد کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ اپنے کلام کو قرآن کی طرح قطعی کہا ہے۔قادیانی عقیدے کے مطابق چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ مرزا کی صورت میں قادیان میں آئیں ہیں، اس لیے قرآن بھی دوبارہ مرزا قادیانی پر قادیان میں نازل ہوا ہے۔

مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے کہ:

☆ ہم کہتے ہیں کہ قرآن مجید کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی، مشکل تو یہ ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جائے۔

(کلمۃ الفصل صفحہ 173 مرزا بشیر احمد ایم۔اے)

مرزا قادیانی کا مرید اسکی تعریف میں اشعار کہتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(الفضل 16 اکتوبر 1922)

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ:

☆ قرآن مجید خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 77 طبع چہارم)

☆ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین:۔

احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کا نام ہے جو درحقیقت خدائے وحدہ لاشریک ہی کی طرف سے وحی کی گئی ہیں۔ قرآن مجید کے بعد سب سے بڑا درجہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے اور ان پر ایمان مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے لیکن جو شخص قرآن مجید کے بارے میں ایسے نظریات کا حامل ہو وہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا حیثیت دے گا۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مرزائی عقائد ملاحظہ کیجیے!

قادیانی عقیدے کے مطابق اگر مرزا قادیانی کی بات کے مقابل حدیث آجائے تو ترجیح مرزا قادیانی کی بات کو ہوگی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رڈی کی طرح پھینک دیا جائے گا۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

☆ میرے اس دعویٰ (مسیح موعود) کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ردی کی طرح پھینک دیتے

ہیں۔ (اعجاز احمدی: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140)

احادیث رسول کے قبول ورد کرنے کے بارے میں اپنے قول کو حَکَم بناتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ میرا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں جس انبار کو چاہوں خدا سے علم پا کر قبول کروں اور جس ڈھیر کو چاہوں خدا سے علم پا کر رد کر دوں۔ (ملخصاً از روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 401)

مرزائیوں کے اخبار الفضل میں مرزا قادیانی کی مذکورہ عبارات کی مزید وضاحت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ:

☆ قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود (مرزا قادیانی کی باتیں) دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں، دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا، اس لیے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (یعنی دونوں درجے میں برابر ہیں) اور مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں، کیونکہ احادیث ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے نہیں سنیں۔

(اخبار الفضل ج 2 نمبر 133 ص 6,30 اپریل 1915ء)

حرمین شریفین کی توہین:۔

دنیا کے تمام شہروں میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سب سے افضل ہیں اور فضیلت کی وجہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کا ہونا جبکہ مدینہ منورہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا ہے۔ ان دونوں کی حرمت قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہے۔ لیکن ان مقدس شہروں کی حرمت بھی مرزا قادیانی اور اسکی ذریت سے محفوظ نہیں رہی۔ مکہ و مدینہ سے متعلق چند قادیانی تحریرات ملاحظہ کیجیے۔

☆ لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے بھی جاتے ہیں، مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352)

اپنے شہر کو حرم قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ زمین قادیان اب محترم ہے　　ہجوم خلق سے ارض حرم ہے　　(درثمین صفحہ 56)

مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آئے گا اس کے ایمان کا خطرہ ہے پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ بھی کب تک رہے گا آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟ (حقیقت الرویا صفحہ 46 از مرزا محمود)

مزید لکھتا ہے کہ:

☆ میں یہ کہتا ہوں کہ مکہ معظّمہ کا حج موقوف ہو گیا اور اس کی بجائے قادیان حج کا درجہ رکھتا ہے۔ (الفضل 11 دسمبر 1932ء)

قادیان کے سالانہ جلسے کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ آج جلسے کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا۔ اب وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے وہ سالانہ جلسہ قادیان پر ہی آکر اُٹھایا جاسکتا ہے۔ (برکات خلافت صفحہ 5 از مرزا محمود)

قادیانی اخبار الفضل میں حرمین کی حرمت کے بارے میں دریدہ دہنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ میں (مرزا محمود) ان لوگوں سے متفق نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی حرمین پر حملہ نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ مدینہ پر بھی چڑھائی ہوسکتی ہے۔ (ملخصاً از الفضل 12 دسمبر 1935ء)

قادیانی اخبار الفضل مرزا قادیانی کی قبر کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مماثل قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ گنبد خضریٰ کے انوار کا پورا پر اس گنبد بیضاء (مرزا قادیانی کی مرقد) پر پڑ رہا اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرقد سے مخصوص ہیں (نعوذ باللہ) (الفضل ج 10 نمبر 48)

حرمت جہاد کا اعلان:

جہاد اسلام کا ایک بڑا اہم فریضہ ہے جس پر قرآن مجید کی بیسیوں آیات اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلالت کرتی ہیں۔ احادیث کے مطابق ”اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ“ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ لیکن مرزا قادیانی نے انگریزی حکومت کو طول دلوانے کی غرض سے

انگریز کی خوشنودی میں نہ صرف جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا بلکہ جہاد کرنے والوں کو غلیظ گالیاں بھی دی ہیں۔حرمت جہاد پر مرزائی کتب کے چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے۔

☆ ہر وہ شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھے مسیح موعود مانتا ہے اس روز سے اس کو عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج3 ص21)

☆ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا ہے خدا کے حکم سے بند کیا گیا۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد2 صفحہ 408 طبع جدید)

☆ یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔ (نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 144)

انگریزی حکومت کے لیے اپنی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

میں نے ایسی کتابیں عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں تالیف کر کے شائع کی ہیں جن کا مقصد یہی ہے کہ یہ جہاد کے غلیظ خیالات مسلمانوں کے دلوں سے محو ہو جائیں، اس قوم میں یہ خرابی اکثر نادان مولویوں نے ڈال رکھی ہے۔ (ملخصاً از ستارہ قیصریہ: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 114)

جمیع امت مسلمہ کی تکفیر:

قادیانیوں کے انہی، گندے، غلیظ روح فرسا عقائد کی وجہ سے جمیع امت مسلمہ قادیانیوں کے کفر کا اعلان کرتی آئی ہے۔لیکن تعجب ہے قادیانیوں پر کہ باوجود اتنے کفریہ عقائد کے خود کو مسلمان، جبکہ جمیع امت مسلمہ کو کافر کہتے ہیں۔کیونکہ قادیانیوں کے نزدیک ایمان کے لیے شرط اول مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لانا ہے اور اگر کوئی شخص تمام اسلامی عقائد و اعمال کو مانتا ہے لیکن مرزا قادیانی کی نبوت کا منکر ہو تو قادیانیوں کے نزدیک یہ صرف کافر نہیں بلکہ پکا کافر ہے۔قادیانی کتب سے چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

☆ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 519 طبع چہارم)

☆ جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا ہے۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382)

☆ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62)

قادیانی ذریت بھی اسی نقشِ قدم پر چلی ہے۔ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ:

☆ ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔

(انوار خلافت: انوار العلوم جلد 3 صفحہ 148)

اس عبارت کا حاصل یہ ہوا کہ جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ فرض ہے اور فرضیت انکار کفر ہے ایسے ہی مرزائیوں کے نزدیک تمام مسلمانوں کو کافر سمجھنا فرض ہے اور اس فرضیت (اہل اسلام کے کفر) کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ مزید لکھتا ہے:

☆ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے نام بھی نہیں سنا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(آئینہ صداقت: انوار العلوم جلد 6 صفحہ 110)

مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم۔اے مسئلہ کفر و اسلام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

☆ ہر وہ شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے لیکن عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے لیکن محمد ﷺ کو نہیں مانتا یا محمد ﷺ کو تو مانتا ہے لیکن مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(کلمۃ الفصل صفحہ 110)

مرزا بشیر قادیانی کی اس عبارت کے مطابق جیسے آنحضرت ﷺ یا کسی اور نبی کا انکار کفر ہے، ایسے ہی مرزا قادیانی کا انکار بھی کفر ہے اور یہ انکار دائرہ اسلام سے باہر پھینک دیتا ہے۔

قادیانی دھوکہ:

قادیانی ذریت پوری امت مسلمہ کو کافر سمجھتی ہے جس پر مذکورہ قادیانی عبارات شاہد ہیں لیکن قادیانی بعض اوقات مخالفت سے بچنے یا پھر ذاتی مفاد کے حصول کے لیے سادہ لوح مسلمانوں کو صریح دھوکہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو تمہیں کافر نہیں کہتے۔ حالانکہ ان مذکورہ عبارات کے علاوہ ایک سو سالہ طرز عمل بھی یہی بتاتا ہے کہ قادیانی ہمیں غیر مسلم ہی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مرزائی کتب میں مسلمانوں سے جملہ مذہبی، معاشی اور معاشرتی معاملات میں مکمل بائیکاٹ کی تعلیم ہے۔ چند تحریرات ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے کہ:

☆ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ رکھا ہے۔ (کلمۃ الفصل صفحہ 169,170)

مزید لکھتا ہے کہ:

☆ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہمارا ان (مسلمانوں) سے اللہ تعالیٰ، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض ہر چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔

(روزنامہ الفضل 30 جولائی 1931ء)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

☆ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 318 طبع چہارم)

مرزا محمود مسلمان کا جنازہ پڑھنے کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

☆ جیسے غیر احمدی (مسلمان) کا جنازہ پڑھنا درست نہیں اسی طرح ان کے بچوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں ہے کیونکہ یہ ایسے ہے جیسے ہندوؤں کے بچوں کا جنازہ۔

(ملخصاً از انوار خلافت: انوار العلوم جلد 3 صفحہ 150)

انہی مذکورہ عقائد و نظریات کی وجہ سے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی نے

قائداعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، جب اس سے جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ:

☆ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔

(زمیندار لاہور 8 فروری 1950ء)

غرض قادیانی کتب میں اہل اسلام کے ساتھ صرف اسی قدر تعلقات کی اجازت ہے جتنی اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ، جس پر قادیانی کتابیں اور ان کا (100) سو سالہ طرز عمل گواہ ہے۔

قادیانی کلمہ اسلام کیوں پڑھتے ہیں؟

مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم۔اے سے کسی نے پوچھا کہ تم مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہو تو کلمہ ہمارے نبی کا کیوں پڑھتے ہو؟ تمہیں مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھنا چاہیے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں تو کلمہ بھی عیسیٰ علیہ السلام کا پڑھتے ہیں۔ یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں تو کلمہ بھی موسیٰ علیہ السلام کا پڑھتے ہیں تو مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے اپنی کتاب کلمۃ الفضل میں اس کے دو جواب دیئے ہیں۔

مرزا بشیر احمد ایم۔اے کا پہلا جواب یہ ہے کہ:

☆ محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کے نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے مرزے کا بیٹا اقرار کر رہا ہے کہ کلمے میں فرق پیدا ہو گیا ہے: ناقل اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا) کی بعثت سے پہلے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود (مرزا) کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیے یہی کلمہ ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔ (کلمۃ الفضل صفحہ 158)

یہ تو ہوا مسلمانوں اور قادیانی غیر مسلم اقلیت کے کلمے میں پہلا فرق جس کا حاصل یہ ہے کہ قادیانیوں کے کلمے کے مفہوم میں مرزا قادیانی بھی شامل ہے اور مسلمانوں کا کلمہ اس نئے نبی کی

زیادتی سے پاک ہے۔ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے کا دوسرا جواب یہ ہے کہ:

علاوہ اس کے اگر بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی اعتراض واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود کہتا ہے "صَارَ وَجُوْدِیْ وَجُوْدَہٗ" یعنی میرا وجود محمد رسول اللہ کا وجود بن گیا ہے۔ نیز "مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَّفَنِیْ وَمَارَأَنِیْ" یعنی جس نے مجھ کو اور مصطفی کو الگ الگ سمجھا اس نے نہ مجھے دیکھا اور نہ پہچانا۔ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت "اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ" سے ظاہر ہے پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہمیں نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو نئے کلمے کی ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفضل صفحہ 158)

یہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمے میں دوسرا فرق ہوا کہ مسلمانوں کے کلمہ شریف میں محمد رسول اللہ ﷺ سے آنحضرت ﷺ مراد ہیں اور قادیانی جب محمد رسول اللہ کہتے ہیں تو جہاں اس سے مراد آنحضرت ﷺ کو لیتے ہیں وہاں مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی لیتے ہیں۔

ان دونوں جوابوں سے واضح ہو گیا کہ مسلمانوں اور مرزائیوں کے کلمے میں کیا فرق ہے اور یہ کہ مرزائی کلمہ میں موجود محمد رسول اللہ کا مفہوم کیا لیتے ہیں۔

قادیانیوں کے انہی کفریہ عقائد و نظریات کی بنا پر 7 ستمبر 1974ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے آئین کے آرٹیکل (3)106 اور (3)260 میں ترمیم کے ذریعے متفقہ طور پر قادیانی جماعت کے دونوں گروپ (ربوی، لاہوری) کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ لیکن قادیانیوں نے اس عادلانہ اور واضح فیصلے کو نا صرف ماننے سے انکار کر دیا بلکہ ان فیصلوں کو مشکوک بنانے کے لیے چند بے بنیاد اعتراضات کرتے ہیں جناب متین خالد صاحب قادیانی اعتراضات مع جوابات نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قومی اسمبلی کے فیصلے پر قادیانی اعتراضات

پہلا اعتراض:

قادیانی 1974ء سے لے کر اب تک یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ اگر یہ کاروائی شائع ہو جائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہوجائے گا۔قومی اسمبلی کی یہ کاروائی اب اوپن ہونے سے قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوگیا۔لیکن حیرت ہے کہ اس خبر سے قادیانیوں کے ہاں صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔ کیونکہ اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار مرحوم نے ایک سوال پر کہ ''قادیانیوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ روداد شائع ہوجائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہوجائے گا۔'' کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ ''سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہ کاروائی ان کے خلاف جاتی ہے۔ ویسے وہ اپنا شوق پورا کرلیں، ہمیں کیا اعتراض ہے۔ان دنوں ساری اسمبلی کی کمیٹی بنادی تھی اور کہا گیا تھا کہ یہ ساری کاروائی سیکرٹ ہوگی تاکہ لوگ اشتعال میں نہ آئیں ۔ میرے خیال میں اگر یہ کاروائی شائع ہوگئی تو لوگ قادیانیوں کو ماریں گے۔'' (انٹرویو نگار منیر احمد منیر ایڈیٹر'' ماہنامہ آتش فشاں'' لاہور، مئی 1994ء) لیکن اس کے برعکس قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کاروائی کے نتیجہ میں قومی اسمبلی کا کوئی ایک رکن بھی قادیانی نہیں ہوا۔کسی رکن قومی اسمبلی نے کاروائی کا بائیکاٹ نہیں کیا۔کسی رکن قومی اسمبلی نے اجلاس سے واک آؤٹ نہیں کیا۔کسی رکن قومی اسمبلی نے قادیانیوں کی حمایت نہیں کی ۔اس کے برعکس نہ صرف تمام ارکان نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا بلکہ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کی ٹیم میں شامل ایک معروف قادیانی مرزا سلیم اختر چند ہفتوں بعد قادیانیت سے تائب ہوکر مسلمان ہوگیا۔حالانکہ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر پوری ٹیم کے ساتھ مکمل تیاری سے بڑی خوشی سے قومی اسمبلی گیا۔اس کے اسمبلی کے اندر داخل ہونے کا انداز بڑا فاتحانہ،تکبرانہ اور تمسخرانہ تھا۔اس کا خیال تھا کہ میں تاویلات اور شکوک وشبہات کے ذریعے اسمبلی کو قائل کرلوں گا،مگر بری طرح ناکام رہا۔قادیانی قیادت نے قومی اسمبلی کے تمام اراکین میں 180 صفحات پر مشتمل کتاب ''محضر نامہ'' تقسیم کی جس میں اپنے عقائد کی بھرپور ترجمانی کی ۔اس کتاب کے آخری صفحہ پر ''دعا'' کے عنوان سے لکھا ہے:

''دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے معزز ارکان اسمبلی کو ایسا نور فراست عطاء فرمائے کہ وہ حق

وصداقت پر مبنی ان فیصلوں تک پہنچ جائیں جو قرآن وسنت کے تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔‘‘
سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر قادیانیوں کی دعا قبول ہوئی تو وہ قومی اسمبلی کا یہ فیصلہ قبول کیوں نہیں کرتے؟ اور اگر دعا قبول نہیں ہوئی تو وہ جھوٹے ہیں۔

دوسرا اعتراض:

قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ قومی اسمبلی کی اس کاروائی کو ان کیمرہ خفیہ کیوں رکھا گیا۔ یہ کاروائی اخبارات میں روزانہ کیوں شائع نہ ہوئی؟ اس سوال کا جواب قومی اسمبلی کے اس وقت کے اسپیکر جناب صاحبزادہ فاروق علی خان نے اپنے ایک انٹرویو میں دیتے ہوئے کہا:

’’بحث اور کاروائی کے دوران ایسی باتوں کے پیش آنے کا بھی امکان تھا کہ اگر منظر عام پر آئیں تو مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچ سکتی تھی۔ قادیانی فرقوں کے رہنماؤں کو بھی بلانا تھا۔ ان کا نکتہ نظر بھی سننا تھا۔ ظاہر ہے وہ جو کچھ کہتے، مسلمانوں کو ہرگز اتفاق نہ ہوتا۔ لہذا کاروائی خفیہ ہی رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ناموس رسالت ﷺ کا مسئلہ نازک اور حساس ہے۔ مسلمان جان بھی قربان کردینا ایک انتہائی معمولی بات سمجھتا ہے لہذا کسی بھی خطرناک جذباتی صورتحال سے بچنے کے لیے اس کاروائی کو خفیہ رکھنا ہی مناسب تھا۔ حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ امت کو جو والہانہ عشق ہے، اس کو زبان وقلم سے بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس خفیہ بحث کا فیصلہ کھلا تھا اور اس فیصلے سے ملت اسلامیہ آج تک مطمئن ہے۔‘‘

(قومی اسمبلی کے سابق اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان سے اختر کاشمیری صاحب کا انٹرویو، روزنامہ ’’جنگ‘‘ جمعہ میگزین 3 تا 9 ستمبر 1982ء)

تیسرا اعتراض:

قادیانی کہتے ہیں یہ ایک یکطرفہ فیصلہ تھا۔ قادیانیوں کی یہ بات لاعلمی اور تعصب پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ قرارداد حزب اختلاف کی طرف سے پیش ہوئی تھی اور حزب اقتدار پارٹی کے علاوہ اسمبلی میں اور بھی بہت سی پارٹیاں موجود تھیں اگر یہ یکطرفہ سیاسی فیصلہ تھا تو کیوں کسی جماعت نے اختلاف نہ کیا اور پھر یہ کہ جمہوری نظام حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا فیصلہ شاید دنیائے

جمہوریت کا واحد اور منفرد واقعہ ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ میں آ کر اپنا نکتہ نظر پیش کرنے کے لیے بلایا۔ جہاں اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے اس پر قادیانی کفریہ عقائد کے حوالے سے جرح کی۔ مرزا ناصر نے اپنے تمام عقائد ونظریات کا نہ صرف برملا اعتراف کیا بلکہ تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ لہذا ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے تیرہ دن کی طویل بحث وتمحیص کے بعد آئین میں ترمیم کرتے ہوئے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا لیکن اس کے باوجود آج بھی قادیانی خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے۔

چوتھا اعتراض:

قادیانی کہتے ہیں کہ کسی بھی شخص یا جماعت کو غیر مسلم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ قادیانیوں کا یہ اعتراض جاہلیت اور حقائق سے چشم پوشی کے مترادف ہے۔ آخر تمام دنیا ایمان کی دولت سے آراستہ تو نہیں ہے۔ کسی نہ کسی کو تو غیر مسلم کہنا پڑے گا۔ عیسائی، یہودی، پارسی، سکھ، ہندو، آخر غیر مسلم ہی تو ہیں۔ یہ سب لوگ اپنے عقائد کی بنا پر مسلمانوں سے الگ امت ہیں اگر مذکورہ بالا بات تسلیم کر لی جائے تو دنیا میں کوئی بھی غیر مسلم نہ ہو۔

پانچواں اعتراض:

قادیانی کہتے ہیں کہ اس وقت اراکین اسمبلی کی اکثریت زانی اور شرابی تھی۔ انہیں کوئی حق حاصل نہ تھا کہ وہ ایسا فیصلہ کرتے۔ قادیانیوں سے پوچھنا چاہیے کہ انہوں نے اس وقت اسمبلی کا بائیکاٹ کیوں نہ کیا؟ کیا انہیں وہاں زبردستی لے جایا گیا تھا؟ حالانکہ وہ تو وہاں گئے ہی اس لیے تھے کہ قومی اسمبلی جو بھی فیصلہ کرے گی، ہمیں قبول ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ اگر قادیانیوں کو پارلیمنٹ غیر مسلم اقلیت قرار دے تو وہ زانی اور شرابی، اگر سپریم کورٹ انہیں کافر قرار دے تو یہ کہنا کہ یہ تو انگریزی قانون پڑھے ہوئے ہیں انہیں شریعت کا کیا علم؟ اور اگر علماء کرام انہیں غیر مسلم کہیں تو یہ اعتراض کہ ان کا تو کام ہی یہی ہے۔

چھٹا اعتراض:

قادیانی کہتے ہیں کہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 20 کے تحت ہر شہری کو مذہبی طور پر آزادی اظہار حاصل ہے۔آپ کسی پر پابندی نہیں لگا سکتے۔قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ (نعوذ باللہ) قرآن مجید میں نئے حالات کے مطابق تبدیلی کر دی گئی ہے۔اس میں سے کئی آیات خارج کر دی گئی ہیں اور کئی آیات شامل کر دی گئی ہیں اور پھر وہ اس نئے قرآن کی تبلیغ وتشہیر بھی کرے تو کیا اس شخص پر پابندی لگنی چاہیے یا نہیں؟ اگر وہ یہ کہے کہ مجھے آئین کے تحت آزادی اظہار ہے تو کیا اسے اجازت دینی چاہیے؟ پاکستان بلکہ دنیا بھر میں ہر شخص کو کاروبار کی مکمل آزادی ہے مگر ہیروئن اور منشیات وغیرہ فروخت کرنا سختی سے منع ہے۔کیا یہ آزادی پر پابندی ہے؟ آزادی حدود وقیود کے تابع ہوا کرتی ہے۔آپ اپنا ہاتھ ہلانے میں آزاد ہیں۔ جب اور جس طرح چاہیں ،اسے ہلا سکتے ہیں۔لیکن اگر آپ کے ہاتھ ہلانے سے کسی دوسرے کا چہرہ زخمی ہوتا ہے تو پھر اس کی آزادی کہاں گئی؟ لہٰذا آزادی ایک حد تک ہے۔آزادی بے لگام یا شتر بے مہار ہو جائے تو معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

ساتواں اعتراض:

قادیانی طبقہ تمام تر اعتراضات کے جوابات پانے کے بعد تھک ہار کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم سرکاری کافر ہیں اور تم سرکاری مسلمان ہو ہم جواب میں کہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہم سرکاری مسلمان ہیں چونکہ ہم سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اس لیے سرکار پاکستان بھی ہمیں مسلمان کہتی ہے اور تم چونکہ ختم نبوت کا انکار کر کے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں کافر ہو اس لیے سرکار پاکستان بھی تمہیں کافر کہتی ہے غرض یہ کہ ہم سرکاری مسلمان ہیں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے کی وجہ سے اور تم سرکاری کافر ہو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے۔

قادیانیت آئین اور قانون کی نظر میں:

ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔لیکن اس کے باوجود سرِعام مسلسل شعائر اسلامی استعمال کرتے تھے۔غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنی عبادت گاہ

کو مسجد، مرزا قادیانی کو نبی اور رسول، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کے دوستوں کو صحابہ کرام، قادیان کو مکہ مکرمہ، ربوہ کو مدینہ، مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث مبارکہ، مرزا قادیانی پر اترنے والی نام نہاد وحی کو قرآن مجید اور محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے تھے۔ چنانچہ 26 اپریل 1984ء کو حکومت نے مسلمانوں کے پرزور مطالبہ پر صدر پاکستان کے ہاتھوں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ اس آرڈیننس کے ذریعے تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات 298/B اور 298/C کا اضافہ کیا گیا، جس کے تحت قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے قانوناً روک دیا گیا۔ اس آرڈیننس کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتا اور شعائر اسلامی وغیرہ استعمال نہیں کر سکتا۔ خلاف ورزی کی صورت میں 3 سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ قادیانی قیادت نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں قرار دیا کہ قادیانیوں پر پابندی بالکل درست ہے اس کے بعد قادیانیوں نے چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس میں چیلنج کیا، یہاں پر بھی عدالتوں نے دونوں طرف کے دلائل سننے کے بعد فیصلہ قرار دیا کہ آرڈیننس بالکل قانون کے مطابق ہے۔ اور کہا کہ قادیانیوں کو آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم کرتے ہوئے شعائر اسلامی استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ آخر میں قادیانیوں نے ان تمام فیصلوں کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور یہ مؤقف اختیار کیا کہ ہمیں آئین کے مطابق آزادی کا حق حاصل ہے لیکن ہمیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ لہذا عدالت تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کو کالعدم قرار دے۔ سپریم کورٹ کے فل بینچ (جو جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری، جسٹس شفیع الرحمن، جسٹس محمد افضل لون، جناب جسٹس سلیم اختر، جسٹس ولی محمد خان پر مشتمل تھا) نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں طرف سے دلائل دیئے گئے، قادیانیوں کی اصل کتابوں سے متنازعہ ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ فاضل جج صاحبان نے جب قادیانی عقائد پر نظر دوڑائی تو وہ لرز کر رہ گئے جج صاحبان کا کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جبکہ دھوکہ دینا کسی کا حق نہیں ہے اور نہ ہی دھوکے باز کو اس کے دھوکے سے روکنے پر اس کے

حقوق سلب ہوتے ہیں۔اس کے بعد سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلہ (ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718) میں قرار دیا کہ کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا۔اور نہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرسکتا ہے۔خلاف ورزی کی صورت میں وہ سزا اور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔یہ بھی یاد رہے کہ یہ جج صاحبان کسی دینی مدرسہ یا اسلامی دارالعلوم کے استاد نہیں تھے بلکہ انگریزی قانون پڑھے ہوئے تھے۔ان کا کام آئین وقانون کے تحت انصاف مہیا کرنا تھا۔

سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلہ میں لکھا: ''ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو ،لازم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اپنے بچوں ،خاندان ،والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔'' (''صحیح بخاری''،''کتاب الایمان''،''باب حب الرسول من الایمان'')

کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو موردالزام ٹھہرا سکتا ہے۔اگر وہ ایسا دل آزمود جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟.......

ہمیں اس پس منظر میں قادیانیوں کے سالانہ جشن کی تقریبات کے موقع پر قادیانیوں کے اعلانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہوسکتا تھا۔اس لیے اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ''رشدی'' (یعنی رسوائے زمانہ گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی جس نے شیطانی آیات نامی کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بے حد توہین کی) تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان ،مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی سرعام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقص امن عامہ کا موجب بن

سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے جان و مال کا نقصان ہوسکتا ہے۔" .... "ہم یہ نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب وخطاب بنا رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار امن وامان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کیے بغیر پُرامن طور پر مناتے ہیں۔"

(ظہیرالدین بنام سرکار 1993ء SCMR 1718)

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بینچ کے تاریخی فیصلہ ظہیرالدین بنام سرکار (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کرسکتا ہے۔ اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے ہیں، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے ہیں، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے ہیں اور اسلامی مقدس شخصیات ومقامات کی توہین کرتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہوجاتی ہے۔ حکومت اگر پارلیمنٹ اور قانون کی بالادستی پر یقین رکھتی ہے تو وہ قادیانیوں کو آئین، قانون اور عدالتی فیصلوں کا پابند کرے تاکہ کہیں بھی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب نہ ہو۔

قادیانی کافر اور دیگر کافروں میں فرق

جب بھی قادیانیوں کے بائیکاٹ کی بات کی جاتی ہے تو سادہ لوح مسلمان یہ سوال کرتے ہیں کہ ہمیں یہ تسلیم ہے کہ قادیانی کافر ہیں لیکن کافر تو اور بھی بہت ہیں جیسے عیسائی، یہودی وغیرہ، تو کیا وجہ ہے کہ قادیانیوں کے خلاف منظّم جماعتیں کام کرتی ہیں اور قادیانیوں کے بائیکاٹ کی بھرپور دعوت دی جاتی ہے۔ جبکہ دیگر کفار کے خلاف ایسا منظّم کام نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قادیانی کافر اور دیگر کفار کے درمیان فرق ہے کیونکہ کافروں کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں۔

۱۔ مطلق کافر ۲۔ مرتد کافر ۳۔ زندیق کافر،

مطلق کافر اس کافر کو کہتے ہیں جو اپنی نسبت اپنے مذہب کی طرف کرتا ہو اور مسلمانوں کی نسبت اسلام کیطرف۔ جیسے عیسائی، یہودی کہ عیسائی خود کو عیسائی اور یہودی خود کو یہودی کہتا ہے۔ جبکہ ہماری نسبت اسلام کی طرف کرتے ہوئے ہمیں مسلمان کہتا ہے۔ مرتد کافر اس کافر کو کہتے ہیں جو پہلے مسلمان ہو پھر اسلام چھوڑ کر کسی اور مذہب کو قبول کر لے اور پھر اپنی نسبت اسی نئے مذہب کیطرف کرنے لگے۔ جیسے خدانخواستہ کوئی مسلمان عیسائی ہو جائے اور پھر خود کو عیسائی کہنے لگے اور زندیق اس کافر کو کہتے ہیں جو ہو تو پکا کافر لیکن خود کو مسلمان کہے اور مسلمان کو کافر کہے۔ شریعت اسلامیہ میں مطلق کافر سے معاملات کرنا جائز و مباح ہے لیکن مرتد و زندیق کافر سے کسی طرح کا معاملہ اور تعلق رکھنا حرام اور ناجائز ہیں اور یادرکھیے قادیانی عام کافر نہیں بلکہ زندیق کافر ہیں کیونکہ اپنے کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر جبکہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ قادیانی کافر اور دیگر کفار میں فرق کو چند مثالوں سے سمجھیں کہ۔

سب کو مسئلہ معلوم ہے کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے۔ شراب کا پینا، اس کا بنانا، اس کا بیچنا تینوں حرام ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے۔ اس کا گوشت فروخت کرنا، لینا دینا، کھانا پینا قطعی حرام ہے۔ اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے یہ بھی مجرم ہے، اور ایک دوسرا آدمی ہے جو شراب فروخت کرتا ہے اور مزید ستم یہ کرتا ہے کہ شراب پر زمزم کا لیبل چپکاتا ہے، یعنی شراب کو زم زم کہہ کر بیچتا ہے، مجرم دونوں ہیں لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ایک آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے۔ وہ صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے جس کو لینا ہے وہ لے جائے اور جو نہیں لینا چاہتا وہ نہ لے۔ یہ شخص بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہے اور مجرم وہ بھی جو خنزیر کے گوشت پر بکرے کا لیبل لگا کر بیچے۔ دونوں مجرم ہیں لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک حرام کو بیچتا ہے۔ اس حرام کے نام سے، جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے اور دوسرا اسی حرام کو بیچتا ہے۔ حلال کے نام سے، جس سے ہر شخص کو دھوکہ ہوسکتا ہے اور وہ

اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھالے پس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکرا یا دنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے۔ٹھیک وہی فرق یہودیوں،عیسائیوں،ہندوؤں،سکھوں کے درمیان اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔

کفر ہر حال میں کفر ہے۔اسلام کی ضد ہے لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں چپکاتے اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے مگر قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چپکاتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔

قادیانیوں کے کفر کو عام فہم انداز میں اس طرح سمجھئے مثلاً آپ گھر بیٹھے ہیں۔آپ کے گھر کے دروازے پر دستک ہوتی ہے آپ اپنے بیٹے سے کہتے ہیں ''بیٹا باہر دیکھو کون آیا ہے؟''

بیٹا آکر کہتا ہے''ابو جی! بوٹا سنگھ آیا ہے۔'' آپ اندر بیٹھے سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک سکھ ہے۔اگر بیٹا آکر کہتا''ابو جی! رام داد آیا ہے،پریم چندر آیا ہے۔'' آپ اندر بیٹھے سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک ہندو ہے۔اگر بیٹا آکر کہتا ہے''ابو جی! پیٹرک آیا ہے،جوزف آیا ہے۔'' آپ اندر بیٹھے سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک عیسائی ہے۔

اگر بیٹا آکر کہتا ہے''ابو جی! محمد حسین قریشی آیا ہے،احمد علی عباسی آیا ہے۔'' آپ اندر بیٹھے سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک مسلمان ہے۔آپ جذبہ اشتیاق سے اٹھتے ہیں کہ میرا ایک مسلمان بھائی مجھ سے ملنے کے لیے آیا ہے۔جب آپ باہر جاتے ہیں تو آپ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں کہ آپ کے سامنے قادیانی ملعون کھڑا ہے۔

پہلی تینوں صورتوں میں آپ مختلف کافروں کو ان کے نام سے پہچان گئے۔لیکن جب قادیانی کافر آیا تو وہ آپ کو دھوکہ دے گیا۔کیونکہ اس کافر نے اپنا نام مسلمانوں جیسا رکھا ہوا ہے۔

آپ کسی عیسائی سے پوچھیں''تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟'' وہ فوراً کہے گا''عیسائیت'' آپ کسی ہندو سے پوچھئے''تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟'' وہ فوراً بولے گا''ہندومت''۔آپ کسی سکھ سے سوال کریں''تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟'' وہ فوراً کہے گا''سکھ مت''۔لیکن آپ کسی قادیانی کافر سے پوچھئے تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟ وہ فوراً کہے گا''اسلام''۔

دنیا کا کوئی کافر اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہتا جبکہ قادیانی دنیا کا واحد کافر ہے جو اپنے کفر کو اسلام کہتا ہے۔

آپ کسی عیسائی سے سوال کریں ''تیری کتاب کا کیا نام ہے؟'' وہ کہے گا ''انجیل'' آپ کسی ہندو سے سوال کریں ''تیری کتاب کا کیا نام ہے؟'' وہ کہے گا ''وید'' آپ کسی سکھ سے پوچھیں ''تیری مذہبی کتاب کا کیا نام ہے؟'' وہ جواباً کہے گا ''گرنتھ'' آپ کسی قادیانی کافر سے پوچھئے ''تیری مذہبی کتاب کا کیا نام ہے؟'' وہ فوراً کہے گا ''قرآن مجید''

پہلی تینوں صورتوں میں ہر کافر نے اپنی اپنی مذہبی کتابوں کے نام بتائے ہیں لیکن مکار قادیانی کافر نے اپنی مذہبی کتاب کا نام ''قرآن مجید'' بتا کر مسلمانوں کی کتاب پر قبضہ کیا ہے۔

آپ کسی عیسائی سے پوچھیں ''تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟'' وہ بولے گا ''گرجا''۔ آپ کسی ہندو سے پوچھیں ''تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟'' وہ کہے گا ''مندر'' آپ کسی سکھ سے پوچھیں ''تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟'' وہ کہے گا ''گوردوارہ'' آپ عیار قادیانی کافر سے پوچھیں ''تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟'' وہ فوراً منہ کھول کر کہے گا ''مسجد''۔

پہلی تمام صورتوں میں سارے کافروں نے اپنی اپنی عبادت گاہ کا نام بتایا لیکن جب قادیانی کافر آیا تو اس نے مسلمانوں کی مسجد پر قبضہ کرنے کی ناپاک جسارت کی۔

آپ کسی انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر کھڑے ہوں۔ آپ کسی شخص کو دیکھتے ہیں جس نے گلے میں صلیب لٹکا رکھی ہے تو آپ فوراً سمجھ جائیں گے کہ وہ شخص عیسائی ہے۔ اگر آپ کسی ایسے شخص کو دیکھیں جس کے گلے میں مورتی لٹک رہی ہو تو آپ سمجھ جائیں گے کہ وہ شخص ہندو ہے۔ اگر آپ کسی شخص کو دیکھیں کہ اس کے گلے میں لفظ ''اللہ'' کے نام کا لاکٹ ہے یا سینہ پر کلمہ طیبہ کا بیج ہے آپ اسے مسلمان سمجھ کر اس کے پاس جائیں تو وہ آپ کو یہ بتا کر حیران و ششدر کر سکتا ہے کہ وہ قادیانی ہے۔

محترم قارئین! دنیا کے سارے کافر اسلام کے لیے سانپ ہیں۔ ہر سانپ کا علیحدہ علیحدہ رنگ ہے۔ ہر سانپ کے چلنے کی اپنی اپنی سرسراہٹ ہے۔ ہر سانپ کی اپنی اپنی پھنکار ہے۔ لیکن

قادیانی سانپ کا رنگ ہمرنگ زمین ہے۔ یہ ''کھپرا'' سانپ ہے۔اس کے چلنے کی کوئی سرسراہٹ نہیں۔اس کی کوئی پھنکار نہیں۔اس کا پتا اس وقت چلتا ہے جب یہ ڈنگ مار کر ایمان کا چراغ گل کر دیتا ہے۔

دنیا کے سارے کافر زہر کو زہر کے نام پر بیچتے ہیں لیکن قادیانی کافر زہر کو تریاق کے نام پر بیچتا ہے۔دنیا کے سارے کافر شراب کو شراب کے نام پر بیچتے ہیں لیکن قادیانی کافر شراب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگاتا ہے۔ دنیا کے سارے کافر خنزیر کے گوشت کو خنزیر کے گوشت کے نام پر فروخت کرتے ہیں لیکن قادیانی کافر خنزیر کے گوشت کو بکرے کے گوشت کے نام پر بیچتا ہے۔ایک بہت بڑے وکیل صاحب کے گھر ڈکیتی ہوگئی۔لوگ پرسش احوال کے لیے ان کے گھر جمع ہوئے انہوں نے وکیل صاحب سے کہا کہ آپ جیسا ہوشیار اور چالاک شخص ڈاکوؤں سے دھوکہ کیسے کھا گیا؟ آپ جیسے ذہین اور ذکی شخص نے ڈاکوؤں کے لیے گیٹ کیوں کھول دیا؟ وکیل صاحب نے ٹھنڈی آہ بھری اور نظریں جھکا کر کہنے لگے کہ ڈاکو ''پولیس کی وردی'' میں آئے تھے۔

مسلمانو! پوری دنیا میں قادیانی پولیس کی وردی پہن کر اسلام اور مسلمانوں پر ڈاکہ زنی کر رہا ہے۔وہ اسلام کا لباس پہن کر ایمان کی رہزنی کر رہا ہے۔وہ چوکیدار کا روپ دھار کر ڈکیتیاں کر رہا ہے۔

مسلمانو! اگر جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمہارا عشق وغیرت کا رشتہ ہے تو ان چوروں، ڈاکوؤں اور دھوکے بازوں کو پکڑنے کے لیے اپنے سارے وسائل اور ساری صلاحیتیں صرف کر دو۔ ورنہ یہ سفاک جگہ جگہ مسلمانوں کے ایمانوں کے مقتل تعمیر کر دیں گے۔

قادیانیوں کی بائیکاٹ کی شرعی حیثیت:

1974ء میں جانشین محدّث کشمیری حضرت علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ نے قادیانیوں کے مکمل سوشل بائیکاٹ سے متعلق ایک استفتاء مرتب کیا کہ قادیانی باوجود یقینی قطعی کافر ہونے کے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذاء پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی تمام تر خلاف اسلام سرگرمیوں کا انحصار مسلمانوں پر ہی ہے یعنی مسلمانوں سے

مالی اسباب حاصل کر کے اپنے ارتداد کو پھیلاتے ہیں ایسی صورت میں مسلمانوں کو ان سے کیسے تعلقات رکھنے چاہیئے مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ نے جواباً قادیانیوں کے مکمل سوشل سے متعلق ایک تفصیلی مدلّل فتویٰ تحریر فرمایا جس میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور فقہ اسلامی سے ثابت کیا کہ مرزائی ہرگز ہرگز اسلامی اخوّت اور ہمدردی کے مستحق نہیں ہیں کیوں کے مرزائی عام کافر نہیں بلکہ مرتد، منافق، زندیق اور ملحد ہیں جو اپنے عقائد خبیثہ پر اسلام کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اس لیے مسلمانوں پر واجب ہے کہ مرزائیوں کے ساتھ سلام وکلام، نشست وبرخاست، لین دین، تجارت غرض تمام تعلقات ختم کردیں اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنے والا فاسق وفاجر اور مستحق عذاب الیم ہے اور یہ بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ قرآن کریم کا فیصلہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے جو اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے اور یہ بائیکاٹ جہاں مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے وہاں اصلاح معاشرہ کے لیے نہایت ہی پرامن، بے ضرر اور مؤثر ذریعہ ہے (حضرت کا تفصیلی مدلل فتویٰ دیکھنے کے لیے احقر کی مرتب کتاب ''قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ہے'' مطالعہ فرمائیں)

یہ فتویٰ نہایت مدلل، محقق ہے جو ردقادیانیت کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے اسی اہمیت کو مزید دو چند کرنے کی ضرورت سے مرکز سراجیہ لاہور کے مرکزی کارکنان ختم نبوت جناب محترم مفتی لیاقت علی صاحب، محترم بھائی محمد وقار صاحب اور محترم بھائی عامر خورشید صاحب نے شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے ملک بھر کے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے عصر حاضر کے حضرات مفتیان کرام اور مشائخ عظام سے اس فتویٰ پر تائیدات کو اکٹھا کیا جن کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے چند اکابر علماء ومشائخ کی تائیدات ملاحظہ فرمائیں:

☆ ہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب کے فتویٰ کی نیز مولانا شاہ عالم صاحب مدظلہ کے مضمون کی تائید کرتے ہیں۔

(مفتی محمد محمود حسن بلند شہری دارالافتاء دارالعلوم دیوبند)

☆ قادیانیت (منکرین ختم نبوت) کے بارے میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نے جو

فتویٰ دیا ہے۔ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو مسلمانوں کے لیے نافع و مفید بنائے اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کا مؤثر ذریعہ بنائے۔آمین

(امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ)

☆ چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر شیدائی مقدور بھر ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کے لیے کمر بستہ رہے اور قادیانیت سے نفرت شدید اس کے ایمان کا جزو ہو اور اس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر عمل پیرا رہے۔احقر کو حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے۔

(پیر طریقت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی)

(شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب جامعہ فاروقیہ کراچی)

☆ ان سے سلام وکلام، لین دین اور خرید وفروخت نہ کی جائے اور نہ ان سے کسی قسم کی پاٹنر شپ کی جائے۔نہ ان کے ہاں ملازمت کی جائے اور نہ ہی ان کو ملازم رکھا جائے۔ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے نہ مال خریدا جائے اور نہ ان کو کسی قسم کی سہولت اور فائدہ پہنچایا جائے او رنہ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں۔ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا کسی طرح سے تعلق رکھنا یا تعاون کرنا ناجائز ہے۔قادیانیوں، مرزائیوں کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہیے، اور ان سے علاج کروانا یا کسی قسم کا معاملہ یا تعاون کرنا ناجائز اور حرام ہے۔قادیانیوں، مرزائیوں کا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور جو شخص ان کا بائیکاٹ کرنے کی بجائے ان سے تعلقات رکھتا ہے وہ گمراہ، ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔قادیانیوں، مرزائیوں سے اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح اور اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے۔

غیرت ایمانیہ اور حمیت دینیہ کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ قادیانیوں، مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور یہ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علامت ہے۔

(خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ)

☆ مرزائی، قادیانی جماعت سے سوشل بائیکاٹ عدل وانصاف کے عین مطابق ہے، ہر مسلمان کے لیے اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ قادیانی، مرزائی اسلام اور پیغمبر اسلام کے باغی ہیں اور دنیا کا اصول ہے کہ باغیوں سے میل جول، رشتہ، ناطہ اور تعلقات نہیں رکھے جاتے، بلکہ باغیوں سے تعلق رکھنے والا بھی باغی تصور کیا جاتا ہے۔ (مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدیر جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

☆ قادیانی افراد باجماع امت کافر ہیں، مگر اپنے عقائد کفریہ میں غلط تاویلات کر کے انہیں عقائد اسلام قرار دیتے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا وہ زندیق ہیں اور زندیق چونکہ اسلام میں تلبیس کرتا ہے اس لئے وہ عام کافروں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے، جن سے انکے دعوائے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو، یا ان کے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو، یا ان کے خلاف اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو۔

اس فتویٰ میں ناجائز سے مراد حرام ہے۔ کیونکہ ہر ایسا تعلق جس سے درج بالا مفاسد لازم آتے ہوں وہ حرام ہے۔ (شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دارالعلوم کراچی)

(مفتی اعظم مفتی محمد رفیع صاحب دارالعلوم کراچی)

☆ قادیانی، مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں۔ ان کا حکم عام کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے۔ ان سے سلام وکلام، میل جول، نشست و برخاست اور شادی غمی میں شرکت نہ کی جائے۔ ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا اور کروایا جائے، نہ ان کو ملازمت میں لگایا جائے اور نہ ان کے ساتھ ملازمت کی جائے۔ یہ سب شرعاً ناجائز و حرام ہیں۔ ان سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ مرزائیوں، قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کا فتویٰ عام ہے اور اسکی افادیت اور اہمیت آج کے دور میں پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ ہمیں اس سے حرف بہ حرف مکمل اتفاق ہے تمام مسلمانوں کو اس کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(مولانا مفتی عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور) (مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

(مولانا فضل الرحیم صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور)

☆ قادیانیت سے سیاسی، سماجی اور اقتصادی مقاطعہ کے متعلق حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی کے مدلل، محقق اور مفصل فتویٰ سے جس کو اکابر علماء کرام ومشائخ عظام کی تائید وتوثیق حاصل ہے، بندہ مکمل اتفاق کرتا ہے۔تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کے مطابق عمل کریں اور قادیانیوں سے مکمل مقاطعہ اختیار کر کے دینی غیرت وحمیت کا ثبوت دیں۔

(حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی باب العلوم کہروڑ پکا)

☆ فتنہ قادیانیت دوسرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک اور سخت ہے۔جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی نے جو تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے، یہ عام ہے اور آج بھی اسکی اہمیت وافادیت اسی طرح قائم اور مسلّم ہے جس طرح بوقت اجراء تھی اور یہ مبرھن بنصوص شرعیہ اور مدلل بعبارات فقہیہ ہے۔ عام مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار مرتدین کیساتھ عموماً اور فرقہ قادیانی کے ساتھ خصوصاً منسلکہ فتویٰ کے موافق عمل کریں۔(بندہ کو اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کے ساتھ اتفاق ہے)''اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنااتباعه،وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه''

(مولانا نذر الرحمن صاحب مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز رائیونڈ)

☆ مسلمانوں کا اس گروہ سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، میل جول رکھنا، خوشی غمی میں شریک ہونا، کسی قسم کا کوئی معاملہ کرنا شرعاً وعقلاً ناجائز اور حرام ہے۔مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان سے مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانیہ اور حمیت دینیہ کا ثبوت دیں۔(مفتی محمد صاحب دارالافتاء جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی)

☆ آقائے دوجہاں سرور کونین فخر دوعالم سرور عالم سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت (جو گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کے سینے میں بھی جوش مار رہی ہے) کے وسیلے سے ایک ایک مسلمان سے پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرے۔ان سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرے اور انکے ساتھ تعلقات ختم کرنے کیلئے اپنے دل کو غیرت دلانے کیلئے اس جملے کو پڑھ لیا کرے۔

{اے مسلمان جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد خضریٰ میں دل مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھتا ہے}

اس لیے بندہ پورے شرح صدر کے ساتھ حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمہ اللہ کے فتویٰ کی پرزور تائید کرتا ہے اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سازشوں سے اور انکے مکروفریب سے بچیں، عام مسلمان ان سے (اور اسی طرح دیگر فتنوں سے) بحث ومباحثہ کرنے سے اور انکا لٹریچر پڑھنے سے بچیں۔ یہ سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے۔ اگر کوئی قادیانی تنگ کرے تو فوراً کسی ماہر عالم سے رجوع کریں۔ (محبوب العلماء والطلباء حضرت مولانا محمد حسن صاحب)

☆ قادیانی، مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں، انکا حکم عام کافروں سے مختلف اور زیادہ سخت ہے۔ لہذا ان کے ساتھ میل جول کرنا، لین دین کرنا، غمی خوشی میں شریک کرنا، معاشرت سلام وکلام ناجائز اور حرام ہے تمام امت مسلمہ کا فرض ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں اور غیرت ایمانیہ کا حقیقی ثبوت دیں۔ (مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل صاحب)

☆ قادیانیت کا سوشل بائیکاٹ اُمت مسلمہ کا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ میں اس فتویٰ کی پوری تائید وتصدیق کرتا ہوں اور اہل اسلام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ کیونکہ قادیانیوں کو اہل ایمان کی صفوں میں گھسنے سے روکنا اسی ذریعہ سے ممکن ہے۔ واللہ اعلم

(شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک منصورہ لاہور)

☆ مسلمانوں کا کفار، مرتدین اور زندیقوں سے سلام دعا رکھنا، تعلقات قائم کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کی محفل میں شریک ہونا، لین دین کرنا سب حرام اور قطعی حرام ہیں۔ ان سے رواداری اسلام سے بے وفائی اور دین سے غداری ہے۔ (مفتی عبدالقیوم صدر مفتی تحریک منہاج القرآن)

☆ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ حقیقی مسلمان بنتے ہوئے قادیانیوں کا مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام وکلام، خرید وفروخت ہر طرح کے معاملات فوراً فوراً ختم کردیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ناپاک وجود بلکہ ان کے سائے سے بھی مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور عقیدہ ختم نبوت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین (مفتی فضیل رضا قادری مفتی دعوت اسلامی کراچی)

☆ قرآن وحدیث کی روشنی میں اور دستور پاکستان کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں۔ ان کے ساتھ عزیز داری یا مودت ومووالات کا معاملہ کرنا بالکل حرام وناجائز ہے۔ ان سے قطع تعلقی اور

بائیکاٹ کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔ (حافظ محمد الیاس اثری مدیر مرکزی اصلاح اہل حدیث)

☆ میں نے بغور عزیزم حافظ ابتسام الٰہی ظہیر اور جناب مفتی ولی حسن ٹونکی کی جملہ آراء کو پڑھا ہے۔ میں مکمل طور پر ابتسام الٰہی ظہیر اور مرحوم مفتی ولی حسن ٹونکی کے مؤقف سے اتفاق کرتا ہوں۔

اسلام میں تبلیغ کے بہت سے اسلوب ہیں۔ قطع تعلق کا طریقہ یقیناً عمومی طریقہ تبلیغ نہیں ہے۔ لیکن زندیق، مرتدین، ملحدین اور ہوائے نفس کے پجاریوں کی اصلاح کے لیے قطع تعلق انتہائی مؤثر بلکہ فیصلہ کن طریقہ تبلیغ ہے اور تمام مسلمانوں کو قادیانیوں کے ساتھ اور بالخصوص اپنے نظریات پر مطمئن پختہ اور متعصب قادیانیوں کے ساتھ اس طریقے کو اختیار کرنا چاہیے۔

(شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عفیف حفظہ اللہ)

☆ عام کفار کے ساتھ تاجرانہ تعلق اور دیگر بعض معاملات میں میل جول کا جواز ہے لیکن قادیانیوں کی حیثیت دوسرے کافروں سے یکسر مختلف ہے ان کی معاشرتی تقریبات میں شرکت کرنا اسی طرح ان کی مصنوعات وغیرہ کی خریداری، یہ سب ناجائز ہیں۔ ان سے نفرت وکراہت کا اظہار ضروری ہے، یہ ہماری دینی غیرت کا تقاضہ بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ان کی دسیسہ کاریوں سے بچانے کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ (حافظ صلاح الدین یوسف مشیر وفاقی شرعی عدالت)

☆ ان کے ساتھ میل جول، لین دین ترک کر دینا، ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا، ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا، ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پرامن بے ضرر اور مؤثر ذریعہ ہے۔

یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے، بلکہ سید دو عالم ﷺ نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ (ابوسعید مفتی محمد امین رحمہ اللہ صاحب فیصل آباد)

مرزا قادیانی شخصیت
اور
کردار کے آئینے میں

- بانی قادیانیت کا تعارف
- مرزا قادیانی کے بچپن کی چند جھلکیاں
- مرزا قادیانی کے دعاوی، امراض، جھوٹ
- مرزا قادیانی کی مخبوط الحواسی پر چند واقعات
- کذب مرزا پر چند مضبوط دلائل

جس طرح یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مذہب کی بنیاد بانی مذہب کے عقائد ونظریات پر ہوتی ہے۔ایسے ہی یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ ہر مذہب کا بانی اپنے مذہب کے لئے بطور آئینہ ہوتا ہے اور کسی بھی مدعی الہام یا ماموریت کو جانچنے کیلئے سب سے بہترین اور آسان راستہ اس کا کردار ہی ہے اس لئے مرزا قادیانی کو جانچنے اور قادیانیت کو سمجھنے کے لیے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کی شخصیت کا تعارف اس کے حالات زندگی اور خاندانی پس منظر سے واقفیت انتہائی ضروری ہے۔

منیر احمد علوی

جس طرح یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مذہب کی بنیاد بانی مذہب کے عقائد ونظریات پر ہوتی ہے۔ایسے ہی یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ ہر مذہب کا بانی اپنے مذہب کے لئے بطور آئینہ ہوتا ہے اور کسی بھی مدعی الہام یا ماموریت کو جانچنے کیلئے سب سے بہترین اور آسان راستہ اس کا کردار ہی ہے اس لئے مرزا قادیانی کو جانچنے اور قادیانیت کو سمجھنے کے لیے "مرزا غلام احمد قادیانی" کی شخصیت کا تعارف اس کے حالات زندگی اور خاندانی پس منظر سے واقفیت انتہائی ضروری ہے لیکن قادیانی طبقہ مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار پر گفتگو کرنے سے اس طرح گھبراتا ہے جیسے شکار تیر سے اور امت مرزائیہ کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی طرح مرزا قادیانی کی شخصیت زیر بحث نہ آئے کیونکہ قادیانی کتب سے مرزا قادیانی کی جو صورت نمایاں ہوتی ہے وہ بڑی بھیانک ہے زیر نظر تحریر میں مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کو نوک قلم لایا گیا ہے جس سے یہ بات نصف النہار کے سورج سے زیادہ روشن ہوتی ہے کہ ایسے کردار کا حامل نبوت و رسالت تو کیا روحانیت کے کسی معمولی درجے پر بھی فائز نہیں ہوسکتا بلکہ ایسے شخص کو شریف انسان کہنا شرافت کو گالی دینا ہے ملاحظہ فرمائیں اور قادیانیوں کی عقل پر سر دھنئے۔

مرزا قادیانی کا نام ونسب:

مرزا قادیانی خود اپنا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے۔

اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد، میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطا محمد ہے۔ (کتاب البریہ: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 162)

اپنی قوم کے بارے میں لکھتا ہے کہ "ہماری قوم مغل برلاس ہے"۔

اپنی تاریخ پیدائش کے بارے میں لکھتا ہے:

میری پیدائش ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا۔

(کتاب البریہ: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177)

پیدائش کی کیفیت:

مرزا قادیانی نے اپنی پیدائش کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے جہاں اپنی غیرت کی دھجیاں بکھیری ہیں وہاں اپنی ماں کی عصمت کی چادر کو بھی تار تار کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479)

قارئین کرام! آپ کو دنیا میں ایسا بے حیا نہ ملے گا جو نکلی، نکلا جیسے الفاظ کے ذریعے اپنی ولادت کو بیان کرے اور مرزا کا یہ کہنا کہ پیٹ سے نکلی اس بات کی وضاحت کی کیا ضرورت تھی کیا پیٹ کے علاوہ بھی کسی حصے میں بچہ ہوتا ہے اور ہمارا مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنی پیدائش کی کیفیت کا علم کیسے ہوا؟

انگریز کا وفادار خاندان:

مرزا قادیانی انگریز کا خود کاشتہ تھا اور اس کا خاندان انگریز کا پٹھو تھا۔ مرزا قادیانی اپنے خاندان کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے:

میں ایک خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔

(کتاب البریہ: روحانی خزائن جد 13 صفحہ 4)

کیا گورنمنٹ اتنا غور نہیں کرتی کہ ہم انہی بزرگوں کی اولاد ہیں جنہوں نے اپنی عمریں حکومت برطانیہ کی خدمت میں صرف کر دیں۔ (بہت اعلیٰ خدمت میں زندگی گزاری)

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 283)

انہوں نے مرزے کے باپ نے 1857ء کے مفسدہ (تحریک آزادی) کے وقت اپنی تھوڑی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے معہ پچاس نوجوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے

لیے دیئے اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لیے کمر بستہ رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے گزر گئے۔

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 488)

اپنی ذریت کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ہم پر اور ہماری ذریت پر فرض ہو گیا کہ اس مبارک برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار رہے۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116)

مرزا قادیانی کا بچپن

انبیاء کرام علیہم السلام کی جیسے جوانی پاک وصاف اور قابل اتباع ہوتی ہے ایسے ہی بچپن بھی عام بچوں سے جدا نہایت پر وقار اور ہر قسم کے لہو ولعب سے پاک ہوتا ہے لیکن قادیان کے اس بناوٹی نبی کے بچپن کے حالات گلی محلے کے عام آوارہ بچوں سے بھی گئے گزرے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

بچپن کا نام:

مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے مرزا قادیانی کے بچپن کا نام ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

مرزا قادیانی کا ابتدائی نام دسوندی تھا لیکن سندھی کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔

(سیرت المہدی جلد اوّل حصہ اول صفحہ 40 نیا ایڈیشن)

چڑی مار:

مرزا قادیانی کو بچپن میں شکار کا بھی شوق تھا لیکن شوق پورا کرنے کا انداز کیا تھا؟ مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہوشیار پور میں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اوّل حصہ اول صفحہ 40 نیا ایڈیشن)

چھپڑ کا تیراک:

مرزا قادیانی بچپن میں تیرنے کا بھی دلدادہ تھا۔ برسات میں جب قادیان کی ساری غلاظت بارشوں میں بہہ کر قادیان کے اردگرد جمع ہوجاتی تو مرزا قادیانی اس گندے پانی میں دیر تک تیرتا رہتا تھا چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے۔

حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ میں بچپن میں اتنا تیرتا تھا کہ ایک وقت میں ساری قادیان کے اردگرد تیر جاتا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ برسات کے موسم میں قادیان کے اردگرد اتنا پانی جمع ہوتا ہے کہ قادیان ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔

(سیرت المہدی: حصہ اول ص ۲۷۶)

نمک اور چینی:

مرزا قادیانی کی طبیعت میں شروع ہی سے چوری کا مادہ تھا اس لئے بچگانہ قسم کی چوری کی عادت بچپن میں بھی تھی مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد لکھتا ہے:

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر آیا اور بغیر کسی سے پوچھے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس کیا تھا، میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ وہ بورا میٹھا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل حصہ اوّل صفحہ 225 نیا ایڈیشن)

روٹی اور راکھ:

مرزا قادیانی کے مزاج میں عام بچوں کی طرح ضد اور ہٹ دھرمی بھی تھی چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے:

ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ دیا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا یہ میں نہیں لیتا انہوں نے کوئی اور چیز بتائی تو حضرت نے پھر انکار کیا انہوں نے چڑ کر سختی سے کہا کہ جاؤ پھر راکھ سے کھا لو۔ حضرت صاحب

روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے۔ (سیرت المہدی: جلد اوّل حصہ اول صفحہ 225 نیا ایڈیشن)

قارئین کرام! عقل اور فرمانبرداری دیکھیئے جب والدہ نے اپنی پسند کی چیز اور اپنی خوشی سے دی تو ضد اور انکار لیکن ناراضگی سے راکھ بھی لے لی۔

مرزا قادیانی کے بچپن کے چند گوشے آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ اسکے برعکس اولیاء اللہ کے بچپن کو دیکھ لیں ان کا بچپن بھی علم و حکمت، تقویٰ و طہارت اور خدا خوفی سے بھرا ہوتا ہے اور ان کا بچپن ان کے روشن پاکیزہ مستقبل پر دلالت کرتا ہے لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔

مرزا قادیانی کی جوانی

مشہور ہے کہ جوانی دیوانی ہوتی ہے اور جوش جوانی میں اکثر لوگ بے اعتدالیاں کر گزرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کے حق میں خدا کا مامور بننا مقدر ہو انکی جوانی اطاعت و فرمانبرداری، عبادت و ریاضت، اخلاق و اوصاف، امانت و دیانت، عقل و دانش غرضیکہ تمام اخلاقی، علمی اور عملی محاسن کا مجموعہ ہوتی ہے لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی کی جوانی لہو و لعب، فسق و فجور اور بد دیانتی سے پُرتھی چنانچہ مرزا قادیانی کا جوانی میں ملازمت اختیار کرنے کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے اور بہت سے اندرونی معاملات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے سیرت المہدی میں لکھتا ہے:

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلا گیا جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو بہلا پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا اور حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اسلئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔

(سیرت المہدی: جلد اول صفحات 38، 39 نیا ایڈیشن)

جب کہ مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا مرزا محمود سیالکوٹ ملازمت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اور ایسا ہوا کہ ان دنوں آپ گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کیلئے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کرلی اور گزارے کے لئے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کرلی۔

محترم قارئین! مرزا قادیانی کی بیوی کے بیان کے مطابق مرزا امام دین نے مرزا قادیانی کو بہلایا پھسلایا اور پھر دھوکہ دے کر پنشن کی ساری رقم بھی اڑوا دی انتہائی اہم سوال یہ ہے کہ اس وقت جب کہ مرزا قادیانی کی جوانی پورے شباب پر تھی اور مرزا قادیانی کا دعویٰ بھی ہے کہ مجھے ماں کے پیٹ میں نبوت ملی ہے تو ایسی حالت میں امام دین جیسے ایک دیہاتی کا بہلانا اور سارا مال بھی ادھر ادھر کے کاموں میں اڑا کر ضائع کر دینا پھر اسی شرمندگی کی وجہ سے گھر بھی نہ آنا۔ یہ تمام باتیں مرزا قادیانی کی عفت و پاک دامنی اور امانت و دیانت کو خوب واضح کرتی ہیں۔ بھلا جو شخص امانت کی رقم کو ادھر ادھر کے کاموں میں اڑا دے اور جسے آوارگی کی وجہ سے والدین طعنے دیتے ہوں اس سے کس تقویٰ اور نیک بختی کی امید کی جاسکتی ہے اور کیا ایسا شخص شریف آدمی کہلانے کے قابل ہے؟

دوران ملازمت مذہبی چھیڑ چھاڑ:

مرزا قادیانی کی سیالکوٹ ملازمت کا زمانہ وہ ہے جب برصغیر پاک و ہند میں انگریزی حکومت قائم تھی جو مختلف طریقوں سے مسلمانوں کے ایمان کو کمزور کرنے کی کوششوں میں مصروف تھی جس کے نتیجے میں جگہ جگہ عیسائی پادری عیسائیت کے پرچار میں مصروف تھے اس وجہ سے وقتاً فوقتاً بحث مباحثے ہوتے رہتے۔ مرزا قادیانی کی بھی سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران جب کچھ جان پہچان ہوگئی تو اس نے مختلف مذاہب کے لوگوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

مرزا صاحب کو اس زمانہ میں بھی مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔ (سیرت المہدی: جلد اول حصہ اول صفحہ 141 نیا ایڈیشن)

سیالکوٹ ملازمت کے دوران کبھی کبھی نصر اللہ نامی مشن اسکول کے عیسائی ہیڈ ماسٹر سے مرزا صاحب کی مذہبی بحث ہو جاتی تھی۔ (سیرت المھدی حصہ اول ص ۲۵۶)

لیکن مرزا قادیانی کو اکثر اس طرح کی گفتگو میں ہزیمت کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور یہی وہ زمانہ ہے جب مرزا قادیانی کی بعض یورپین مشنریوں اور عیسائی افسروں سے ملاقات ہوئی انہوں نے مرزا قادیانی کی دجالی صفات کو دیکھتے ہوئے اسے حکومت برطانیہ کا منظور نظر بننے کی پیش کش کی۔ سیرت مسیح موعود کے صفحہ ۱۵ پر برطانوی انٹیلی جنس سیالکوٹ مشن کے انچارج مسٹر ریونڈ مابٹلر سے مرزا کی ملاقات کا تذکرہ موجود ہے۔ اور اسی ملاقات کے بعد مرزا نوکری چھوڑ کر سیالکوٹ سے قادیان واپس آ گیا اور کچھ عرصہ اپنی وراثتی جائیداد کے حصول کے لئے مقدمات میں لگا رہا اور ساتھ ساتھ مذہبی کتابوں کا مطالعہ بھی شروع کر دیا یہی مرزا قادیانی کی مذہب فروشی کا ابتدائی زمانہ ہے اور اسی زمانے سے مرزا قادیانی نے مختلف دعاوی کرنا شروع کئے جو مناظر اسلام سے شروع ہو کر خدائی کے دعوے تک پہنچتے ہیں۔

دعاوی مرزا

تاریخ میں بہت سے جھوٹے مدعیان نبوت گزرے ہیں لیکن ان میں سے بہت کم مدعی ایسے ہیں جن کے دعوؤں کی تعداد دو یا تین سے متجاوز ہو۔ ہاں مرزا قادیانی اس میدان میں بھی سب سے جدا ہے مرزا قادیانی نے اس کثرت سے دعوے کیے ہیں کہ ان کا شمار ایک عام آدمی کیلئے بالکل محال ہے اور پھر دعوے بھی اتنے مضحکہ خیز، متناقض اور متضاد ہیں کہ یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ مرزا قادیانی جاندار ہے یا بے جان، انسان ہے یا چھلاوہ، مرد ہے یا عورت، مسلمان ہے یا ہندو، مہدی ہے یا حادث، ولی یا نبی، چند دعاویٰ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں شاید کہ فیصلہ کر سکیں:

بشر کی جائے نفرت:

کرم خاکی ہو میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127)

اس شعر میں مرزا قادیانی نے خود کو انسان کی شرم اور عار کی جگہ کہا ہے تعیّین مرزائیوں کے ذمے ہے۔

میں سور مار ہوں:

حدیث شریف میں میرا نام سوٴر مار رکھا گیا ہے کیونکہ مسیح کی تعریف میں ہے ''یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ''

(ذکر حبیب: صفحہ 162 قادیانی مفتی محمد صادق)

امین الملک جے سنگھ بہادر ہونے کا دعویٰ:

بقول مرزا قادیانی اسے الہام ہوا ''امین الملک جے سنگھ بہادر''

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات صفحہ 568 طبع چہارم)

میں کرشن ہوں:

خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔

(لیکچر سیالکوٹ: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228)

میں آریوں کا بادشاہ ہوں:

خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے ''آریوں کا بادشاہ''

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 522)

میں خاتم الاولیاء ہوں:

بقول مرزا قادیانی اسے الہام ہوا ''وانا خاتم الاولیاء'' میں خاتم الاولیاء ہوں۔

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70)

میں مجدد، مہدی اور مسیح ہوں:

میں وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا اور بندہ مدد یافتہ ہوں وہ مہدی ہوں جس

کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 15)

میں حجر اسود ہوں:

ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے (اسے) کہا کہ حجر اسود میں ہوں (واقعی دل کی سختی کے اعتبار سے حجر اور رنگت کے اعتبار سے اسود تھا، ناقل)

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 29، طبع چہارم)

میں بیت اللہ ہوں:

خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ رکھا ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 28، طبع چہارم)

میں قرآن ہوں:

بقول مرزا قادیانی اسے الہام ہوا، میں تو بس قرآن کی طرح ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570، طبع چہارم)

میں مریم ہوں:

اس (اللہ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت ہی میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پایا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا میں اس طور میں ٹھہرا۔

(کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50)

یہ ہے مرزا قادیانی کے چند دعوؤں کی سرسری فہرست کیا کوئی انسان بقائم ہوش وحواس اور بشرط عقل وخرد مرزا قادیانی کو مجدد، مسیح، ولی یا نبی تو درکنار اسے صحیح الدماغ انسان متصور کرسکتا

ہے؟اور اسکی پیروی کو باعث نجات تصور کر سکتا ہے؟

نوٹ: ان دعوؤں کے علاوہ مرزا قادیانی نے خدا کا بیٹا،خدا کی بیوی ، رسالت ونبوت ،انبیاء کا مظہر،انبیاء پر فضیلت ،اور ایسے بہت سے تعلّی آمیز دعوے کیے ہیں تفصیل دیکھنے کے لئے احقر کی کتاب ''ابلیس قادیان'' کا مطالعہ کریں۔

کردار مرزا

اسلامی تعلیمات مقدسہ میں نہ صرف زنا بلکہ اسباب زنا '' جیسے غیر محرم کو چھونا،خلوت کرنا اور بدنظری کرنا وغیرہ'' کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔لیکن قادیان کی بناوٹی نبی نے ان تمام اسلامی حدود کو توڑتے ہوئے اپنی خدمت کے لئے مختلف عورتوں کو مقرر کیا ہوا تھا۔چند عورتیں جورات میں مرزا قادیانی کی خدمت پر مامور تھیں مندرجہ ذیل ہیں۔

اہلیہ محمد دین وبابو شاہ دین:

ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی رات کی خدمت میں، میں (رسول بی بی) منشیانی اہلیہ محمد دین اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 213 طبع اوّل)

مائی بھانو:

ایک رات خوب سردی پڑتی تھی مائی بھانو لحاف کے اوپر سے حضرت صاحب کو دباتی تھیں اسے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی دبا رہی ہے۔

(ملخصا سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 210 طبع اول)

زینب:

ڈاکٹر عبدالستار صاحب نے بیان کیا کہ میری لڑکی زینب تین ماہ کے قریب حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی خدمت میں رہی بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ اسے پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی آپ کئی دفعہ اپنا تبرک بھی اسے دیتے تھے۔(بہت خوب، جب فائدہ

لینا ہے تو بدلہ دینا ہی ہے۔ ناقل)

(ملخصاً سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 272، 273 طبع اول)

ڈاکٹرنی:

ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری کی ایک بیوی ڈاکٹرنی کے نام مشہور تھی وہ مدتوں قادیان آ کر حضور کے مکان میں رہتی اور حضور کی خدمت کرتی تھی اس کے مرنے کے بعد مرزا صاحب نے اس کا دوپٹہ اپنے کمرے کی کھڑکی کی سلاخ سے بندھوا دیا۔

(ملخصاً سیرت المہدی: جلد 3 صفحہ 126 طبع اول)

مرزا قادیانی کی انہی حرکات کو دیکھتے ہوئے قادیان کے مفتی سے کسی نے سوال کیا کہ:

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟

تو قادیان کے مفتی حکیم فضل دین قادیانی نے جواباً لکھا کہ:

وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے (یعنی تم بھی برکت کے حصول کے لئے اپنی عورتیں بھیجو۔۔۔۔۔۔ناقل)

(اخبار الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۷)

قارئین کرام! ایک لمحہ کے لئے اگر قادیان کے مرزائی مفتی کی اس بات کو تسلیم بھی کر لیں تو بھی ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا قادیانی ذریت میں خدمت کے لئے مرد موجود نہ تھے جو مرزا قادیانی کی خدمت کر سکتے یہ عورتوں سے خدمت کروانا اور خدمت بھی جسمانی طرفہ یہ کہ رات کی خلوت میں چہ معنی دارد۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں کسی غیر محرم سے مس کرنا تو درکنار خلوت کرنا بھی منع ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا لَا رَجُلَ عِنْدَ امْرَاَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَاکِحاً اَوْ ذَا مَحْرَمٍ (مسلم ج ۲ ص ۲۱۵)

”خبردار کوئی مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے مگر یہ کہ نکاح کرنے والا ہو یا محرم“

جبکہ مرزا قادیانی سے یہ عورتیں اس قدر بے تکلف تھیں کہ اس کے سامنے برہنہ ہونے میں بھی کوئی شرم محسوس نہ کرتی تھیں چنانچہ مرزا قادیانی کے مرید خاص مفتی صادق نے لکھا ہے کہ:

حضرت مرزا صاحب کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی عورت تھی ایک مرتبہ وہ کپڑے اتار کر مرزا قادیانی کے کمرے میں نہانے لگی حالانکہ مرزا صاحب کمرے میں موجود تھے۔

(ذکر حبیب صفحہ 38)

مرزا قادیانی کا ایک اور مرید خاص سراج الحق ایک واقعہ نقل کرتا ہے کہ:

ایک عورت مرزا صاحب کے کمرے میں ننگی نہائی پھر اٹھ کر کبڑی کبڑی ٹیڑھی ٹیڑھی جا کر مرزا قادیانی کے پاس سے کپڑے اٹھالائی۔ (تذکرہ المہدی صفحہ 355)

اس کے علاوہ بھی مرزا قادیانی کی زندگی میں وہ تمام رنگینیاں اور عیب موجود تھے جو کسی آوارہ، بازاری اور بدکردار شخص میں پائے جاتے ہیں چند عادات ملاحظہ فرمائیں:

شرابی:

مرزا قادیانی شراب بھی پیا کرتا تھا اپنے مرید حکیم محمد حسین قادیانی کو ایک خط میں لکھتا ہے:

محبی اخویم محمد حسین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیائے خورد خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خریدیں مگر ٹانک وائن چاہیے اس کا لحاظ رہے باقی خیریت ہے۔

(خطوط امام بنام غلام صفحہ 5)

قارئین کرام! ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولائیت سے سربند بوتلوں میں آتی تھی اور اس زمانے میں اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے تھی۔

(سودائے مرزا صفحہ 39 حاشیہ)

مرزا قادیانی جس تاکید سے حکیم حسین کو ٹانک وائن خریدنے کا پابند کر رہا ہے کیا یہ مرزا

قادیانی کے عادی شرابی اور تجربہ کار ہونے پر دلیل نہیں؟

افیمی:

مرزا قادیانی کو افیون کے استعمال کی بھی عادت تھی چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے:

حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی جو خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول حکیم نور الدین کو مسیح موعود چھ ماہ سے زائد عرصہ تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔

(اخبار الفضل 19 جولائی 1929)

تماش بین:

مرزا قادیانی کو تھیٹر دیکھنے کا شوق بھی تھا جس کو مختلف حیلے بہانوں سے پورا کرتا تھا۔

مرزا قادیانی کا نام نہاد صحابی مفتی محمد صادق اپنا واقعہ بیان کرتا ہے کہ:

ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشا ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا، صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت مسیح موعود کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے، حضرت مسیح موعود نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ (ذکر حبیب صفحہ 18)

اس دین کے کیا کہنے جس کا نبی بھی تھیٹر میں اور صحابی بھی۔

گندہ شاعر:

مرزا قادیانی پر شاعری کا بھوت بھی سوار تھا لیکن اس کی طبیعت کے عین مطابق اس کی شاعری بھی حیا سوز اور فحاشی کا مرکز تھی۔ مرزا قادیانی کے عارفانہ کلام میں سے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

چپکے چپکے حرام کروانا
آریوں کا حصول بھاری ہے

نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس آہ زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا
لیکن پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

(آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 75،76)

کیا کسی مرزائی میں جرأت ہے کہ ان عارضانہ اشعار کو اپنے گھر کی مستورات کے سامنے پڑھ کر سنا سکیں۔

لٹیرا:

مرزا قادیانی کی ساری جدوجہد حصول مال وزر کے لئے تھی جس کیلئے مختلف دینی خدمات کے بہانے لوگوں سے مال بٹورنا مرزا قادیانی کا خاص مشغلہ تھا۔حتی کہ دعا کروانے کے عوض بھی بھاری بھاری رقوم کا مطالبہ کرتا تھا۔مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے ایسا ہی ایک واقعہ نقل کرتا ہے:

پٹیالہ کے ایک رئیس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا مرزا صاحب کے خواص سے دعا کی سفارش کروائی گئی ان کو جواب دیا کہ محض رسمی طور پر ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی دو باتیں ضروری ہیں گہرا تعلق ہو یا دینی خدمت ،رئیس سے کہو ایک لاکھ روپیہ دے تو پھر ہم دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ اسکو ضرور لڑکا دے گا۔

(ملخصاً سیرت المہدی: جلد اول، حصہ اول صفحہ 238 نیا ایڈیشن)

قارئین کرام! دوا فروش تو آپ نے بہت دیکھے ہوں گے لیکن یہ دعا فروش پہلی مرتبہ دیکھ

رہے ہوں گے۔ مرزا قادیانی کی عفت و پاکدامنی پر چند واقعات نقل کیے ہیں جن سے مرزا قادیانی کے تقدس کا خوب اندازہ ہوسکتا ہے۔ مزید تفصیلات جاننے کیلئے ''دجال قادیان یا ابلیس قادیان'' کتاب کا مطالعہ کریں۔

امراض مرزا

یہ بات مسلم ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے روحانی اور جسمانی قویٰ بالکل بے عیب اور عام لوگوں کے قویٰ سے مضبوط ممتاز اور برتر ہوتے ہیں۔ ہاں انہیں بتقاضۂ بشریت عارضی طور پر بعض بیماریاں مثلاً بخار، سردرد وغیرہ لاحق ہوسکتیں ہیں لیکن ایسا نہ ہوگا کہ انبیاء کرام علیہم السلام ایسے موذی امراض میں مبتلا ہوں جو انہیں قبر تک پہنچادیں اس کے برعکس مرزا قادیانی بیسیوں بیماریوں کا مجموعہ تھا حالانکہ دعویٰ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تندرستی کی بشارت دی ہوئی ہے لکھتا ہے:

خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔

(اربعین نمبر 4: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 419)

دوسری جگہ اپنے الہام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

اے مرزا ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات: صفحہ 685 طبع چہارم)

لیکن حفاظت کے اس خدائی وعدے اور ٹھیکے کے باوجود مرزا قادیانی مجموعہ امراض تھا اور اس کی بیماریوں کو گننا بھی آسان کام نہیں چند بیماریاں مندرجہ ذیل ہیں۔

سردرد اور کثرت پیشاب:

مجھے دو مرض دامن گیر ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہوکر ہاتھ پیر سرد ہوجانا، نبض کم ہوجانا، دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔

(نسیم دعوت: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 435)

ہسٹریا اور مراق:

آپ فرماتے تھے مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی ج ۱ ص ۱۷)

حافظے کی تباہی:

میرا حافظہ خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی سے ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔۔۔۔حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد 2 صفحہ 479)

مائی اوپیا:

حضرت مرزا صاحب کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا اس وجہ سے پہلی رات کا چاندنہ دیکھ سکتے تھے۔ (سرت المہدی جلد 3 صفحہ 119 طبع اول)

نامردی:

جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں (پھر شادی کس کے بھروسے اور سہارے کی اور شادی کے بعد اولاد جلدی کیسے ہوگئی؟ ناقل)

(مکتوبات احمدیہ جلد 2 صفحہ 27)

عصبی کمزوری:

حضرت مرزا صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔

(رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء)

مرزا قادیانی ایک مخبوط الحواس شخصیت

قادیانی امراض کے تحت قادیانی تحریرات سے مرزا قادیانی کا مراقی ہونا لکھا گیا ہے۔لیکن اس اقرار کے علاوہ مرزا قادیانی کا مراقی ہونا اس کی حرکات وسکنات، عادات واطوار سے واضح ہوتا ہے مرزے کے مراقی ہونے پر چند دل آویز نمونے پیش خدمت ہیں۔

چھڑی کا قصہ:

مرزا قادیانی کالڑکا لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صاحب نے اپنی چھڑی میاں محمد علی لاہوری کو پکڑائی جب کچھ دیر بعد محمد علی لاہوری نے وہ چھڑی مرزا صاحب کو دی تو انہوں نے چھڑی کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا کس کی ہے تو بتایا گیا آپ ہی کی ہے اس پر مرزا قادیانی نے کہا اچھا ہم سمجھے تھے کہ آپ کی ہے۔

(سیرت المہدی: جلد اول ص ۲۲۷)

کتا اور جوتا:

مرزا قادیانی کا مرید یعقوب علی لکھتا ہے کہ ایک رات مرزا صاحب سونے کے لئے لیٹنے لگے تو پاؤں سے جوتا اتارنا چاہا ایک جوتا تو نکل گیا لیکن دوسرا پاؤں میں ہی رہا صبح بیدار ہوئے تو جوتا تلاش کرنے ادھر ادھر دیکھا، خادم سے کہا شاید کتا لے گیا ہو خادم نے گاؤں میں جا کر دیکھا لیکن جوتا نہ ملا۔ تھوڑی دیر بعد پاؤں کو چھوا تو پتہ چلا جوتا پاؤں ہی میں موجود ہے

(حیات النبی جلد اول ص ۱۹۱)

اور ایسا بھی ہوا کہ ایک مرتبہ چلتے ہوئے ایک جوتا پاؤں سے نکل گیا مگر وہاں سے بہت دور جانے کے بعد پتہ چلا۔

(حیات النبی جلد اول صفحہ 58)

کھانا اور کتا:

ایک مرتبہ مرزا صاحب لکھنے میں مصروف تھے کہ خادمہ نے کھانا لا کر سامنے رکھ دیا اور بتا کر خود چلی گئی آپ دوبارہ لکھنے میں مصروف ہو گئے ایک کتا آیا اور بڑے اطمینان سے کھانا کھا کر چلا گیا لیکن مرزا صاحب کو پتہ نہ چل سکا۔ (معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی کے پاس کتوں کا آنا جانا اس کثرت سے کیوں تھا شاید کہ جیسی روح ویسے ہی فرشتے والی بات ہو، ناقل)

(ملخصاً سیرت مسیح موعود صفحہ 80)

الٹا پاؤں سیدھے جوتے میں اور سیدھا الٹے میں:

مرزا قادیانی ایسا مخبوط الحواس تھا کہ وہ کام جو معمولی سمجھ رکھنے والا شخص بھی باآسانی

کر لیتا ہے مرزا وہ بھی نہ کر پاتا تھا۔ چند دل آویز نمونے پیش خدمت ہیں۔

مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے کہ: مرزا صاحب جوتے پہننے میں الٹے سیدھے کی پہچان نہ کر سکتے تھے بسا اوقات الٹی جوتی پہن لیتے تھے والدہ صاحبہ (مرزا کی بیوی) نے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان بھی لگا دیئے مگر باوجود اسکے الٹا پہن لیتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 60 نیا ایڈیشن)

اُلٹی سیدھی جرابیں:

بعض دفعہ جب جراب پہنتے تو اس کی ایڑی نیچے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی۔

(سیرت المہدی: جلد اول حصہ دوم صفحہ 344 نیا ایڈیشن)

اوپر نیچے بٹن:

مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے:

بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔

(سیرت المہدی: جلد اول حصہ دوم صفحہ 417 نیا ایڈیشن)

مت ماری گئی:

مرزا صاحب کھانا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا ہے۔ (ہاں قوت باہ بڑھانے والی ادویات کا خوب علم تھا، ناقل)

(سیرت المہدی: ج ۲۔ ص ۱۳۱)

بعض اوقات ایسا ہوتا تھا کہ ایک شخص مثلاً بھیرہ جانے والا ہوتا تھا تو اس شخص سے بھی وہی باتیں دریافت کرتے جو پہلے دریافت کر چکے ہوتے۔ (الفضل قادیان ۳ جنوری ۱۹۳۱ ص ۶)

قارئین کرام! یہ ہے مرزا قادیانی کی دماغی حالت کیا ایسا فاتر العقل شخص صحیح الدماغ انسانوں میں رہنے کے قابل ہو سکتا ہے اور کیا ایسا مخبوط الحواس شخص کسی انسانی غول کا ھادی، رہبر بن

سکتا ہے اور ایسا مسلوب الحواس اور ماؤف الدماغ شخص وحی الٰہی اور الہام شیطانی میں فرق کر سکتا ہے

فرشتگان مرزا

ابوالبشر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے سیدالبشر سیدنا حضرت محمد ﷺ تک سبھی انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی لانے کا فریضہ انجام دینے والے ''فرشتے'' ہیں اسی لئے نبوت کے جتنے بھی جھوٹے دعویدار ہوئے ہیں ان سب نے یہی دعویٰ کیا ہے کہ ہماری طرف بھی فرشتے ہی وحی لاتے ہیں۔مرزا قادیانی نے بھی یہی دعویٰ کیا کہ مجھ پر فرشتوں کے ذریعے وحی آتی ہے لیکن متنبی قادیان پر وحی لانے والے فرشتے سب سے جدا ہیں مرزا قادیانی پر وحی لانے والے فرشتوں میں سے چند کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ پڑھیئے اور سر دھنئے۔

ٹیچی ٹیچی فرشتہ:

۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو خواب میں ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنا نام ٹیچی ٹیچی بتایا۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346)

درشنی فرشتہ:

ایک فرشتہ میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کی تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا تھا میں نے اس سے کہا آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا ہاں میں درشنی ہوں۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 69 طبع جدید)

خیراتی فرشتہ:

تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام خیراتی تھا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 23 طبع چہارم)

مٹھن لال فرشتہ:

ایک شخص خواب میں مٹھن لال نامی دیکھا گیا ہے مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 474 طبع چہارم)

شیر علی فرشتہ:

میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کے اس کا نام شیر علی ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 24 طبع چہارم)

حفیظ فرشتہ:

ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 643 طبع چہارم)

کسی نے صحیح کہا ہے جیسی روح ویسے فرشتے یعنی جیسا نبی ویسے فرشتے۔

کشوف والہامات مرزا

انبیائے کرام علیہم السلام کا کلام فصاحت و بلاغت کا مرقع ہوتا ہے جس سے حکمت و دانائی اور معرفت الٰہی کے چشمے پھوٹتے ہیں اور اسی طرح حضرات انبیائے کرام علیہم السلام جس قوم میں تشریف لاتے ہیں ان پر اسی قوم کی زبان میں وحی نازل ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

”وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ۔“ (سورۃ ابراھیم آیۃ ۴)

ترجمہ: ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وحی ان کے لئے خوب واضح ہو سکے۔

مرزا قادیانی بھی یہی بات لکھتا ہے کہ یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام کسی اور زبان میں ہو۔ (چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218)

لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی کو کئی زبانوں میں وحی ہوتی تھی اور پھر اس انگلستانی نبی کے الہامات و کشوف ایسے ہیں جنہیں پڑھ کر کبھی متلی آنے لگتی ہے اور کبھی اس کی فاتر العقلی اور بے ہودگی پر ہنسی۔ یوں تو مرزا قادیانی کے الہامات کو بیان کرنے کے لئے کئی دفتر درکار ہیں۔ بطور نمونہ چند مختلف زبانوں کے الہامات پیش خدمت ہیں۔

عربی: فحان ان تعان وتعرف بین الناس (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 548 طبع چہارم)

عبرانی: ایلی اوس (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 71 طبع چہارم)

پنجابی: الہام ہوا۔ پٹی پٹی گئی (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 681 طبع چہارم)

واللہ واللہ! سیدھا ہو یا اولا (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 631 طبع چہارم)

فارسی: الہام ہوا۔ مباش ایمن از بازی روزگار (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم)

ہندی: الہام ہوا ہے کرشن جی ورز گوپال (اخبار البدر ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۳)

انگریزی: الہام ہوا۔ I love you, I am with you

(حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 316)

عربی، انگلش اردو ملا جلا الہام:۔ فتبارک من علم وتعلم خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99)

بے معنی الہامات:

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کو بے معنی الہامات بھی ہوئے جن کی سمجھ مرزا قادیانی کو بھی نہ ہوسکی چند نمونے ملاحظہ کیجیے۔

الہام میں شیشی دکھائی گئی اس پر لکھا تھا ”خاکسار پیپرمنٹ“ (الحکم قادیان ۲۴ فروری ۱۹۰۵)

الہام ہوا شعنا نعسا (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 91 طبع چہارم)

پریشن عمر پراطوس یا پلاطوس (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 91 طبع چہارم)

غثم غثم غثم (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 266 طبع چہارم)

ایک دانہ کس کس نے کھانا۔ (البشریٰ جلد 2 صفحہ 107)

خواب میں دکھائے گئے (ا) تین استرے (۲) عطر کی شیشی (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 774 طبع چہارم)

پیٹ پھٹ گیا (دن کے وقت کا الہام ہے) (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 568 طبع چہارم)

ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 614 طبع چہارم)

تائی آئی ہماری سمجھ میں اس کے معنی اور مطلب نہیں آیا ہماری کوئی تائی نہیں نہ حقیقی نہ رشتہ کی۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 665 طبع چہارم)

عبادت الٰہی

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام جہاں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف بلاتے ہیں وہاں خود بھی کثرت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری اور عبادت عبادت کرتے ہیں۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا کیا کہنا کئی اولیاء ایسے گزرے ہیں جو ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے تھے ساری ساری رات عبادت میں گزارتے جبکہ مرزا قادیانی کی عبادت وریاضت کا حال ایک عام مسلمان سے بھی پتلا ہے۔ مرزا قادیانی کی عملی حالت کو دیکھیے اور فیصلہ کیجیے کہ کیا ایسا شخص روحانیت کے کسی درجے پر فائز ہوسکتا ہے چہ جائیکہ نبوت ورسالت جیسے اعلیٰ منصب پر..........؟

مسنون وضع پر نماز:

قریب چھ سات ماہ یا زیادہ عرصہ گزر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے اور قرأت میں شاید قل ھو اللہ احد بامشکل پڑھ سکوں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ ص ۸۸)

حفظ قرآن: حضرت مسیح موعود کو قرآن مجید کے بڑے بڑے مسلسل حصے یا بڑی بڑی سورتیں یاد نہ تھیں۔

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 44 طبع قدیم)

بیٹے کی خاطر نماز جمعہ چھوڑ دی:

ایک جمعہ کے دن حضرت مسیح موعود نماز جمعہ کے لئے جانے لگے مرزا مبارک احمد نے روک لیا اور جمعہ کے لئے نہیں جانے دیا اس پر مرزا صاحب نے نماز چھوڑ دی۔ (ذکر حبیب صفحہ 172)

روزے:

جب مسیح موعود کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے۔ دوسرے سال آٹھ نو روزے رکھے باقی چھوڑ دیئے۔ تیسرے سال دس گیارہ

روزے رکھے باقی چھوڑ دیئے۔ پھر اس سال کے بعد جتنے سال زندہ رہے کبھی روزے نہیں رکھے۔
(سیرت المہدی: جلد اول ملخصاً صفحہ 65، 66 طبع قدیم)

حج، اعتکاف، زکوٰۃ:

حضرت مسیح موعود نے حج نہیں، اعتکاف نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی۔
(سیرت المہدی: جلد 3 صفحہ 119 طبع قدیم)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی عملی زندگی کے چند گوشے آپ کے سامنے رکھے گئے ہیں جن سے مرزا قادیانی کی عملی حالت واضح ہے یقیناً بڑے سے بڑا دعویٰ کرنے میں دو تولہ زبان کی حرکت ہے لیکن عمل سے دعوے کی صداقت ثابت کرنا صرف سچوں کا ہی کام ہے اور پھر مرزا قادیانی کی عبادت و ریاضت سے کنارہ کشی اس کے مریدین پر بھی واضح تھی اسی لئے وہ مرزا قادیانی سے اس سے متعلق سوال بھی کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ:

ایک دفعہ مرزا صاحب میاں رحیم بخش کے ساتھ سیر کر رہے تھے تو اس نے پوچھا کہ حضرت آپ سیر کرتے ہیں ولی لوگ سنا ہے شب و روز عبادت الٰہی کرتے ہیں۔ آپ (مرزا قادیانی) نے جواباً فرمایا ولی اللہ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مجاہدہ کش جیسے حضرت باوا فرید گنج شکر رحمہ اللہ اور دوسرے محدث جیسے ابوالحسن خرقانی، مجدد الف ثانی رحمہ اللہ وغیرہ دوسرے قسم کے ولی بڑے مرتبہ کے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بہ کثرت کلام کرتا ہے۔ میں ان میں سے ہوں (کیا یہ حضرات عابد و زاہد نہیں تھے؟ اور پھر مرزا کو کس نے محدث کہا؟ کیا عمل کی بجائے صرف دعوے کرنے سے انسان متقی کہلا سکتا ہے؟)

مغلظات مرزا

حضرات انبیاء علیہم السلام کی خصوصیات میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ مقدس وجود تہذیب و اخلاق اور صبر و تحمل کے پہاڑ ہوتے ہیں اور کسی کی سخت کلامی پر بھی اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور اپنی برگزشتہ قوم کو اپنی شیریں زبان اور نرم خوئی کے ذریعے راہ راست پر لانے

کی برابر کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن اسکے برعکس انبیاء علیہم السلام کا مظہر اتم ہونے کا دعوے دار مرزا قادیانی سراسر اخلاقی کمزوریوں، نکتہ چینیوں، بدگوئیوں اور بدکلامیوں سے لبریز تھا مرزا قادیانی اپنے مخالفین کو گالیاں تک دینے سے بھی گریز نہ کرتا تھا۔ مرزا قادیانی نے مختلف مذاہب کے لوگوں کو جو گالیاں دیں ہیں ان کی فہرست لمبی ہے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

مسلمانوں کو گالیاں:

جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔

(انوار اسلام: روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31)

ترجمہ: ہر شخص میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548)

دشمن ہمارے بیابانوں کی خنزیر ہوگئے اوان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔

(نجم الھدیٰ: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53)

علمائے کرام اور اولیاء کرام کو گالیاں:

یہ دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہیں مگر خنزیر سے زیادہ پلید لوگ وہ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو اور گندی روحو تم پر افسوس........ اے اندھیرے کے کیڑو۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305)

بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ۔

(رسالہ ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 302)

عیسائیوں کو گالیاں:

یہ مردہ پرست لوگ (عیسائی) کیسے جاہل اور خبیث طینت ہیں۔

(رسالہ ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 292)

اس مردار اور خبیث فرقہ (عیسائیت) نے جو مردہ پرست ہے۔

(رسالہ ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 293)

آریوں کو گالیاں:

قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 387)

اے نادان آریو کسی کنوئیں میں پڑ کر ڈوب مرو۔

(آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 64)

نوٹ:

قادیانی کتب میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو دی گئی گالیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن کو حروف تہجی کی ترتیب سے حضرت مولانا نور محمد سہارنپوری نے اپنی کتاب ''مغلظات مرزا'' میں جمع کر دیا ہے۔

تناقضات

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں ان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں پایا جاتا چنانچہ قرآن مجید میں بھی ارشاد ربانی ہے:

''لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا''

(سورۃ النساء: آیۃ 82)

ترجمہ: کہ اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پایا جاتا۔

لیکن اسکے برعکس مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض جابجا پایا جاتا ہے حالانکہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے ''کسی سچے، عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ (خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

مرزا قادیانی کے چند تناقضات نقل کئے جاتے ہیں۔

مہدی ہونے کا دعویٰ:

یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 264)

مہدی ہونے کا انکار:

محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344)

مسیح موعود ہونے کا اقرار:

وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے یہ عاجز ہی ہے۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 468)

مسیح موعود ہونے کا انکار:

اس عاجز نے جو مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔میں نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192)

نبی اور رسول ہونے کا اقرار:

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 447 طبع جدید)

نبی اور رسول ہونے سے انکار:

میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ ہی معجزات، ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ کا منکر۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد 1 صفحہ 214 طبع جدید)

نوٹ: مرزا قادیانی کی کتابوں میں سینکڑوں تضادات موجود ہیں جنہیں حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی رحمہ اللہ نے ''قادیانیت کے دو چہرے'' میں جمع کر دیا ہے قارئین کرام کو مزید تفصیلات اس میں مل سکتی ہیں۔

جھوٹ:

جھوٹ ایک ایسی بری خصلت ہے جسے نہ صرف اسلام بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا برا جانتا ہے۔اس کے علاوہ جھوٹ بولنا ایک معاشرتی اور اخلاقی عیب بھی ہے اس لئے انبیاء کرام علیہم السلام کی ذوات قدسیہ جھوٹ سے مکمل بری ہوتی ہیں اسی لئے مرزا قادیانی جیسے کذاب نے بھی اپنی کتابوں میں کئی جگہ جھوٹ کی برائی بیان کی ہے۔

جھوٹ بولنے سے متعلق مرزا قادیانی کے چند ملفوظات ملاحظہ ہوں۔

قول نمبر ا: جھوٹ بولنا بھی شرک ہے۔ (الحکم ج ۹ ص ۵۔ ۱۷ اپریل ۱۹۰۵)

قول نمبر ۲: جھوٹ کے مردار کو نہ چھوڑنا کتوں کا طریق ہے نہ کہ انسانوں کا۔

(خدا کا فیصلہ: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43)

قول نمبر ۳: وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

(شحنۂ حق: روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386)

قول نمبر ۴: جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا کے ایک برابر ہے۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215)

لیکن اسکے باوجود مرزا قادیانی نے اپنے جھوٹے دعوؤں کو سہارا دینے اور جھوٹی شہرت کو باقی رکھنے کے لئے اپنی کتابوں میں سینکڑوں جھوٹ لکھے ہیں۔ چند جھوٹ ملاحظہ کیجیے اور مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا فتوؤں کے مطابق مرزے کے بارے میں فیصلہ کیجئے۔

جھوٹ نمبر ا۔

تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص تھے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410)

یہ مرزا قادیانی کا تفسیر ثنائی پر خالص افتراء ہے۔تفسیر ثنائی میں کہیں یہ بات نہیں لکھی مرزا قادیانی کو تفسیر ثنائی پر جھوٹ اس لئے بولنا پڑا کہ اس بدبخت نے خود اپنی کتابوں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے انہیں ناقص الفہم لکھا ہے اسلئے اعتراض سے بچنے کیلئے

اس توہین کی نسبت تفسیر ثنائی کیطرف کردی ۔ ہمارا مرزائیوں کو چیلنج ہے کہ تفسیر ثنائی میں یہ الفاظ دکھائیں تا کہ مرزے کے ماتھے سے جھوٹ کی اس لعنت کا داغ دھل سکے۔

جھوٹ نمبر ۲۔

احادیث میں صاف لکھا ہے کہ مسیح موعود کی تکفیر ہوگی اور علمائے وقت اس کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ اسنے تو ہمارے دین کے بیخ کنی کردی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 213)

یہ خالص افتراء ہے کسی ایک حدیث میں بھی ایسی بات نہیں ہے۔اصل بات یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی کے تعلّی آمیز دعووں اور توہین آمیز عبارات کو دیکھتے ہوئے علماء کرام نے اس کے کفر کا اعلان کیا تو مرزا قادیانی نے محض اپنے کفر کے خلاف اس تحریک کو کمزور کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افتراء باندھ دیا۔

جھوٹ نمبر ۳۔

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی اور اس شخص کو دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں بھی خواہش کی۔

(اربعین نمبر 4: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442)

یہ بھی مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ ہے کسی نبی نے مرزا قادیانی کی بشارت نہیں دی اور نہ ہی اس مکھڑے کو دیکھنے کی خواہش کی۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے چند جھوٹ آپ کے سامنے نقل کئے ہیں آپ مرزا قادیانی کے فتووں کو سامنے رکھیں اور فیصلہ کریں کہ کیا مرزا قادیانی شرک نہیں کر رہا؟ کیا مرزا قادیانی کتوں کے طریق پر نہیں چل رہا؟ کیا مرزا قادیانی جھوٹ بول کر گوہ نہیں کھا رہا؟ اور کیا مرزا قادیانی وہ کام نہیں کر رہا جس کے کرنے میں ولد الزنا کنجر بھی شرماتے ہیں؟

مرزا قادیانی کی علم دانی

مرزا قادیانی کوئی علمی شخص نہ تھا۔ دین اسلام کی وہ بنیادی معلومات جن سے معمولی دینی مطالعہ رکھنے والا شخص بھی واقفیت رکھتا ہے۔ مرزا قادیانی ان سے بھی کورا تھا۔ جبکہ دعویٰ امام الزمان، مہدی، مسیح اور نا جانے کیا کیا تھا حالانکہ امام الزمان کی علمی قوت کے بارے میں لکھتا ہے۔

امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔ (ضرورۃ الامام: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 480)

لیکن مرزا قادیانی کی علمی قوت اور معلومات کی وسعت کس قدر تھی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

☆ تاریخ کو دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد فوت ہو گیا تھا۔ (پیغام صلح: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق معلومات دیکھئے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد محترم کے بارے میں ہر شخص جانتا ہے کہ وہ آپ کی ولادت سے چھ ماہ قبل ہی انتقال فرما گئے تھے لیکن مرزا قادیانی سیرت کی اس ابتدائی بات سے بھی جاہل ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ”یتیم لڑکا تھا“ جیسے الفاظ استعمال کرنے سے مرزا قادیانی کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب کرنا بھی ظاہر ہے۔

☆ تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے۔ (چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 299)

یہاں بھی مرزا قادیانی کی سیرت سے جہالت ظاہر ہے کیونکہ کتب سیرت میں واضح لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تین لڑکے ”عبداللہ، طیب، قاسم“ پیدا ہوئے جن کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔

بخاری شریف جو حدیث کی بڑی معتبر اور مشہور کتاب ہے مرزا قادیانی کو اسکے مصنف

کا نام تک معلوم نہ تھا۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

☆ امام محمد اسماعیل صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والے مسیح کی نسبت صرف اسی قدر حدیث بیان کر کے چپ کر گئے کہ **امامکم منکم** اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دراصل حضرت اسماعیل بخاری صاحب کا یہ مذہب تھا۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 153)

قارئین کرام! بخاری شریف کی شہرت اور مقام سے کون سا مسلمان ناواقف ہوگا لیکن مرزا قادیانی امام بخاری کے نام تک سے واقف نہ تھا اسی لئے اپنی کتابوں میں امام بخاری کا نام ''محمد اسماعیل بخاری'' لکھتا ہے۔ حالانکہ اسماعیل تو ان کے والد کا نام تھا امام بخاری کا نام تو ''محمد'' تھا یہ ہے مرزا قادیانی کی علم حدیث سے جہالت کا بین ثبوت اور یہ اس شخص کی حالت ہے جو کہتا ہے کہ میں حَکَم بن کر آیا ہوں اسلیئے میں جس حدیث کو غلط کہہ دوں وہ مردود ہے چاہے محدثین کی شہادت اس کی صحت پر ہو۔ (نعوذ باللہ) اور جو یہ کہتا ہے کہ اپنی وحی کے مقابل حدیث کو ردی کی طرح پھینک دیتا ہوں (نعوذ باللہ)۔

اہل علم جانتے ہیں کہ مشہور عالم حافظ ابن حجر مکی شافعی المذہب تھے لیکن مرزا قادیانی نے اپنی وحی کے ذریعے ان کا حنفی ہونا لکھا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

فتاوی ابن حجر جو حنفیوں کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔ (خزائن: ج ۱۴ ص ۳۱۵)

یہاں مرزا قادیانی نے شوافع کی معتبر کتاب ''فتاویٰ ابن حجر'' کو حنفیوں کی معتبر کتاب کہہ کر فقہ سے جہالت کا ثبوت دیا ہے، بھلا جو شخص فقہ کی کتابوں کے سرسری تعارف سے ناواقف ہو وہ اصول فقہ اور فقہ کے باریک مسائل کو کیا جانتا ہوگا؟ اور کیا ایسا جاہل شخص اجتہاد کا اہل ہوسکتا ہے؟

اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے جس کا دوسرا مہینہ صفر ہے لیکن مرزا قادیانی نے ماہ صفر کو چوتھا مہینہ لکھا ہے مرزا قادیانی اپنے لڑکے کی پیدائش کے بارے میں لکھتا ہے:

''اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر۔'' (تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی عجیب الخلقت شخصیت کے مختلف گوشوں سے چند نمونے آپ کے سامنے رکھے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ بدخصلت اس فرش خاکی پر جنم لینے والا بدترین انسان تھا جس کے رگ و ریشے پر شیطان کی حکمرانی تھی جس کی زبان گالیوں اور گستاخیوں کی مشین گن تھی۔شراب اور افیون جیسے نشے کا عادی اور زنا اور حرام کاری جیسے فعل شنیع میں مبتلا تھا۔ پرلے درجے کا جاہل مطلق اور مخبوط الحواس تھا۔جھوٹ وافتراء کا پلندا تھا۔

مرزا قادیانی کی شخصیت کو دیکھتے ہوئے سادہ لوح مسلمان اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر یہ شخص اس قدر گھناؤنے کردار کا مالک تھا تو پھر بعض پڑھے لکھے اور ذہین قسم کے لوگ اس کا کلمہ پڑھتے ہیں؟ اسکو نبی اور رسول کیوں مانتے ہیں؟ اس کو اپنا مرشد اور رپیر کیوں تسلیم کرتے ہیں؟ اسکی اطاعت واتباع کو کامیابی وکامرانی کیوں جانتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں سرجنِ قادیانیت مجاہدِ ختم نبوت جناب طاہر عبدالرزاق لکھتے ہیں:

ایمان قدرت کا سب سے جلیل القدر تحفہ ہے اور ہدایت صرف رب ذوالجلال کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے تو محلات میں رہنے والوں کو نعمت ایمان سے محروم رکھے اور کسی دریا کے کنارے ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں رہنے والے کو ایمان کا خزینہ عطا کردے۔وہ چاہے تو بادشاہوں کو حالت کفر میں مارے اور انہیں جہنم کا ایندھن بنا دے اور اس کی منشاء ہو تو غربت وافلاس کی چکی میں پسنے والے کو مسند ولایت پہ فائز کرے اور بعد از موت جنت الفردوس اس کا مقدر ٹھہرے۔رئیس قریش ابوالحکم کہلانے والا ابوجہل دولت ایمان سے محروم رہا اور حبشہ کا غلام بلال حبشی رضی اللہ عنہ مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعزاز عظیم پائے۔سیم وزر میں کھیلنے والا ابولہب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا ہونے کے باوجود قفس کفر میں انتہائی عبرتناک موت مرجائے اور ایران سے آنے والا غربت کا مارا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رفیق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنے تاجدار ختم نبوت کا کلیوں کو شرماتا بچپن، شبنم سے مطاہر لڑکپن اور رشک مہتاب وآفتاب جوانی اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے بہت سے بدقسمت کفر کی ظلمت میں دم توڑ گئے اور روم سے آنے والے صہیب رومیؓ آغوش نبوت میں آبسے اور دامن

مصطفی ﷺ کی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہونے لگے۔

اے سوالی مسلمان!

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ برنارڈ شاہ اور سٹیفن لیکاک ایسے ادیب، ولیم وڈز ورتھ اور جان کیٹس ایسے شاعر، ابراہام لنکن اور سینڈل فلپ ایسے مقرر، لوئی پاسچر اور بانمن ایسے ڈاکٹر، سٹارک اور اوپن ہائم ایسے قانون دان، چرچل اور گاندھی ایسے سیاست دان ایڈیسن اور جارج سٹیفن ایسے سائنس دان، آئن سٹائن اور نیوٹن ایسے ماہرین طبعیات، کارل مارکس اور آدم سمتھ ایسے ماہرین اقتصادیات، بورنگ اور بی مک گرا ایسے ماہرین نفسیات، مینڈل اور ڈارون ایسے ماہرین حیاتیات، دیمارگن اور ٹورنگ ایسے ماہرین ریاضیات، ٹوئن بی اور سپنگلر ایسے ماہرین عمرانیات، رابرٹ بائل اور جان ڈالٹن ایسے ماہرین کیمیا، برٹرینڈ رسل اور ہیگل ایسے فلاسفر، نپولین اور منٹگمری ایسے جرنیل، ہٹلر اور سٹالن ایسے منتظمین، برزینف اور کینڈی ایسے حکمران، لین پول اور گبن ایسے مورخین، لارڈ میکالے ایسا ماہر تعلیم اور گلیکسو ایسا ماہر فلکیات، اس دنیا سے ناکام و نامراد چلے گئے کیا یہ اپنے اپنے علم وفن کے دائرہ میں بڑے لوگ نہیں تھے؟ یقینا یہ یکتائے روزگار اور نابغہ عصر تھے لیکن کیا ان کا علم ان کو گمراہی سے بچا سکا اور ان کی ذہانتیں ان کی عاقبتوں کو سنوار سکیں؟

اے سادہ لوح مسلمان! اگر سر ظفر اللہ جیسا خود ساختہ عقل مند مرزا قادیانی جیسے کانے بھینگے اور فاتر العقل کو نبی مانتا ہے تو اس میں چھپنے کی کیا بات بنی اسرائیل کے دانشوروں نے بھی تو بچھڑے کو خدا مانا تھا۔ اگر ڈاکٹر عبدالسلام مرزا قادیانی کی گالیوں اور خرافات کو وحی مانتا ہے تو اس میں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بھارت کا سابقہ صدر مرار جی ڈیسائی بھی تو اپنا پیشاب پیتا تھا اور اسے water of life (آب حیات) کہتا تھا۔ اگر ایم ایم احمد ختم نبوت کا انکار کرتا تھا تو اس میں پریشانی کی کیا وجہ! روس کا صدر گورباچوف بھی خدا کے وجود کا انکار کرتا تھا۔ اگر مرزا مسرور خود کو مرزا قادیانی جیسی عجیب وغریب مخلوق کا خلیفہ کہلوانے میں فخر محسوس کرتا تھا۔ اگر الٹی کھوپڑی کی قادیانی امت مرزا قادیانی پر درود وسلام بھیجتی ہے تو اس میں کیسی پریشانی۔ بھارت کا وزیر اعظم

راجیو گاندھی بھی تو موٹے تازے ننگے دھڑ نگے بت کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رام رام کرتا تھا۔

جھوٹی نبوت کے جھوٹے پیروکارو! تم اپنے اس گرو گھنٹال کو خوبصورت سے خوبصورت لباس پہناؤ لیکن یہ ہر لباس میں ننگا نظر آتا ہے۔ تم اس جسم پر بہترین سے بہترین خوشبویات چھڑکو لیکن اس کے جسم سے ارتداد کی بدبو کے بھبھوکے اٹھتے رہیں گے۔ تم اس کے چہرے پر اعلیٰ سے اعلیٰ ملمع کاری کرو لیکن اس کے مکروہ خدوخال تم سے چھپائے نہ چھپیں گے۔ تم پوری قوت لگا کر اس کی جھوٹی نبوت کی تشہیر کر لو لیکن موٹر سائیکل کی پلیٹ جیسی اس کی پیشانی پہ لکھے ہوئے دجال اور کذاب کے الفاظ تم سے مٹائے نہ مٹیں گے۔

یاد رکھو تکمیل ختم نبوت کے بعد اس بزم ہستی میں ہر لمحہ فطرت کی یہ صدا گونجتی ہے کہ اب جو بھی منزل تک پہنچنا چاہتا ہے اسے دامن مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وابستہ ہونا ضروری ہے۔ جس کے ہاتھ میں دامن مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں اسے قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں۔ اس کی عقل اسے کفر و ضلالت کے لق و دق ریگستانوں میں لئے گھومتی ہے۔ اور منزل کی تلاش میں آبلہ پا سرگرداں مسافر ویرانوں میں سسک سسک کر دم توڑ دیتا ہے۔

قادیانی اخلاق

قادیانی نعرہ ''محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں'' کی حقیقت

اخلاق کے متعلق مرزا قادیانی کے بیان کردہ اپنے اصول

علماء اسلام، اہل اسلام اور دیگر مذاہب والوں کو دی گئی گالیاں

وہ شخص اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیا رحمہ اللہ کے گستاخ آنجہانی مرزا قادیانی کو نبی اور رسول کہتا ہو اس کی وحی کو قرآن مانتا ہو، اسکی بیوی کو ام المؤمنین کا خطاب دیتا ہو، اسکے چیلوں کو صحابہ کرام کا درجہ دیتا ہو، اس کی بیٹی کو سیدۃ النساء بی بی فاطمہ کے مقابل جانتا ہو، اس کی باتوں کو حدیث اور کاموں کو سنت ٹھہراتا ہو تو ایسے گستاخ کو صاحب اخلاق کیسے مان لیتا ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ کی توہین کرنے والا صاحب اخلاق ہوسکتا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کی شان پاک میں ہرزہ سرائی کرنے والے کی زہریلی مسکراہٹ کو حسن خلق کہا جاسکتا ہے؟ کیا صحابہ واہل بیت کا گستاخ خوش اخلاق ہوسکتا ہے؟ کیا علماء اسلام اور مسلمانان عالم کو غلیظ گالیاں دینے والا عمدہ اخلاق والا ہوسکتا ہے؟ مسلمان یادرکھ اگر مرزا قادیانی صاحب اخلاق ہے تو دنیا میں بداخلاق کوئی نہیں ہوسکتا۔

منیر احمد علوی

عام طور پر قادیانی طبقہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے بناوٹی اخلاق کے ذریعے متاثر کرنے کی کوششیں کرتا رہتا ہے اور جب کبھی علماء اسلام کی طرف سے ان کے پیشوا نبوت و رسالت کے جھوٹے دعویدار مرزا قادیانی پر اعتراض کیا جائے یا اس کے کردار کے متعلق کوئی بات نقل کی جائے تو ان کے اخبارات اور ٹی وی چینل اخلاق و شرافت کی دہائی مچانا شروع کر دیتے ہیں اور بے بنیاد شور اٹھا کر اصل بات اور اعتراض سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کا مصداق بنتے ہوئے علماء اسلام پر گالیوں، بدکلامیوں اور بداخلاقیوں کے الزامات لگاتے ہیں اس رسالہ میں قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات کو پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین فیصلہ کر سکیں کہ علماء اسلام سے گالی، بدکلامی اور بداخلاقی کا مظاہرہ ہوتا ہے یا اُن کا جرم مرزا قادیانی کی تحریرات کو نقل کرنا ہے اور دوسرا یہ واضح ہو سکے کہ قادیانیوں کا ماٹو ''محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں'' ''ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، اور کھانے کے اور'' کا مصداق تو نہیں؟

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ منکرین توحید و رسالت کی طرف سے سچے انبیاء کرام پر الزامات لگائے گئے اور ان کے حق میں نہایت بیہودہ اور گندی زبان استعمال کی گئی لیکن چونکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تہذیب و اخلاق سے موصوف، صبر و تحمل کے پہاڑ اور عفو و درگزر کی تعلیم سے آراستہ ہوتے تھے اس لیے وہ اپنی نادان قوم کو اپنی شیریں زبانی اور نرم خوئی کے ذریعہ راہِ راست پر لائے اور اُن کو رذائل و خبائث سے پاک کر کے محاسن و مکارم اخلاق کا حامل بنا دیا یہی بات نبوت کے سچے دعویدار اور نبوت کے جھوٹے دعویدار کے درمیان ایک بڑا فرق بھی ہے کہ نبوت کے سچے دعویدار مخالفت اور دشمنی پر بھی تہذیب و اخلاق کے دائرے سے نہیں نکلتے جبکہ جھوٹا مدعی سخت کلامی اور مخالفت پر برداشت کا دامن چھوڑ کر انتقام کے درپے ہو کر دشنام دہی (گالی گلوچ) کی نجس وادی میں اتر جاتا ہے چنانچہ مرزا قادیانی جس کو مرزائی ذریت ''مصلح اعظم'' ''پیکر اخلاق'' سمجھتے اور مانتے ہیں وہ مخالفت میں اس وادی میں اترا ہے۔ (حالانکہ علماء اسلام نے مرزا قادیانی

کے دعوؤں کی تردید کی ہے لیکن تہذیب واخلاق کا دامن نہیں چھوڑا)

یہ بات بھی اہم ہے کہ بدزبانی اور بداخلاقی کرنا صرف اسلام میں ہی برا نہیں بلکہ دنیا کا ہر مذہب ولا مذہب اس کو برا جانتا ہے اسی لیے باوجود اپنی فطرت ثانیہ کے مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتابوں میں بدزبانی اور بداخلاقی کی مذمت بیان کی ہے۔

مرزا قادیانی کے بیان کردہ اپنے اصول ملاحظہ کیجئے:

☆ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔

(اربعین نمبر4: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471)

☆ ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔ (ست بچن: روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133)

☆ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 115)

اپنی ذریت کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

☆ یادرکھو یہ بڑی تنگ دلی ہے اور تنگ ظرفی کی نشانی ہے کہ انسان اختلاف رائے اختلاف مذہب کی وجہ سے عمدہ اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ (ریویو نمبر 10 جلد 13 صفحہ 348)

☆ ہر ایک سختی کو برداشت کرو ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو تمہیں چاہیے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو۔

(نسیم دعوت: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 365,364)

جبکہ اپنے بارے میں لکھتا ہے:

☆ میں سچ سچ کہتا ہوں جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جسکو دشنام دہی کہا جائے۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 109)

☆ میں نے جوابی طور پر بھی کبھی کسی کو گالی نہیں دی۔

(مواہب الرحمن: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 236)

قادیانیوں کے امام الزمان ایک جگہ اپنے عمل کی توجیح یا تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

☆ قوت اخلاق چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ان میں اعلیٰ درجے کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں یہ بات نہایت قابل شرم ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درست بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام الزمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات پر منہ میں جھاگ آتا ہو، آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح بھی امام الزمان نہیں ہو سکتا۔ (ضرورت الامام: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 478)

محترم قارئین کرام! اب ہم مرزا قادیانی کے اقوال و افکار کی روشنی میں مختصر جائزہ لیتے ہیں کہ مرزا قادیانی کہاں تک اپنے بیان کردہ معیار پر پورا اترا ہے اور قادیانیوں کو دعوت غور و فکر دیتے ہیں شاید آج کا سوچنا کل کے پچھتاوے سے بچالے۔

اہل اسلام کے بارے میں:

مرزا قادیانی کے ”مبارک قلم“ سے مسلمانوں کے بارے میں جو گل افشانی ہوئی ہے اسے ملاحظہ فرمائیں:

☆ جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ (انوار الاسلام: روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31)

یعنی قادیانی مذہب میں حلالی بننے کیلئے لازمی شرط کسی کی ماں کا پاکدامنہ ہونا نہیں بلکہ مرزائیت کی فتح کو تسلیم کرنا ہے۔

☆ میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد میری تصدیق نہیں کرتی۔ (آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547-548)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ اگر ایک شخص مرزے کا انکار کرتا ہو لیکن اس کی ماں مرزے کو مانتی ہو تو مرزے کا اس منکر کو ”کنجری کی اولاد“ کہنا ٹھیک ہوگا؟ تعجب ہے انکار کسی نے کیا

لیکن گالی دوسرے کو ملی۔

☆ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53)

☆ جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے؟ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے؟ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں ملے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔

(انجام آتھم: روحانیخزائن جلد 11 صفحہ 337)

قادیانی طبقہ بتائے کیا یہ گالیاں نہیں ہیں؟ کیا آپ کا امام الزمان تنگ نظری اور تنگ ظرفی کا مظاہرہ نہیں کر رہا؟ کیا یہ تہذیب اخلاق ہے؟ کیا یہ طریق شرافت ہے؟

علمائے اسلام کے بارے میں:

مرزا قادیانی نے جب اپنے کفریہ عقائد کا اعلان و پرچار شروع کیا تو علمائے اسلام نے نہ صرف اس کے عقائد و تمام دعوؤں کا انکار کیا بلکہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے عوام الناس کو اس کے کفریہ عقائد باطل نظریات ،فریب کاریوں اور حیلہ سازیوں سے آگاہ کرنا شروع کیا تا کہ سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان بچ سکے اور اس کے تمام شبہات کے دندان شکن جوابات دیئے ،جواباً مرزا قادیانی نے علمی دلائل سے ہٹ کر رد کا جو طریقہ اپنایا ملاحظہ کیجئے۔

☆ چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبار والے انہیں شیطانوں میں سے تھے۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 288)

☆ ان بد بخت مولویوں نے علم تو پڑھا مگر عقل اب تک نزدیک نہیں آئی۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 295)

☆ بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 302)

☆ بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید لوگ وہ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں ،اے مردار خور مولویوں اور گندی روحو تم پر افسوس۔۔۔۔۔اے اندھیرے کے کیڑو۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305)

☆ ان احمقوں نے یہ معنیٰ کس لفظ سے سمجھ لیے اے نادانو! آنکھوں کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والو! سوچو۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330)

عام طور پر قادیانی کہتے ہیں کہ یہ سب گالیاں علماء کرام کی طرف سے نکالی جانے والی گالیوں کا جواب ہے حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹ پر مبنی ہے مرزا قادیانی کے ہم عصر علماء نے جو کتابیں لکھی ہیں وہ آج ''احتساب قادیانیت'' میں چھپ چکی ہیں کیا کوئی قادیانی علماء کرام پر لگائے گئے الزامات کا ثبوت پیش کرسکتا ہے؟

اور اگر بالفرض کسی عالم نے نازیبہ الفاظ استعمال بھی کیے ہوں تو جواباً سب کو گالی دینے کا جواز کہاں سے آیا؟ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ ہم نے جواباً بھی کسی کو گالی نہیں دی اس کا کیا مطلب ہے؟ مرزے کا دعویٰ امام الزمان ہونے کا ہے تو پھر تحمل، برداشت،اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیوں نہیں؟ مرزا قادیانی انتقاماً طریق شرافت کو کیوں چھوڑ رہا ہے؟ اختلاف رائے اور اختلاف مذہب کی وجہ سے کیوں تنگ ظرفی اور تنگ نظری کا اظہار کیا؟

مرزا قادیانی نے اپنے مخالف ہم عصر علمائے اسلام کا نام لے لے کر بھی دشنام دہی کا بازار گرم کیے رکھا تھا جن کے نام لے کر انھیں گالیاں دیں ان میں چند حضرات کو نکالی جانے والی گالیوں سے مستفید ہوں۔

مولوی عبدالحق غزنوی کو گالیاں:

مولوی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ بڑے درجے کے عالم دین تھے،مرزا قادیانی کے راستے

میں آہنی دیوار بنے رہے اور مرزا قادیانی کا ان سے مباہلہ بھی ہوا جس کے نتیجے میں مرزا قادیانی ان کی حیات میں ہی انجام کو پہنچ گیا، ان کے بارے میں مرزا قادیانی کی گل افشانی ملاحظہ فرمائیں:

☆ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا کیا اندر ہی پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311)

☆ مگر اس کی (مولانا عبدالحق صاحب) بدبختی سے وہ دعویٰ بھی باطل نکلا اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 317)

☆ رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم لعن اللہ الف الف مرہ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ اے پلید دجال پیش گوئی تو پوری ہو گئی لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330)

☆ اے بدذات خبیث دشمن اللہ و رسول کے! تو نے یہ یہودیانہ حرکت کی۔ حق کو چھپانے کے لیے جھوٹ کا گوہ دکھایا۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334)

مولانا حسین احمد بٹالوی کو گالیاں:

مولانا حسین احمد بٹالوی ان لوگوں میں سے تھے جن سے مرزا قادیانی کو بہت قریبی تعلق تھا لیکن جب مرزا قادیانی نے جھوٹے آسمانی دعوے کرنے شروع کئے تو ابتداءً تو مولانا نے نصیحت کے ارادے سے بہت سمجھایا لیکن جب دیکھا کہ اب یہ شخص سمجھنے والا نہیں تو مرزا قادیانی کی حقیقت لوگوں کے سامنے بیان کرنے لگے اور اپنے رسالہ ''اشاعۃ السنہ'' میں اس کے عقائد و نظریات پر مضبوط گرفت کرنے لگے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے مولانا سے انتقام کی غرض سے جو خرافات لکھیں وہ ملاحظہ فرمائیں:

☆ اس جگہ (مرزا کے الہام میں) فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے اور ھامان سے مراد نومسلم سعد اللہ ہے۔

☆ یہ بے چارہ نیم ملا گرفتار عجب و پندار بٹالوی یہ حاطب اللیل باوجود اپنے بے جا تکبر اور کذب صریح کے اور خبث نفس سے علماء وفضلاء کا حقارت سے نام لیتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 600)

☆ بٹالوی اول درجہ کا کاذب اور دجال اور رئیس المتکبرین ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 601)

☆ اے مفتری بابکار، اے سخت دل ظالم تجھے مولوی کہلا کر شرم نہ آئی۔

(براہین احمدیہ پنجم: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275)

☆ یہ شیخ بٹالوی۔۔۔منافق اور حق پوش اور دورنگی اختیار کرنے والا ہے۔

(شہادت القرآن: روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 383)

☆ یہ شیخ بٹالوی جو صاحب اشاعت اور مضل جماعت ہے۔

(نور الحق: روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 73)

مولانا حسین احمد بٹالوی کے بارے میں دشنام دہی انتقام میں مرزے کے اپنے طے شدہ حدود سے بھی تجاوز ہو گیا تو جو احساس ندامت ہوا سے ملاحظہ کیجئے۔ مرزا لکھتا ہے:

☆ میں نادم ہوں کہ نا اہل حریف کے مقابلے نے کسی قدر تجھے درشت الفاظ پر مجبور کیا ورنہ میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات نہ پر لاؤں، مگر بٹالوی اور اس کے استاد نے مجھے بلایا۔ اب بھی بٹالوی کے لیے بہتر ہے کہ اپنی پالیسی بدل لیوے ورنہ ان دنوں کو رو رو کے یاد کرے گا۔

(آسمانی فیصلہ: روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320)

قارئین کرام! آپ ہی فیصلہ کریں کہ یہ اظہار ندامت ہے یا دھمکی۔ ہمارا سوال ہے کہ اگر کوئی نا اہل حریف کسی اور گناہ اور برائی کی طرف بلائے تو کیا مرزا قادیانی اس طرف بھی چل پڑے گا۔ کیا امام الزمان نبی، مہدی مسیح کے اخلاق وتحمل کا معیار یہی ہے؟

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو گالیاں:

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی وہ خوش نصیب انسان تھے جنہیں خود سرکار دو جہاں ﷺ نے بذریعہ خواب ردّ قادنیت کے عظیم مشن پر کام کا حکم فرمایا تھا آپ نے اپنی کتاب ’’سیف چشتیائی‘‘ میں مرزا قادیانی کے باطل نظریات کے رد اور اس کے علمی سرقہ کی قلعی کھول کر بیان کر دی اور وہ کتابیں مرزا قادیانی کو بھی مرزا قادیانی نے ان کا جواب دینے کی بجائے اپنی فطرت ثانیہ کا اظہار کر دیا ملاحظہ کیجئے:

☆ مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور وہ نہ صرف دروغ گو ہیں بلکہ سخت دروغ گو ہیں۔ (نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 444)

☆ اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 448)

☆ مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچتی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن، میں نے کہا اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی۔

(اعجاز احمدی: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188)

دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام وکمال کتاب کا خود چور ثابت ہو گیا اور نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کر دیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں کیوں پیر صاحب اب اجازت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ ’’لعنت اللہ علی الکاذبین‘‘۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 448)

قارئین کرام! دیکھئے مرزا قادیانی کیسے اخلاق عالیہ کے زینے چڑھ رہا ہے۔

قادیانیوں کے امام الزمان، مہدی، مسیح اور نبی کے اخلاق عالیہ کو دیکھئے کتاب حضرت پیر صاحب نے لکھی تو جواب دینے کی بجائے گالی گلوچ پر اتر آیا اور صرف پیر صاحب پر نہیں بلکہ کتاب

اور گولڑہ شریف کی زمین پر اپنا غصہ نکال رہا ہے۔

قادیانی بتائیں کیا یہ طیش میں آنا نہیں؟ کیا یہ تنگ نظری نہیں؟ کیا یہ تنگ ظرفی نہیں؟ کیا یہ گالی گلوچ نہیں؟ تعجب ہے ان خرافات کو حسن اخلاق اور تہذیب اخلاق کا نام دیا جاتا ہے۔

دیگر ہم عصر علمائے اسلام کے بارے میں:

قادیانی کے اپنے دیگر چند ہم عصر علماء اسلام کے بارے میں بھی پاکیزہ خیالات ملاحظہ فرمالیں لیکن اس سے قبل مرزا قادیانی کے اخلاق، تہذیب اور گالی گلوچ کے بارے میں افکار کو ذہن نشین کرلیں۔

لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ بدگو ہے اور خبیث اور مفسد جھوٹ کو ملمع کرنے والا منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔ تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے اے حرامی لڑکے۔ (تتمہ حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 446,445)

☆ نہایت کینہ پرور اور گندہ زبان شخص سعد اللہ نام لدھیانہ کا رہنے والا۔

(چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 336)

☆ اے نادان ہندزادہ نام کا نومسلم سعد اللہ جو عیسائیوں کی فتح یابی ثابت کرنے کیلئے اس قدر اپنی فطرتی شیطنت سے ہاتھ پیر مار رہا ہے۔ (اعجاز احمدی: روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 72)

اے عورتوں کی عار:

☆ اے عورتوں کی عار (شرم گاہ) ثناء اللہ۔ (اعجاز احمدی: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196)

☆ چوں این دجال (مولانا ثناء اللہ) بہ قادیان آمد۔

(مواہب الرحمن: روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 329)

☆ پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑیئے کو لائے اور مراد ہماری اس سے ثناء اللہ ہے۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 151)

☆ ان میں سے آخری شخص وہ اندھا شیطان اور بہت گمراہ دیو ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے

ہیں اور وہ امروہی (مولانا احسن امروہی) کی طرح شقی اور ملعونوں میں سے ہے۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252)

معزز قارئین! مرزا قادیانی کی کتب گالیوں سے بھری ہوئی ہیں اب انسان ان پر کتنا اور کیا تبصرہ کرے۔

دیگر مذاہب والوں کو گالیاں:

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے جس شخص نے بھی دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنی ہو اس کے لیے صرف مذہب اسلام ہی نجات دہندہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب رحمت کائنات نبی مکرم ﷺ کو اسلام کے ساتھ مبعوث فرمایا تو آپ کی بعثت کے ساتھ ہی تمام سابقہ ادیان سماوی منسوخ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہر مذہب کو اسلام کی دعوت دی اس دعوت دینے میں جو مخالفت ہوئی آپ نے نہایت صبر و تحمل سے نہ صرف اسے برداشت کیا بلکہ نہایت استقلال و ہمت کیساتھ اپنے مشن پر قائم رہے اور ہر طرح کی ایذاء رسانی پر بدلہ تو درکنار شکایت تک بھی کبھی نہ فرمائی اور اپنی امت کو اس بات کی تعلیم فرمائی کہ تبلیغ اسلام کے راستے پر آنے والی مشکلات کو صبر و تحمل سے برداشت کر کے عفو و درگزر سے کام لوں۔

جب قرآن نے اہل کفار کے ساتھ مجادلہ کا کہا تو فرمایا:

"وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ"

یعنی اگر اہل کفار سے بات چیت کرنا پڑے تو ایسے طریقے سے جو احسن ہو کہ یہی طریق انفع للناس ہے اور جو شخص خدا کا فرستادہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اس کے لیے ہرگز مناسب نہیں کہ وہ سخت گوئی کرے اور خاص طور پر کفار کے بارے میں نرمی کے ساتھ سامنے دعوت کا فرمایا گیا ہے۔

لیکن اس کے برخلاف نبوت و رسالت کے دعویدار مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین علماء کو جن القابات سے نوازا، وہ آپ پڑھ آئے ہیں اب ہم اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کے ساتھ مرزا قادیانی کا طرز تبلیغ دیکھتے ہیں قارئین سے گزارش ہے کہ آپ فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسا شخص اقوام

عالم، مذاہب عالم کی طرف نبی بنا کر بھیجا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

عیسائیوں کو گالیاں:

☆ یہ مردہ پرست لوگ (عیسائی) کیسے جاہل اور خبیث طینت ہیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 292)

☆ اس مردار اور خبیث فرقہ (عیسائیت) جو مردہ پرست ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 293)

☆ اور خبیث طبع عیسائی اور آفتاب ظہور حق سے منکر ہیں، اور ناپاک فرقہ نصرانیوں کا طوائف کی طرح چوکوں اور بازاروں میں ناچتے پھرتے تھے۔ (ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 307)

☆ اس پیشن گوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329)

☆ بعض پلید فطرت پادریوں نے۔ (ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 36)

☆ اور اندر ان کا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی ہے۔ میں ایک خسیس بن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں۔۔۔اے بخیل بد خلق اور حریص۔۔۔تو اس طرح زبان ہلاتا ہے جیسے سانپ اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے۔ (نور الحق: روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 88,87)

☆ اندھے پادریوں اور نادان فلسفیوں اور جاہل آریوں۔

(چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 347)

☆ آتھم (عیسائی پادری) کی نسبت جس قدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں کیں وہیں خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں۔۔۔اے اندھو میں کب تک تمہیں بار بار بتلاؤں گا۔

(ضمیمہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 308)

آریوں کو گالیاں:

☆ قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 387)

☆ ان لوگوں (آریوں) کے نزدیک جھوٹ بولنا شیر مادر ہے شیاطین ہیں، نہ انسان۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 389)

☆ پس اے آریو۔۔۔۔۔۔اے بے خوف اور سخت دل قوم ۔۔۔۔۔۔وہ اول درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع۔ (تتمہ حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 595,594)

☆ اے نادان آریو کسی کنویں میں پڑ کر ڈوب مرو۔ (آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد 10، صفحہ 64)

☆ چوروں اور خیانت پیشہ لوگو! (آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد 10، صفحہ 12)

☆ یہ کمینہ طبع لوگ نکتہ چینی کے لئے تو حریص تھے ہی اس پر چند شریر اور نادان عیسائیوں کی کتابیں ان کو مل گئیں۔ (آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد 10، صفحہ 47)

قارئین کرام! آپ کے سامنے مرزا قادیانی کی مغلظات میں سے چند پیش کی ہیں اب انسان ان پر مزید کیا اور کتنا تبصرہ کرے ہم پھر قادیانیوں سے پوچھتے ہیں:

کیا یہ سب دشنام دہی نہیں ہیں؟

کیا مرزا قادیانی طریق شرافت چھوڑ کر کسی اور راستے پر گامزن نہیں؟

کیا یہ کم ظرفی و تنگ نظری نہیں جس نے مرزا قادیانی سے اخلاقیات چھین لیں؟

کہاں گیا مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے گالیوں کی قوت چھین لی ہے؟

کیا مرزائیوں کے امام الزمان کا یہ منہ سے جھاگ نکلنا اور آنکھیں نیلی پیلی کرنا نہیں ہے؟

اے سادہ لوح مسلمان! یہ ہیں اصل قادیانی اخلاق کے چند نمونے۔ یاد رکھ قادیانی اخلاق ایک فریب ہے جس کا مقصد سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے ارتدادی جال میں پھنسانا ہے ان کے اخلاق کی مثال اُس لٹیرے کی سی ہے جو اپنے ساتھ سیٹ پر بیٹھے مسافر کو خوش اخلاقی سے کچھ کھلا کر مال لوٹ لیتا ہے یا اس اغوا کار کی جو بچے کو میٹھا کھلا کر اغواء کرتا ہے بلکہ قادیانی طبقہ اس لٹیرے اور اغوا کار سے بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ لٹیرا اور اغوا کار تیری/ جان و مال کے دشمن ہیں جبکہ یہ طبقہ تیرے ایمان کا دشمن ہے۔

قادیانی اخلاق کا ڈھنڈورا پیٹنے والے سادہ لوح مسلمان:

اگر تجھے کوئی گالی دے لیکن دوسرے سے مسکرا کر ملے تو کیا اسے صاحب اخلاق سمجھے گا؟ اگر تیرے باپ کو گالی دینے والا تیرے آگے پلکیں بچھائے تو کیا اسے اعلیٰ اخلاق والا کہے گا؟ اگر تیرے گھر کی عزت کو پامال کرنے والا مصیبت اور غم کے وقت تیرے کام آجائے تو اس کے اخلاق کے گیت گائے گا؟

تو پھر جو شخص اللہ تعالیٰ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیا رحمہ اللہ، کے گستاخ آنجہانی مرزا قادیانی کو نبی اور رسول کہتا ہو اس کی وحی کو قرآن مانتا ہو، اسکی بیوی کو ام المؤمنین کا خطاب دیتا ہو، اسکے چیلوں کو صحابہ کرام کا درجہ دیتا ہو، اس کی بیٹی کو سیدۃ النساء بی بی فاطمہ کے مقابل جانتا ہو، اس کی باتوں کو حدیث اور کاموں کو سنت ٹھہراتا ہو تو ایسے گستاخ کو صاحب اخلاق کیسے مان لیتا ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ کی توہین کرنے والا صاحب اخلاق ہوسکتا ہے؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پاک میں ہرزہ سرائی کرنے والے کی زہریلی مسکراہٹ کو حسن خلق کہا جاسکتا ہے؟ کیا صحابہ واہل بیت کا گستاخ خوش اخلاق ہوسکتا ہے؟ کیا علماء اسلام اور مسلمانان عالم کو غلیظ گالیاں دینے والا عمدہ اخلاق والا ہوسکتا ہے؟ مسلمان یاد رکھ اگر مرزا قادیانی صاحب اخلاق ہے تو دنیا میں بداخلاق کوئی نہیں ہوسکتا۔

اے مسلمان! ان ایمان کے لٹیروں سے اپنے ایمان کی بھی حفاظت کر اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ان کے اصل عقائد و اخلاق کا آئینہ دکھا کیونکہ مسلمان کے ایمان کا تحفظ تیری ذمہ داری بھی ہے اور تیرے لیے ذخیرہ آخرت بھی۔

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام



- عقیدہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کی اہمیت
- مرزا قادیانی نے دعویٰ مسیحیت کیوں کیا
- رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن وسنت سے دلائل
- کیا مرزا قادیانی مسیح ہوسکتا ہے؟
- مقام حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں
- قادیانیوں کے عقلی اعتراضات کے جوابات

عقیدہ ختم نبوت کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے رفع ونزول کا عقیدہ بھی اسلام کے بنیادی عقائد اور ضروریات دین میں شامل ہے جو قرآن مجید کی آیات ،احادیث متواترہ اور اجماع اُمت سے ثابت ہے اور جس طرح عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرنا صریح کفر ہے ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیاۃ اور اُن کے رفع ونزول کے عقیدے کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔

منیر احمد علوی

عقیدہ ختم نبوت کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اوران کے رفع ونزول کا عقیدہ بھی اسلام کے بنیادی عقائداورضروریات دین میں شامل ہے جوقرآن مجید کی آیات، احادیث متواترہ اوراجماع اُمت سے ثابت ہے اورجس طرح عقیدہ ختم نبوت کا انکارکرنا صریح کفر ہے ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اوراُن کے رفع ونزول کے عقیدے کا انکارکرنا بھی کفر ہے۔

قادیانی فتنے کا بانی مرزاغلام قادیانی جہاں اوربہت سے مُسَلَّمہ عقائد کا انکارکر کے کفر کی نجس دلدل میں اُترا ہے وہاں عقیدہ رفع ونزول کا بھی انکارکرتے ہوئے مزید اس دلدل میں پھنسا ہے قادیانیت کے آغاز سے آج تک قادیانیوں کے ہر ہرفرد کوخواہ وہ قادیانیت کے بارے میں تفصیلات جانتا ہو یا نہ جانتا ہو یہ بات ضرور رٹائی جاتی ہے کہ قادیانیوں کا اہل اسلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ووفات اوران کے رفع ونزول میں اختلاف ہےاس لیے جب کسی سادہ مسلمان کی کسی قادیانی سے بات ہوتو قادیانی کہتا ہے کہ ہماراتو عام مسلمانوں کے ساتھ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ووفات اوران کے رفع ونزول میں اختلاف ہے ہماراعقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں اب دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پرزندہ ہیں قرب قیامت میں دوبارہ آئیں گے اب اگرتم مسلمان لوگ یہ ثابت کردو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پرزندہ ہیں اوردوبارہ آئیں گےتو میں اقرارکرلوں گا کہ قادیانیت غلط ہے۔

قارئین کرام! مرزائیوں کا حیات ووفات اوررفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر بحث کا تقاضا کرنا اتباع حق کے شوق کی وجہ سےنہیں ہے بلکہ اس موضوع پر بحث سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح سے بھی گفتگو ''قادیانیت'' اور''مرزاقادیانی کی شخصیت اورکردار'' پر نہ آئے کیونکہ قادیانی کتب سے مرزاقادیانی کی جوصورت نمایاں ہوتی ہے وہ اس قدرخوفناک ہے کہ قادیانی اس کی سوچ سے ہی کانپتے ہیں اوریہ بھی یادرہے کہ قادیانیوں کے ساتھ ہمارااصل جھگڑامرزاقادیانی کی ذات کا ہے کیونکہ نزاع صرف حیات ووفات اوررفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام میں ہی نہیں ہےاورنہ ہی

مرزا قادیانی کا صرف وفات عیسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ ہے بلکہ مرزا قادیانی کے دو دعوے ہیں ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ اور دوسرا مسیح موعود (عیسیٰ) ہونے کا دعویٰ بالفرض اگر قادیانی آیات قرآنیہ میں تحریف، احادیث نزول مسیح علیہ السلام کی بودی تاویل اور اجماع اُمت کا انکار کرتے ہوئے وفات مسیح علیہ السلام ثابت بھی کر دیں تب بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا کیونکہ مرزا قادیانی کے دوسرے دعویٰ (کہ مرزا قادیانی مسیح موعود ہے) کا ثبوت مرزائیوں کے ذمے رہے گا اور پھر ہماری طرف سے یہ سوال ہوگا کہ مرزا قادیانی مسیح کیسے؟ کیا مرزا قادیانی میں احادیث میں بیان کی گئی علامات مسیح علیہ السلام پائی جاتی ہیں کیا مرزا قادیانی جیسی شخصیت و کردار والا شخص روحانیت کے منصب کا اہل ہوسکتا ہے؟ کیا مرزا قادیانی جیسے عقائد والا شخص مسلمان ہوسکتا ہے؟ غرض یہ کہ حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پھر گفتگو مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار اور اس کے صدق و کذب پر آجائے گی تو جب لمبی چوڑی بحث کے بعد بھی گفتگو مرزا قادیانی کے صدق و کذب پر ہی ہونی ہے تو ابتداً ہی اس موضوع پر گفتگو کر لینی چاہیے اور ویسے بھی مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار اور اس کے صدق و کذب پر بات کرنے سے زیادہ عام فہم اور فیصلہ کن موضوع اور کوئی نہیں ہے کیونکہ اس موضوع میں علماء اسلام مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار پر بات کرتے ہوئے وضاحت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، انبیاء کرام، صحابہ کرام، حرمین شریفین ،قرآن وسنت اور شعائر اسلام کی گستاخی اور توہین کرتا تھا، جھوٹ بولتا تھا، گالیاں نکالتا تھا، بیماریوں کا مجموعہ تھا، جھوٹی پیشگوئیاں کرتا تھا وغیرہ وغیرہ اور اس موضوع میں جن کتابوں کا حوالہ دیا جاتا ہے وہ اُردو میں اور خود مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے قلم سے لکھی ہوئی ان کی اپنی تحریر ہے اس لیے اس موضوع پر بات کرنے سے عوام الناس کو فائدہ حاصل کرنے کا موقع زیادہ ہے اور نتیجہ تک پہنچنا آسان۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مرزائیوں کے علاوہ یہودی، بہائی اور منکرین حدیث بھی حیات اور رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں لیکن مرزائی طبقہ ان لوگوں کو اپنی جماعت کا فرد (مرزائی) نہیں سمجھتے وجہ یہی ہے کہ یہ سب اگرچہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ تو رکھتے ہیں لیکن

مرزا قادیانی کو مجدد، مہدی، مسیح اور نبی نہیں مانتے اس لیے مرزائیوں کے نزدیک جیسے حیات اور رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکھنے والے (مسلمان) گمراہ، کافر اور مشرک ہیں ایسے ہی یہ لوگ (یہودی بہائی وغیرہ) وفات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنے کے باوجود گمراہ ہیں وجہ یہی ہے کہ یہ لوگ اگرچہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں لیکن مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں تو اسلام اور کفر کی اصل وجہ تو مرزا قادیانی کو ماننا اور نہ ماننا ہوئی نہ کہ حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام اس لیے اہل اسلام مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار پر گفتگو ہونی چاہیے تاکہ کوئی نتیجہ برآمد ہو سکے یہ بھی حقیقت ہے کہ قادیانی زہر کا پیالا تو پی سکتا ہے لیکن قادیانیت اور مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار پر گفتگو نہیں کر سکتا۔

مرزا قادیانی نے دعویٰ مسیحیت کیوں کیا؟

اس کا سیدھا اور سچا جواب تو یہی ہے کہ انگریز کے حکم سے جہاد کی حرمت کا اعلان کرنے کے لیے کیونکہ اسلام میں نظریہ جہاد ایسا ہے جس سے کفر ہمیشہ لرزاں و ترساں رہا ہے اور مختلف ادوار میں عالم کفر اس نظریہ سے کافی تلخ تجربات حاصل کر چکا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریز کو مسلمانوں کو غلام بنانے اور اپنے ظالمانہ تسلط کو طول دینے میں سب سے بڑی رُکاوٹ یہی نظریہ جہاد تھا اس لیے انگریز نے اس نظریہ کو ملت اسلامیہ کے اذہان سے کھرچنے کے لیے جب غور و فکر کیا تو اس کے سامنے یہ بات آئی کہ اہل اسلام کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں اسلام کے عالمی غلبے کے لیے نزول فرمائیں گے تو اس وقت جہاد موقوف کر دیں گے اس لیے انگریز نے یہی طریقہ اختیار کیا کہ کسی شخص سے مسیحیت کا دعویٰ کروایا جائے جو مسیح ہونے کی حیثیت سے جہاد کی حرمت کا اعلان کرے چنانچہ انگریز نے مرزا قادیانی کو چن کر یہ مقصد سونپ دیا اسی لیے مرزا قادیانی کی ہر بات میں تضاد ہے لیکن انگریز کی اطاعت اور حرمت جہاد کے بارے میں پہلے دن سے آخری دن تک ایک ہی نظریے پر قائم رہا ہے مرزا قادیانی کی انگریزی اطاعت کے بارے میں چند عبارات ملاحظہ فرمائیں:

میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ 60 برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان

اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت، خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔

(مجموعہ اشتہارات ص ۱۱، ۳۲۰)

مزید لکھتا ہے:

میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں وہ یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں اور دوسرا اس (انگریزی) سلطنت کی۔

(شہادت القرآن: روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

جبکہ اہل اسلام کے نزدیک اسلام کے دوحصوں میں ایک اللہ کی اطاعت اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے۔

انگریز گورنمنٹ کی نافرمانی کے بارے میں لکھتا ہے:

اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔

(شہادت القرآن: روحانی خزائنجلد 6 صفحہ 381)

انگریزی مسیح مرزا قادیانی انگریز کی طرف سے سونپے گئے دوسرے مقصد حرمت جہاد کے بارے میں لکھتا ہے:

مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات: جلد 2 صفحہ 196 طبع جدید)

ہر شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھے مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۱)

اپنی جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے:

یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بے ہودہ رسم کو اٹھا دے۔ (ریویو آف ریلیجز ۱۹۰۲)

اپنی خدمات جلیلہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میری تعلیم کے نتیجہ میں لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے اُن کے دلوں میں پیدا ہوئے تھے۔

(ملخصاً از تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 114)

قارئین کرام یہ ہے مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کا اصل مقصد جس کے حصول کے لیے ساری دوڑ دھوپ رہی لیکن کیا مرزا قادیانی کو ان مقاصد میں کامیابی ملی، کیا مسلمانوں نے انگریز کے شکر بجا لانے کو واجب سمجھا؟ کیا مسلمانوں کے دلوں میں انگریز کی سچی محبت، خیر خواہی اور ہمدردی آسکی؟ کیا مسلمانوں نے اسلام کے دو حصوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے غلبہ اور مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی جگہ انگریز کی اطاعت کو فرض سمجھا؟ کیا مسلمان جہاد کو حرام سمجھنے لگے؟ کیا جہادی خیالات ونظریات اہل اسلام کے قلوب سے نکل گئے اور اُنہوں نے جہادی خیالات کو غلیظ اور ناپاک سمجھا اور کیا جہاد وقتال اور جنگوں کا خاتمہ ہوگیا؟ اس کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دعوے کے بعد دو بڑی جنگیں 1924-1946 میں ہو چکی ہیں اس کے علاوہ کویت وعراق، اسرائیل وفلسطین، لبنان واسرائیل، پاکستان وانڈیا، افغانستان وروس، افغانستان وامریکہ اور بیسیوں چھوٹی بڑی جنگیں ہو چکی ہیں جو کہ مرزا قادیانی کے کذب پر منہ بولتا ثبوت ہیں۔

قارئین کرام! حضرت المسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے بارے میں حدیث شریف میں "یَضَعُ الْحَرْبَ" (وہ جنگ روک دیں گے) کے جو الفاظ آئے ہیں اُس کے یہی معنی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد قتل دجال کریں گے اور پوری دنیا میں اسلام کو غلبہ حاصل ہو جائے گا اور کفر کا خاتمہ ہو جائے گا اس لیے جنگ وقتال بالکلیہ موقوف ہو جائے گا اور عالمی امن قائم ہو جائے گا حدیث کے الفاظ "یَضَعُ الْحَرْبَ" کا یہ معنی نہیں ہے کہ کافروں سے جنگ حرام ہو جائے گی اور جو کوئی بھی اسلام کی سربلندی اور غلبہ جیسے مقاصد کے حصول کے لیے جہاد کرے گا وہ حرامی، بدکار،

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نافرمان ہوگا۔ (نعوذ باللہ)

آیات قرآنیہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و رفع الی السماء کو قرآن مجید میں مختلف انداز سے بیان کیا گیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہود و نصاریٰ کے جو غلط عقائد و نظریات تھے قرآن مجید نے ان تمام کا رد کر کے صحیح عقیدے کو بیان کیا ہے چند قرآنی آیات ملاحظہ کیجئے۔

آیت نمبر ۱:

وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ۔۔۔۔۔۔۔۔وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْماً۔ (نساء155تا158)

ترجمہ: (اللہ نے یہود پر لعنت کی) اور ان کے یہ کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کیا جو اللہ کا رسول تھا حالانکہ یہود نے نہ اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہوگیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں ان کے پاس بھی اس معاملہ میں کوئی یقین نہیں محض گمان ہی کی پیروی ہے، انہوں نے یقیناً انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اُٹھالیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

تفسیر:

اللہ تعالیٰ ان آیات میں یہود کے دعووں کی تردید فرما رہے ہیں یہود کا عقیدہ تھا کہ ہم نے نبوت و رسالت کے دعویدار عیسیٰ بن مریم کو صلیب چڑھا کر قتل کر دیا تھا اللہ تعالیٰ وَ مَا قَتَلُوْهُ کے الفاظ کے ذریعے (یہودیوں نے انہیں قتل نہیں کیا) ان کے دعویٰ قتل کی تردید فرما رہے ہیں جبکہ وَ مَا صَلَبُوْهُ (اور یہودیوں نے انہیں سولی نہیں چڑھایا) کے الفاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب چڑھائے جانے کی تردید فرما رہے ہیں کہ یہودی نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر سکے اور نہ ہی انہیں سولی پر چڑھا سکے، اور قتل اور سولی سے بچانے کا انتظام یہ کیا کہ یہودیوں کی طرف سے ایک شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑنے کے لیے ان کے کمرے میں داخل ہوا تو اللہ نے حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالیا اسی کو وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْناً بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ (یقینی بات ہے یہودیوں نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اُٹھالیا) میں بیان فرمایا گیا ہے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو انسان ہیں وہ آسمان پر کیسے چلے گئے؟ اللہ تعالیٰ اس شبہ کا "وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزاً" میں جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز یعنی غالب ہے کسی انسان کو جسم سمیت آسمان پر اُٹھالینا اس کی قدرت وقوت کے سامنے ناممکن نہیں۔ پھر دوسرا سوال ہوتا ہے کہ دشمن سے بچانے کے لیے آسمان پر ہی کیوں اُٹھایا؟ تو اللہ فرماتے ہیں "وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزاً حَکِیْمًا" کہ اللہ حکمت والے بھی ہیں عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر لے جانے میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ (اُن حکمتوں میں بعض کو حضرات علماء کرام نے اپنی کتابوں میں نقل فرمایا ہے)

بہرحال ان آیات کے ظاہری معنی پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کے دعویٰ قتل وصلب کی تردید فرمارہے ہیں کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کرسکے اور نہ سولی چڑھا سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے آسمان پر اُٹھالیا ہے تمام مفسرین نے بھی ان آیات کی یہی تفسیر نقل کی ہے۔

دوسری دلیل:

وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔

ترجمہ: انہوں (یہود) نے تدبیر کی اور اللہ نے بھی ایک تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والے ہیں۔

(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۴)

یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہ صرف نبوت کا انکار کیا بلکہ آپ کے دشمن بن گئے اور دشمنی میں یہاں تک بڑھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی تدبیر تیار کر کے آپ علیہ السلام کو قتل کرنے کی پوری کوشش کی یہود کی اسی تدبیر کو آیت کے لفظ "مَکَرُوْا" میں بیان فرمایا گیا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف قتل کی تدبیر کی جبکہ اسکے بالمقابل اللہ تعالیٰ

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کی تدبیر کی اس کو ”وَمَکَرَ اللّٰہُ“میں بیان فرمایا ہے پھر آگے اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر کے بہتر اور غالب ہونے کا اعلان ”وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ“ میں بیان فرمایا اور اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لیے ناپاک سازش تیار کی کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑیں گے گالی گلوچ اور مار پیٹ کرنے کے بعد سولی پر چڑھا کر قتل کر دیں گے جبکہ ان کی سازش کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ اپنے ارادے میں غالب آگئے اور یہود جو آپ کو سولی پر چڑھا کر قتل کرنا چاہتے تھے وہ اپنے اس ناپاک ارادے میں مکمل ناکام نامراد ہوئے۔

تیسری دلیل:

اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بطور تسلی اپنی تدبیر پر مطلع فرما رہے ہیں کہ آپ کو بچانے کی تدبیر یہ ہوگی کہ ہم آپ کو آسمانوں پر اُٹھالیں گے اور دشمن کو اُن کے ارادوں میں ناکام کردیں گے چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَاِذْقَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ

ترجمہ: جب اللہ نے فرمایا بے شک میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں اور تجھے دشمنوں سے پاک (محفوظ) کرنے والا ہوں۔

(ال عمران آیت 55)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی بہترین تدبیر کا ذکر فرمایا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمن سے بچا کر جسم مع الروح اپنی طرف اُٹھالیا اور دشمن کو ناکام و نامراد کردیا بھلا جسے اللہ نقصان سے بچانا چاہے اُسے کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔

چوتھی دلیل:

”وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْداً“

ترجمہ: اور تمام اہل کتاب عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے اور وہ

(عیسیٰ) قیامت کے دن اُن پر گواہ ہوں گے۔ (سورۃ النساء159)

یہ آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر نص صریح ہے اس سے ماقبل والی آیت میں یہود کے کفر وعداوت اور ارادہ قتل کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر لے جانے کا ذکر تھا جس سے یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ آسمان پر جانے کے بعد کیا ہوگا؟ کیا یہود سے اُن کا تعلق ختم ہو چکا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کی گئی تدبیرِ خیر کی تکمیل کیا ہے؟ جب آسمان سے واپس تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان خیالات کا اس آیت میں جواب ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب تشریف لائیں گے اور اس وقت موجود تمام اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) اُن پر ایمان لے آئیں گے کہ بے شک آپ سچے رسول تھے اور آپ خدا یا خدا کے بیٹے نہیں ہیں اور آپ کو نہ قتل کیا گیا اور نہ سولی پر چڑھایا گیا بلکہ آپ جسم سمیت آسمان پر اُٹھا لیے گئے تھے اور اس دوبارہ نزول کے وقت موجود اہل کتاب جب تک آپ پر ایمان نہ لے آئیں آپ کی وفات نہیں ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل کتاب کے ایمان لانے پر قیامت کے دن گواہی بھی دیں گے اور اس دوبارہ نزول پر آپ اپنی قوم یہود پر غلبہ بھی پائیں گے کیونکہ رسول کے بارے میں قرآن مجید میں غلبے کا وعدہ ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِي (سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۲۱)

اللہ نے فرض کر دیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ضرور بالضرور غالب آئیں گے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی لیکن بعد میں اپنی قوم کفار مکہ پر غالب آگئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک جہان سے دوسرے جہان کی طرف ہجرت فرمائی اور بعد نزول اپنی قوم یہود پر غالب آئیں گے۔

پانچویں دلیل:

اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ (سورۃ مائدہ110)

ترجمہ: اے عیسیٰ یاد کریں جب ہم نے آپ کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُن پر کیے گئے احسانات یاد دلا رہے ہیں کہ عیسیٰ آپ ہمارا یہ احسان بھی یاد رکھیں کہ ہم نے آپ کو تورات وانجیل کے علاوہ قرآن مجید کی تعلیم بھی دی تھی، یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بعثت کے بعد دو کتابوں اور شریعتوں کی تعلیم دی جاتی ہے ایک اپنی کتاب وشریعت کی تاکہ نبی اپنی قوم کو کتاب وشریعت کی تعلیم دے سکے اور دوسری اپنے سے ماقبل نبی کی کتاب وشریعت کی تاکہ قوم نے گزشتہ کتاب وشریعت میں جو تحریف وتبدل کیا ہے نبی اس کی نشاندہی کر کے حق بات کھول کر واضح کر دیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تین کتابوں اور شریعتوں کا علم دیا گیا ایک اپنی کتاب ''انجیل'' دوسری ماقبل نازل ہونے والی کتاب ''تورات'' اور تیسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی آخری کتاب ''قرآن مجید'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن مجید کی تعلیم دینے کا سبب آپ کا اُمت محمدیہ میں دوبارہ نازل ہونا ہے اور چونکہ آپ کا دوبارہ آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی کی حیثیت سے ہوگا اس لیے آپ خود بھی قرآن وسنت پر عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس کے موافق چلائیں گے اور اس کے لیے قرآن وسنت کا علم ضروری تھا، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی کی حیثیت سے نہیں آنا تھا تو انہیں قرآن کیوں سکھایا گیا؟ کیوں انبیاء سابقین میں سے کسی کو قرآن کی تعلیم نہیں دی گئی؟۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر1:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَنْزِلُ عِيسٰى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ يَمُوْتُ وَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ۔۔۔۔۔۔الخ

(مشکوۃ ص480 باب نزول عیسیٰ بن مریم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین کی طرف اُتریں گے وہ نکاح

کریں گے اور اُن کی اولاد ہوگی اور وہ پینتالیس سال تک رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے پاس میرے مقبرے میں دفن ہوں گے میں اور عیسیٰ بن مریم (قیامت کے دن) ابوبکر اور عمر کے درمیان سے ایک ہی مقبرے سے اُٹھیں گے۔

اس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضاحت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کو بیان فرمادیا ہے اور چونکہ جب وہ آسمان پر گئے تھے تو ان کا نکاح نہیں ہوا تھا جبکہ نکاح انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اس لیے دوبارہ آنے پر نکاح فرمائیں گے جس سے اُن کو اولاد بھی ہوگی اور نزول کے بعد حاکم بن کر پینتالیس (45) سال زندہ رہیں گے اور ان کی طبعی وفات ہوگی ان کی تدفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک میں ہوگی جہاں آج بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ خالی ہے۔

حدیث نمبر2:

يُحَدِّثُ اَبُوْهُرَيْرَةُرَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِراً اَوْ لِيُثَنِّيَهُمَا۔ (مسلم ج1 ص408)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مجھے اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ابن مریم مقام روحاء میں حج یا عمرے کا تلبیہ پڑھیں گے احرام باندھیں گے یا حج قران کریں گے۔

اس حدیث پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی علامات میں سے ایک بڑی علامت کو بیان فرمایا گیا ہے کہ سچے مسیح حج کریں گے اور روحاء نامی گھاٹی کے مقام سے احرام باندھیں گے۔

اس حدیث پاک کو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کھا کر بیان فرمایا ہے اور قسم تب کھائی جاتی ہے جب کسی بات کے بارے میں شک وشبہ کو دور کرنا ہو یا بات کی اہمیت کو ظاہر کرنا ہو مسلمان کی شان تو

یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر فرمان پر بغیر کسی شک وشبہ کے اٰمنّا و صدّقنا کہہ کر سرِ تسلیم خم کر دے۔

حدیث نمبر3:

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَبَّنَا حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَاَنَّ عِیسٰی یَأْتِیْ عَلَیْہِ الْفَنَاءُ۔

(صحیح بخاری ج1 ص87)

ترجمہ: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا پروردگار زندہ ہے اُسے موت نہیں آئے گی اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔

یہ لمبی حدیث کا ایک حصہ ہے جس کا شانِ ورود یہ ہے کہ نجران کے عیسائی پادری جن کی تعداد 80 کے قریب تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُلوہیت (الٰہ، معبود) کے بارے میں مناظرہ اور مکالمہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پادریوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معبود نہ ہونے پر تین باتیں ارشاد فرمائیں ان میں سے ایک بات "اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَبَّنَا حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَاَنَّ عِیسٰی یَأْتِیْ عَلَیْہِ الْفَنَاءُ۔" کہ ہمارا رب زندہ ہے فوت نہیں ہوگا جبکہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔ تو اُلوہیتِ مسیح کی تردید میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو سن کر 80 پادری لاجواب ہو گئے۔

یہاں یہ بات بڑی قابلِ غور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یَأْتِیْ عَلَیْہِ الْفَنَاءُ۔ (اُن پر موت آئے گی) فرمایا ہے مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آئندہ زمانے میں موت آئے گی، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَأْتِیْ عَلَیْہِ الْفَنَاءُ نہ فرماتے بلکہ ماضی کے صیغے کے ساتھ اَتیٰ عَلَیْہِ الفنا ءفرماتے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں، آپ علیہ السلام کا یَأْتِیْ عَلَیْہِ الْفَنَاءُ فرمانا حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر4:

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَھُوْدَ اِنَّ عِیسٰی لَمْ یَمُتْ وَاِنَّہٗ رَاجِعٌ اِلَیْکُمْ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود

کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور بے شک قیامت سے پہلے وہ تمہاری طرف واپس آئیں گے۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود کے باطل عقیدے کی تردید فرما رہے ہیں یہود کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو آپ علیہ السلام نے وضاحت کے ساتھ اعلان فرما دیا کہ حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے قرب قیامت میں وہ واپس آئیں گے۔اس حدیث شریف میں اِنَّہٗ رَاجِعٌ اِلَیۡکُمۡ کے الفاظ قابل غور ہیں جس کا مطلب ہے کہ وہ دوبارہ لوٹ کر آئیں گے اور ظاہر ہے کسی مقام پر دوبارہ آنا اور لوٹنا اُسی وقت ہوتا ہے جب پہلے وہاں سے گئے ہوں تو مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر دوبارہ آئیں گے۔

حدیث نمبر5:

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ کَیۡفَ اَنۡتُمۡ اِذَا نَزَلَ ابۡنُ مَرۡیَمَ مِنَ السَّمَآءِ فِیۡکُمۡ وَاِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ۔ (کتاب الاسماء والصفات ص424)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب ابن مریم آسمان سے تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔(یعنی حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور بھی ہو چکا ہوگا)۔

حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا واضح اعلان موجود ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان کی سیادت و قیادت کو صرف اہل اسلام تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ ایک خارق عادت امر کا ظہور مقدر فرمایا ہے جس کے سامنے موافق و مخالف،مسلمان و اہل کتاب ہر ایک کو خوشی یا ناگواری سے سر تسلیم خم کرنا ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت جلال کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ و نائب بن کر نازل ہوں گے،اہل اسلام کے لیے وہ کیسا قابل فخر منظر ہوگا جب بنی اسرائیل کے جلیل القدر پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام الانبیاء،خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی کی حیثیت سے نازل ہو کر آپ علیہ السلام کی سروری

وسرداری کی گواہی دیں گے اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو اسی کی اہمیت کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ اس وقت تمہاری خوشی کا کیا عالم ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے لیکن قادیانی ذریت یہود ونصاریٰ کا ایجنٹ بن کر نزول مسیح علیہ السلام جیسے مبارک عقیدے کے بارے میں اہل اسلام کو گمراہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان اہل دنیا پر ظاہر نہ ہوسکے۔ (نعوذ باللہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول سے متعلقہ احادیث کو مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنی کتاب رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام میں اکٹھا فرمادیا ہے مزید تحقیق کیلئے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کا شرعی حکم:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا انکار کرنے والے کو کافر کہا گیا ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا عقیدہ قرآن مجید کی کئی آیات سے قطعی طور پر ثابت ہے اور ساری اُمت کا اتفاق ہے کہ:

كَذَالِكَ وَقَعَ الْإِجْمَاعُ عَلَى تَكْفِيرِ كُلِّ مَنْ دَافِعَ نَصَّ الْكِتَابِ

ترجمہ: اس بات پر ساری اُمت کا اجماع ہے کہ جو شخص قرآن مجید کی نص قطعی (حکم قطعی) کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔

اسی طرح رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے اور احادیث متواترہ کا منکر بھی کافر ہے۔ چنانچہ قاضی عیاض رحمہ اللہ (الشفاء ج 2 ص 247) پر اسی بات کی تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور ساری اُمت کا اتفاق ہے کہ جو شخص احادیث متواترہ سے ثابت شدہ کسی حکم وعقیدے کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

صَحَّ الْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّ کُلَّ مَنْ جَحَدَ شَیْئاً مَعَ عِنْدَہٗ بِالْاِجْمَاعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی بِہٖ فَقَدْ کَفَرَ۔ (کتاب الفصل ج2ص275)

اس پر اُمت کا اجماع ہے کہ ہر وہ ایسا شخص جس نے ایسے حکم یا عقیدے کا انکار کیا جو ہمارے نزدیک اجماعاً ثابت ہو چکا ہو کہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے وہ کافر ہے۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آخری زمانے میں نازل ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے جس پر ایمان لانا واجب ہے اور نزول مسیح کے منکر کو کافر سمجھا گیا ہے جیسے فلاسفہ۔ (تفسیر روح المعانی ج22ص3)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کا انکار کرنا یا اُن کی نبوت کا انکار کرنا دونوں کفر ہیں۔ (الحاوی للفتاویٰ ج2ص)

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کے کفر پر دنیا بھر کے سینکڑوں جید مفتیان کرام کے فتاویٰ جات، تحریرات اور تائیدات دیکھنے کے لیے ''فتوی حیاۃ مسیح'' مرتب مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ کا مطالعہ کریں۔

نزول مسیح علیہ السلام پر اجماع اُمت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء اور نزول من السماء پر ساری اُمت کا اجماع ہے رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اجماع اُمت کے چند حوالہ جات ملاحظہ کیجئے۔

امام ابو محمد عبدالحق بن عطیہ اندلسی رحمہ اللہ تعالیٰ (وفات ۵۴۱ھ) لکھتے ہیں کہ اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔ (المحرر الوجیز فی تفسیر کتاب الفریز ج2ص237)

بخاری شریف کے شارح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ (وفات ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بارے میں محدثین ومفسرین کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ آپ علیہ السلام کو زندہ جسم سمیت اُٹھالیا گیا۔ (تلخیص الحبیر ج3ص431)

امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ (وفات ۳۲۴ھ) لکھتے ہیں کہ اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالیا۔

(الابانۃ فی اُصول ادیانۃ ص35)

کیا مرزا قادیانی مسیح ہوسکتا ہے؟

محترم قارئین کرام! قرآن وحدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے آسمان پر جانے اور پھر دوبارہ آنے تک کے حالات کو جس قدر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور نبی کے حالات کو اتنی تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا اس لیے مرزا قادیانی نے جب مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو حضرات علماء کرام نے سوال کیا کہ تم نے احادیث میں نزول مسیح علیہ السلام کی پیش گوئی دیکھ کر مسیح ہونے کا دعویٰ تو کر دیا ہے لیکن احادیث میں بیان کی گئی علامات مسیح علیہ السلام تو تم میں پائی نہیں جاتیں جواباً مرزا قادیانی نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتے ہوئے لکھا:

میرے دعوے کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن مجید اور وہ وحی ہے جو مجھ پر نازل ہوتی ہے ہاں تائید کے طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن مجید کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض (مقابل) نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔نعوذ باللہ

(اعجاز احمدی: روحانی خزائن جلد19 صفحہ140)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا احادیث کا انکار اور توہین کرنے کی وجہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے سچے مسیح کی جو علامات بیان فرمائی ہیں ان میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی جو کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کے کذب پر سب سے بڑی دلیل ہے اب ہم ذیل میں احادیث مبارکہ میں بیان کردہ علامات ذکر کر کے اُن علامات کا مرزا قادیانی سے تقابل کریں گے جس سے قارئین کرام کو اندازہ ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو علامات آنے والے سچے مسیح کی بیان کی ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی اور یہ کہ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت میں ویسے ہی جھوٹا تھا جیسے فرعون دعویٰ خدائی میں۔

آنے والے مسیح علیہ السلام کے حالات وعلامات

نام:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے مسیح کا نام عیسیٰ بن مریم بتایا ہے۔

یَنْزِلُ عِیْسیٰ بْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ۔(مشکوۃ باب نزول عیسیٰ)

ترجمہ: مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی کا نام ''مرزا غلام احمد قادیانی'' تھا۔

والدہ کا نام:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے مسیح علیہ السلام کی والدہ کا نام مریم صدیقہ علیہا السلام بتایا ہے۔

یَنْزِلُ عِیْسیٰ بْنُ مَرْیَمَ۔(مشکوۃ)

ترجمہ: مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا جو کہ مائی گھسیٹی کے نام سے مشہور تھی۔

جہت نزول:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آنے والے مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ بْنُ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِیْکُمْ۔

ترجمہ: تمہاری خوشی کا کیا عالم ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تم میں نازل ہوں گے۔

مرزا قادیانی نے ابن مریم بننے کی ناکام کوشش بھی کی لکھتا ہے کہ میں مرد سے عورت (مریم) بن گیا اور پھر مجھے حمل ہوا جس کی مدت دس مہینے تھی اور پھر میرے حمل سے بچہ (عیسیٰ) ہوا سو اس طرح میں عیسیٰ بن مریم بن گیا۔ (کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50)

کیفیت نزول:

(1) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آنے والے مسیح دو فرشتوں کے کندھوں (پروں) پر ہاتھ

رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔

وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ۔ (صحیح مسلم ج2 ص1)

ترجمہ: وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے (اُتریں گے)۔

جبکہ مرزا قادیانی کو ولادت کے وقت دائی نے دو ہاتھوں پر وصول کیا۔

(2) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بوقت نزول اُن کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے (گویا وہ غسل کر کے آئیں گے)۔

اِذَا طَاْطَأَ رَأْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلَ جِمْعَانَ كَاللُّؤْلُؤِ۔

ترجمہ: جبکہ مرزا قادیانی ولادت کے وقت نفاس کے خون کی نجاستوں میں لت پت تھا۔

مکان نزول:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والا مسیح دمشق کے مشرقی جانب جامع مسجد کے سفید منارے کے پاس اُتریں گے۔

فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيِّ دِمَشْقَ۔

ترجمہ: کیا مرزا قادیانی دمشق کی جامع مسجد کے سفید منارے پر پیدا ہوا ہے؟ مرزا قادیانی تو ساری زندگی دمشق دیکھ ہی نہیں سکا۔

مرزا قادیانی نے اس علامت کا مصداق بننے کی ناکام کوشش کی ہے مرزے نے اعلان کیا کہ مریدین چندہ دیں تا کہ منارہ تعمیر کروایا جا سکے چنانچہ مرزا قادیانی نے منار کی تعمیر شروع کروا دی لیکن مرزا 1908 میں مر گیا اور منار 1916 میں مکمل ہوا۔

کیفیت نزول:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آنے والے مسیح دو زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوئے ہوں گے۔

يَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيِّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْزُوْدَتَيْنِ۔

ترجمہ: وہ دو زرد رنگ کی چادریں اُوڑھے ہوں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی تو بالکل برہنہ پیدا ہوا۔ مرزا قادیانی اس حدیث کی بڑی مضحکہ خیز توجیہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دو زرد رنگ کی چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں ایک اُوپر کی بیماری اور ایک نیچے ڈھڑ کی بیماری اور وہ دونوں بیماریاں مجھے لاحق ہیں اوپر کی تو دوران سر ہے یعنی سر بہت چکراتا ہے اور نیچے کی کثرت بول ہے یعنی پیشاب بہت آتا ہے حتیٰ کہ دن میں سو سو بار بھی آ جاتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 373)

مدت قیام:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والے مسیح زمین پر 45 سال قیام کریں گے۔

يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ خَمْساً وَّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

(مشکوۃ، باب نزول عیسیٰ ص 490)

ترجمہ: وہ (حضرت مسیح) زمین پر 45 سال رہیں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی نے 1894ء میں دعویٰ مسیحیت کیا اور 1908ء میں مر گیا اس طرح مسیحیت کی کل مدت 14 سال بنی جو کہ اس کے جھوٹے ہونے پر بڑی دلیل ہے۔

نکاح و اولاد:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والے مسیح نزول کے بعد شادی کریں گے اور اُن کی اولاد بھی ہوگی۔

يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ۔ (باب نزول عیسیٰ علیہ السلام ص 480)

ترجمہ: وہ شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

جبکہ مرزا قادیانی نے 1894ء میں دعویٰ مسیحیت کیا اور کہا کہ حدیث کے مطابق میرا نکاح ہوگا اور محمدی بیگم نامی خاتون کے بارے میں دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اس عورت سے میرا نکاح کر دیا ہے لیکن مرزا قادیانی کی اس آسمانی دلہن محمدی بیگم سے سلطان نامی شخص کا نکاح ہو گیا اور مرزا ساری زندگی خواب دیکھتا رہا۔

حج وعمرہ:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آنے والے مسیح حج اور عمرہ ادا کریں گے۔

لَیُھِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْ حَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِراً

(صحیح مسلم ج1 ص408)

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام فج روحاء نامی گھاٹی سے حج یا عمرے کا تلبیہ پڑھیں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی حج وعمرہ تو کیا کرتا وہ تو ساری زندگی مکہ ومدینہ دیکھ ہی نہیں سکا۔

عادل حاکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنے والے مسیح حاکم وعادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔

یَنْزِلُ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا وَّ عَدَلاً۔ (صحیح بخاری ج1 ص490)

ترجمہ: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیھما السلام عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی میں عدل تو تھا ہی نہیں اور دنیا پر حاکمیت کرنا تو دور کی بات مرزے کو ایک بالشت زمین پر بھی حکمرانی نصیب نہ ہوسکی اور نہ ہی آج تک اس کی ذریت غلامی کے چنگل سے جان چھڑا سکی۔

کسر صلیب:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والے مسیح صلیب کو توڑ دیں گے یعنی نصاریٰ کے صلیبی عقیدہ کو ختم فرما کر عیسائیت کا خاتمہ فرما دیں گے۔

یُکَسِّرُ الصَّلِیْبَ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی تو خود صلیبی قوتوں کا کاشت کیا ہوا پودا تھا۔ مرزا قادیانی کو مرے ہوئے سو سال سے زیادہ ہو چکے لیکن صلیبی عقیدہ (عیسائیت) آج بھی دنیا بھر میں نہ صرف موجود ہے بلکہ پورے زور وشور سے عیسائی عقائد کا پرچار کر رہے ہیں۔

وضع الحرب:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنے والے مسیح جنگ کو روک دیں گے کیونکہ مسیح علیہ السلام کے آنے پر تمام ملتوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور اسلام کو عالمی غلبہ حاصل ہوگا اس لئے جنگ بھی ختم ہو جائے گی۔

وَيَضَعُ الْحَرْبَ۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۴۸۰)

ترجمہ: وہ جنگ کو روک دیں گے۔

کیا مرزا قادیانی کی آمد سے اسلام کو عالمی غلبہ حاصل ہو گیا؟ اور کیا جنگ وقتال رک گیا؟ مرزا قادیانی کی آمد کے بعد دو عالمی جنگوں کے علاوہ مختلف ممالک کی بیسیوں چھوٹی بڑی جنگیں ہو چکی ہیں جو مرزے کے کذب پر منہ بولتا ثبوت ہے۔

قتل دجال:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے مسیح کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا کہ وہ دجال کو قتل کریں گے۔

وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۸۰)

ترجمہ: وہ دجال کو قتل کریں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی دجال کے مصداق کے بارے میں قلابازیاں کھاتا رہا کبھی کہا دجال سے مراد عیسائی حکومت ہے کبھی کہا مراد عیسائی پادری ہیں کبھی کچھ کہا اور کبھی کچھ اگر دجال سے مراد عیسائی حکومت ہے تو کیا مرزے نے عیسائی حکومت کو ختم کر دیا؟ وہ تو خود ساری زندگی اسی حکومت کی تعریفیں کرتا رہا اور اسی کی باج پر گزارا کر کے گیا ہے۔ اور اگر عیسائی پادری مراد لئے جائیں تو کیا عیسائی پادریوں کا وجود ختم ہو گیا۔

برکات خلافت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے مسیح کے زمانہ خلافت کی برکات کو بھی بیان فرمایا ہے کہ ان کے زمانہ میں امن وامان عام ہو جائے گا۔

کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں امت کو وہ برکات مل سکیں اور کیا دنیا میں امن وامان قائم ہوگیا؟ کیا بدامنی کا خاتمہ ہوگیا؟ کیا زنا کاری، ڈاکہ، چوری، قتل ختم ہوئے یا پہلے سے زیادہ ہوئے؟

وفات وتدفین:

آپ ﷺ نے آنے والے مسیح کی تدفین کے بارے میں فرمایا کہ وہ میرے مقبرے میں دفن ہونگے۔

يُدْفَنُ عِيسىٰ بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَيَكُوْنُ قَبْرُهٗ رَابِعًا۔ (مجمع الزوائد ج8ص209)

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن ہونگے اور انکی قبر چوتھی ہوگی۔

فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ۔ (مشکوۃ باب نزول عیسیٰ)

ترجمہ: وہ میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن ہونگے

جبکہ مرزا قادیانی لاہور میں برانڈرتھ روڈ کی احمدیہ بلڈنگ میں اپنے ہی پاخانے پر گر کر مرا اور پھر قادیان میں گندے نالے کے قریب دفن ہوا۔

”حضرت سیّدنا المسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام مرزا قادیانی کی نظر میں“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شمار اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم پیغمبروں میں ہوتا ہے قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، آپ کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام اور آپ کے خاندان کے حالات و کمالات کا جس تفصیل سے ذکر کیا ہے کسی اور نبی کا اس تفصیل سے ذکر نہیں کیا لیکن مرزا قادیانی نے ان تمام فضائل وکمالات کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات، معجزات، والدہ اور خاندان کے بارے میں وہ بکواسات کی ہیں اور ایسے گھٹیا اور فحش الزامات لگائے ہیں کہ یہودیوں کے بھی کان کتر لیے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ مرزے کو اپنے دعویٰ مسیحیت کو چلانے کے لئے راہ ہموار کرنا تھی کیونکہ لوگ اچھی طرح جانتے تھے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر تھے اور آپ کو بڑے بڑے معجزات دے گئے تھے جبکہ مرزا قادیانی کی ذات اور خاندان کا کردار اس کے

بالکل متضاد تھا، اب دعویٰ مسیحیت (عیسیٰ ہونے کا دعویٰ) لیں، برابری کی ایک صورت تو یہ تھی کہ مرزا قادیانی اخلاق وکردار اور صفات وکمالات میں عیسیٰ علیہ السلام جیسا ہوتا اور مرزے کا خاندان شرافت وکرامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کے برابر ہوتا لیکن یہ صورت مرزا قادیانی کے بس سے باہر تھی اس لئے مرزا قادیانی نے دوسری صورت یہ اختیار کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور ان کے خاندان کی عظمتوں کو ختم کر کے باہم برابری کی کوشش کی جائے اسی مماثلت کو قائم کرنے کے لئے مرزا قادیانی کہاں تک پہنچا ہے چند قادیانی عبارات ملاحظہ فرمائیں:

حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام پر بہتان:

حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی پاک دامنی، طہارت اور بزرگی کو قرآن مجید میں جا بجا بیان فرمایا گیا ہے قرآن مجید کی ایک سورۃ کا نام ہی ''مریم'' رکھا گیا ہے جس میں حضرت مریم علیہا السلام کے فضائل ومناقب کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے لیکن مرزا قادیانی نے یہودیت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ پر ناجائز حمل کی تہمت لگائی ہے، قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم علیہا السلام کا یوسف نجار نامی شخص سے تعلق تھا (نعوذ باللہ) اور اس تعلق کی وجہ سے آپ کو عیسیٰ علیہ السلام کا حمل ٹھہرا اور پھر جب حمل واضح ہوا تو مریم کے قبیلہ کے بزرگوں نے شرمندگی سے بچنے کے لئے مریم کا یوسف ہی سے نکاح کر کے رخصت کر دیا، اس نکاح کے دو ماہ کے بعد مریم کے ہاں لڑکا ہوا اسی لڑکے کو عیسیٰ، مسیح کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

مرزائی عقیدے پر عبارات ملاحظہ کیجئے:

☆ مریم کی تو وہ شان ہے کہ جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اسرار سے بوجہ حمل نکاح کر لیا۔

(کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

☆ حضرت مریم کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ (ایام الصلح: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاندان:

مرزا قادیانی نے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہی پر الزامات لگانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ علیہ السلام کے خاندان کے بارے میں غلیظ نظریات نقل کر کے یہودیت سے چار قدم آگے بڑھا ہے لکھتا ہے:

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھی جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ہاں مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب کبھی آپ نے سوچا ہوگا ہم تو سوچ کر تھک گئے، اب تک کوئی جواب خیال میں نہیں آیا کیا ہی خوب خدا ہے کہ جس کی دادیاں اور نانیاں اس کمال کی ہیں۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 394)

حضرت سیّدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بارے میں مرزا قادیانی کے نظریات:

جب مرزا قادیانی کے ناپاک قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور خاندان بھی محفوظ نہ رہا تو جن کے منصب پر حملہ کیا ہے انہیں کہاں چھوڑنا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قادیانی نظریات ملاحظہ کیجئے۔

☆ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرابی تھے مرزا لکھتا ہے:

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ، پیو، شرابی نہ زاہد، نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (نور القرآن: روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 387)

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا ایک سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کنجریوں سے ناجائز تعلق بھی تھا مرزا لکھتا ہے:

آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت (خاندانی مناسبت) درمیان میں ہے ورنہ کوئی پرہیزگار جوان کنجری کو یہ موقع نہیں

دیتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

ایک کنجری خوبصورت ایسی بیٹھی ہے گویا یسوع کے بغل میں ہے کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشہ کر رہی ہے یسوع صاحب اس حالت میں وجد سے بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کے عادی اور پھر مجرد (غیر شادی شدہ) اور ایک خوبصورت کنجری عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے؟۔ (نور القرآن: روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449)

☆ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں بھی دیا کرتے تھے اور جھوٹ بھی بولتے تھے مرزا لکھتا ہے:

ہاں آپ (یسوع مسیح) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289)

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289)

معجزات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ پیغمبر ہیں جن کے ہاتھ پر بہت سے معجزات کا ظہور ہوا جن کا ذکر قرآن مجید کی سورتوں میں موجود ہے لیکن مرزا قادیانی نے ان آیات کی تاویل کرتے ہوئے معجزات مسیح علیہ السلام کا انکار و استہزاء کیا ہے۔

عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں لیکن حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

اپنے عقیدے کو یہودیوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

اور بموجب بیان یہودیوں کے اس (یسوع مسیح) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا محض

فریب اور مکر تھا۔ (چشمہ مسیحی: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 344)

''قادیانی عقلی شبہات''

قادیانی جماعت رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدے پر جہاں قرآن وحدیث کے دلائل پر شبہات پیش کرتے ہیں وہاں چند منطقی قسم کے بھی شبہات پیش کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے قادیانی کہتے ہیں کہ وہ کیسے آسمان پر گئے؟ وہاں کھاتے پیتے کیا ہیں؟ اتنے لمبے عرصے سے زندہ کیسے ہیں؟

ایسے تمام تر اعتراضات کی بنیادی وجہ اسلامی عقائد کی تفصیلات سے جہالت اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے صرف نظر کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عام انسانوں پر قیاس کرنا ہے قادیانی شبہات کے جواب سے پہلے بطور تمہید چند باتیں سمجھ لی جائیں۔

اس دنیا میں جتنی چیزیں ہیں اور جس قدر حالات وواقعات پیش آتے ہیں اُن کی دو قسمیں ہیں:

۱۔معمولات ۲۔غیر معمولات

(1) معمولات: ان سے مراد وہ حالات وواقعات ہیں جو عام عادت کے موافق ہوں جیسے سورج کا مشرق سے نکلنا، نر اور مادہ کے ملاپ سے انسان کا پیدا ہونا۔

(2) غیر معمولات: ان سے مراد وہ حالات وواقعات ہیں جن کا ظہور عام عادت کے خلاف ہو جیسے قرب قیامت میں سورج کا مغرب سے نکلنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کا سانپ بن جانا ،حضرت صالح علیہ السلام کی اُونٹنی کا بغیر اُونٹ کے ملاپ سے بچہ دینا وغیرہ اور اُصول یہ ہے کہ معمولات کو غیر معمولات پر قیاس نہیں کر سکتے جیسے کوئی شخص کہے کہ میں نہیں مانتا کہ لاٹھی سانپ بن سکتی ہے اگر ایسا ہے تو تم بھی لاٹھی پھینک کر اُسے سانپ بنا کر دکھاؤ ایسے معترض کو کہا جائے گا کہ لاٹھی کا سانپ بننا خرق عادت (غیر معمول) ہے جبکہ معمول میں تو سانپ انڈوں سے نکلتا ہے اور غیر معمول کو معمول پر قیاس کرنے سے نتیجہ غلط ہی نکلتا ہے۔

قادیانیوں کا رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدے پر منطقی اور عقلی اعتراضات کرنا اسی وجہ سے ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عام انسانوں پر قیاس کرتے ہیں حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کی پیدائش غیر معمول کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے، ماں کی گود میں کلام کرنا غیر معمول، اعلان نبوت کرنا غیر معمول کے ہے (کہ نبی چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کرتا ہے جبکہ آپ نے ماں کی گود میں اعلان کیا) پھر طرز زندگی غیر معمول اس طرح سے آپ کی ہجرت بھی غیر معمول غرض یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ساری زندگی غیر معمول ہے اس لیے اُنہیں عام انسانوں پر قیاس نہیں کر سکتے ورنہ اسلامی عقیدے پر شبہات ہی پیش آئیں گے۔

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام میں شبہات کی دوسری بڑی وجہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے صرف نظر کر لینا ہے کیا کسی کو آسمان پر لے جانا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے باہر ہے؟ کسی کو بغیر کھلائے پلائے زندہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی طاقت سے باہر ہے؟ کیا کسی کو لمبی عمر دینا اور صحت مند رکھنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے ناممکن ہے؟ تاہم اتمام حجت کے لیے چند مرزائی شبہات کے جوابات پیش خدمت ہیں۔

قادیانی اعتراض نمبر 1:

قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر کیسے چلے گئے جبکہ درمیان میں خلا ہے آگ اور برف کے کرّے ہیں اور پھر اتنے لمبے عرصے تک زندہ رہنا بھی عقل میں نہیں آتا؟

جواب:

حضرت آدم علیہ السلام بھی تو جنت سے زمین پر جسم عنصری کے ساتھ تشریف لائے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تو معراج پر گئے تھے بنی اسرائیل کیلئے آسمان سے سجے سجائے دسترخوان بھی نازل کیے گئے ہیں، آج ایک عام انسان بھی تو خلا میں سفر کر رہا ہے جب ایک عام انسان اسباب اختیار کر کے خلاؤں میں گھوم سکتا ہے تو کیا مسبب الاسباب ذات کسی کو بغیر اسباب کے آسمان پر نہیں لے جا سکتی؟۔

کیا حضرت آدم ونوح علیہما السلام کو ہزار برس سے زائد عمر کا ملنا آج کل کی عقل میں آتا ہے؟ پہلی قوموں کے پچاس پچاس ہاتھ لمبے قد و قامت والے جسم اور سینکڑوں برس لمبی عمریں عقل میں آتی ہیں؟ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ کا سرد ہونا، حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا، حضرت صالح علیہ السلام

کی اُونٹنی کا پہاڑ سے نکل کر بچہ دینا اور دیگر انبیاء کے معجزات عقل میں آتے ہیں؟ کیا انسان کی پیدائش کا عمل عقل میں آتا ہے؟ کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا عمل عقل میں آتا ہے؟ جب ان سب باتوں کو باوجود عقل میں نہ آنے کے ہم جانتے ہیں تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا انکار کیوں کرتے ہیں۔

اور پھر ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ یہ آگ اور برف کا کُرہ کس نے بنایا ہے؟ اور کیا اس ذات کے لیے آگ اور برف کی تاثیر ختم کر دینا ناممکن ہے؟ یقیناً جو ذات ان کو بنانے والی ہے وہی ذات عیسیٰ علیہ السلام کو بھی لے جانے والی ہے اور اس کی طاقت وقدرت اور حکم کے سامنے کسی کُرّے وُرّے کی کیا مجال۔

قادیانی اعتراض نمبر2:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام انسان تھے اور انسان کا خوراک کے بغیر زندہ رہنا محال ہے تو اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں تو کیا کھاتے ہوں گے؟

جواب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے میزبان اللہ تعالیٰ ہیں اُن کے کھانے کی فکر قادیانیوں کے ذمہ نہیں ہے اور کیا کسی کو بغیر کھلائے پلائے زندہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بعید ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو تین سو سے زائد سال بغیر کھلائے پلائے زندہ نہیں رکھا؟ کیا حضرت عزیر علیہ السلام سو سال بغیر کھائے پیئے زندہ نہیں رہے؟۔

حدیث شریف کے مطابق خروج دجال کے وقت تین سال کے لیے قحط پڑے گا تو مومنین کی خوراک وہی ہوگی جو آسمان والوں کی ہے یعنی تسبیح وتقدیس۔ حدیث شریف کے الفاظ ہیں:

يُجْزِيهِمْ مَايُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَ التَّقْدِيسِ۔

ان کے لیے وہی کھانا ہوگا جو آسمان والوں کو کفایت کرتے ہیں یعنی تسبیح وتقدیس۔

(مسند احمد حدیث نمبر 27579)

اس حدیث سے دو باتیں حاصل ہوئیں ایک یہ کہ آسمان والوں کی خوراک ذکر و تسبیح ہے

اور عیسیٰ علیہ السلام کیونکہ آسمان پر ہیں اس لیے اُن پر وہیں کا قانون نافذ ہوگا اور دوسری بات یہ کہ خروج دجال کے وقت مومنین بغیر خوراک کے زندہ رہیں گے تو جو رب مومنین کو بغیر خوراک کے زندہ رکھ سکتا ہے کیا وہ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر خوراک کے زندہ رکھنے پر قادر نہیں ہے؟۔

قادیانی اعتراض نمبر3:

قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ ماننا اور آنحضرت ﷺ کو اپنے روضے میں زیر زمین زندہ ماننا یہ آنحضرت ﷺ کی توہین ہے؟

جواب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر جانا آنحضرت ﷺ کا زمین میں مدفون ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آنحضرت ﷺ پر فضیلت کی دلیل نہیں کیونکہ آپ ﷺ جہاں آرام فرما ہیں اُس جگہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک:

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے“

یعنی آپ ﷺ کا روضہ مبارک جنت ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جنت آسمان سے اعلیٰ ہے اور آپ ﷺ اعلیٰ جگہ پر آرام فرما ہیں۔

قادیانیوں کی یہ منطق کہ اوپر نیچے ہونے سے عظمت یا تنقیص لازم آتی ہے عقلاً ونقلاً غلط ہے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

(1) فرشتے آسمانوں میں رہتے ہیں جبکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام زمین میں مدفون ہیں تو کیا اس سے فرشتوں کو انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت وعظمت حاصل ہوگی؟۔

(2) پرندے فضاؤں میں اُڑتے ہیں جبکہ انسان سمیت انبیاء، صحابہ، اولیاء، علماء، زمین میں مدفون ہوتے ہیں تو کیا پرندے انسانوں سے اعلیٰ ہو گئے؟۔

(3) اگر کوئی شاگرد یا بیٹا بالائی منزل پر ہو جبکہ اُستاد اور باپ نچلی منزل میں ہوں تو کیا شاگرد کو اُستاد پر اور بیٹے کو باپ پر فضیلت حاصل ہو جائے گی؟۔

(4) اور اگر اب بھی قادیانیوں کو بات سمجھ میں نہ آئے تو ہمارا سوال ہے کہ مرزا قادیانی زیر زمین ہے جبکہ قادیان کی زمین پر کتے، خنزیر، گدھے اور قادیانی وغیرہ سب پھرتے ہیں تو کیا قادیانی کے مرید کہیں گے کہ یہ سب جانور اور قادیانی زمین کے اوپر ہونے کی وجہ سے شان، مقام اور عظمت میں مرزا قادیانی پر بڑھے ہوئے ہیں۔

قادیانی عقائد پر ہمارے چند سولات:

قادیانی ذریت کو گفتگو کے لیے جو اُصول سکھائے جاتے ہیں اُن میں سب سے بڑا اور اہم اُصول یہ ہے کہ ہمیشہ بے اُصولی، بے ربطی اور بے ترتیبی بات کرو اور جب بھی بات کرتے ہوئے پھنس جاؤ تو فوراً کسی اور موضوع پر گفتگو شروع کردو قادیانی طبقہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر اسی اُصول کو مدنظر رکھتے ہوئے گفتگو کرتا ہے قادیانی جب بھی اس موضوع پر بات کرے گا تو کہے گا کہ ہمارا اہل اسلام سے صرف حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام میں اختلاف ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں حالانکہ اہل اسلام کا قادیانیوں سے اختلاف صرف حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام میں ہی نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اپنی والدہ مریم کے بطن مبارک میں آنے سے اُن کی وفات تک کی پوری زندگی میں اختلاف ہے ملاحظہ فرمائیں:

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم صدیقہ پاک دامنہ عورت تھیں قرآن مجید ہمارا گواہ ہے ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰکِ وَ طَهَّرَکِ، اُمُّهٗ صِدِّیۡقَةٌ اُن کی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی والدہ پاک دامن ہیں جبکہ مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مریم صدیقہ علیہا السلام کے یوسف نجار نامی شخص سے تعلقات تھے۔ (خزائن ج18 ص19)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ قرآن وحدیث سے ثابت کریں کہ حضرت مریم علیہا السلام کے یوسف نجار نامی شخص سے تعلقات تھے۔ (نعوذ باللہ)

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو عیسیٰ علیہ السلام کا حمل بغیر مرد کے محض اللہ کی قدرت سے ہوا اس عقیدے کو قرآن مجید کی سورت مریم میں بیان فرمایا گیا ہے ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰکِ وَ طَهَّرَکِ، اُمُّهٗ صِدِّیۡقَةٌ

جبکہ قادیانیوں کی عقیدہ ہے کہ حضرت مریم کے یوسف نجار نامی شخص سے تعلقات کی وجہ سے حضرت مریم کو عیسیٰ علیہ السلام کا حمل ٹھہرا۔

(خزائن ج 18 ص 19، خزائن ج 14 ص 300)

☆ ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ قرآن و حدیث سے ثابت کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حمل اللہ کی قدرت سے نہیں ہوا بلکہ انسانی دخل کا نتیجہ تھا۔ (نعوذ باللہ)

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول تھے قرآن مجید آپ کی رسالت پر گواہ ہے وَرَسُوْلاً اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ 'وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے'۔

جبکہ مرزا قادیانی کی بہت سی تحریرات کی رو سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں رسولوں والی صفات نہ تھیں۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ قرآن وحدیث سے اپنے اس دعوی کو ثابت کریں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

☆ جبکہ مرزا قادیانی کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام جھوٹ بولتے تھے۔

(خزائن ج 9 ص 289)

ہمارا سوال ہے کہ قادیانی قرآن وحدیث سے اپنے اس دعوے پر کوئی دلیل پیش کریں۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاندان نہایت پاک اور مطہر ہے چنانچہ قرآن مجید میں آپ کی والدہ اور نانا کے نام پر سورتوں کے نام رکھے گئے اور خاندان کی تعریف بیان فرمائی گئی ہے۔

جبکہ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زانی اور کسبی عورتیں تھیں۔

(خزائن جلد 11 ص 291)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا قرآن وحدیث سے اپنے اس باطل کفریہ عقیدے پر کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب نہیں پیتے تھے۔

جبکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے۔

(خزائن ج 19 ص 71)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا قرآن وحدیث سے اس پر کوئی دلیل پیش کی جاسکتی ہے؟۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی نہ پکڑ سکے قرآن مجید اس عقیدے پر ہمارا گواہ ہے۔

وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیٓ اِسْرَائِیْلَ عَنْکَ۔

(ہم نے بنی اسرائیل کو آپ سے روکے رکھا) (المائدہ 110)

جبکہ قادیانی عقیدے کے مطابق یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرلیا تھا۔

(خزائن جلد 3 صفحہ 296)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا قادیانی قرآن وحدیث سے اپنے باطل عقیدے کے ثبوت میں کوئی دلیل پیش کرسکتے ہیں؟۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی ذلیل ورسوانہ کرسکے قرآن مجید آپ علیہ السلام کے دنیا وآخرت میں صاحب عزت ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

وَجِیْھاً فِی الدُّنْیَا وَ لْاٰخِرَۃِ۔ (حضرت عیسیٰ علیہ الاسلام دنیا وآخرت میں صاحب عزت تھے)

جبکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کے ارادے سے پکڑا، کانٹوں کا تاج پہنایا، گالی گلوچ کی اور بہت ذلیل ورسوا کیا۔ (خزائن ج 3 ص 296)

ہمارا سوال ہے کہ قادیانی اپنے اس غلیظ عقیدے پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل پیش کریں۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی نہ چڑھا سکے قرآن مجید اسی عقیدے کو بیان کرتا ہے۔

وَمَا صَلَبُوْهُ۔ (النساء 157)

جبکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھانے میں کامیاب ہو گئے۔ (خزائن ج3 ص296)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا وہ اپنے اس من گھڑت عقیدے پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں سے بچایا اور آپ کو آسمانوں کی طرف خرق عادت ہجرت کروائی قرآن مجید اسی ہجرت کو بیان کرتا ہے۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جبکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر کی طرف ہجرت فرمائی اور 87 سال کشمیر میں رہے۔اور 120 سال کی عمر میں وفات ہوئی اور ان کی قبر سری نگر میں ہے۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کیا وہ قرآن وحدیث سے کشمیر کی ہجرت کا ثبوت دے سکتے ہیں؟ 87 سال تک جو وحی آپ پر نازل ہوتی رہی اُس کا وجود کہاں ہے؟ 87 سال میں جو قوم آپ علیہ السلام پر ایمان لائی وہ کہاں ہے؟ تعجب ہے ہجرت سے قبل نازل ہونے والی وحی آج بھی کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے لیکن 87 سالہ وحی کا کوئی پتہ نہیں؟ ہجرت سے پہلے ماننے والی قوم عیسائی آج بھی موجود ہے لیکن کشمیر میں جو لوگ ایمان لائے اُن کو آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی؟۔

اور کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر کی قبر کا ثبوت قرآن وحدیث یا مستند ومعتبر کسی کتاب میں مل سکتا ہے؟ تعجب ہے کہ آپ کو چاہنے والی قوم عیسائی اور آپ کے دشمن یہودی مرزے کی آمد تک اس قبر سے بے خبر رہے؟ تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا انکشاف نہ عیسائی قوم کو ہوا اور نہ ہی یہودیوں کو بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ حق کے اعلان اور باطل کے بطلان کے لیے تشریف لائے وہ بھی بے خبر رہے اگر کسی پر انکشاف ہوا تو وہ ایک آنکھ سے بھینگے مرزا قادیانی پر۔۔۔۔۔۔؟؟

فائدہ: مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چار مختلف مقامات پر قبریں بیان کی ہیں۔

”قادیانی نظریات کہاں سے آئے“

قادیانیت مرزا قادیانی کا ایجاد کردہ دین ہے جس کو مرزا نے اسلام میں تحریف کر کے اس میں بہائیت کے خیالات، یہودیت کے عقائد و الزامات اور اپنے خود ساختہ من گھڑت الہامات شامل کر کے تیار کیا ہے اسی لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور ان کے خاندان پر جو الزامات یہودیوں نے لگائے اور ان کے بارے میں جو عقائد و نظریات اپنائے وہی الزامات مرزے نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے ہیں اور وہی عقائد و نظریات اپنی کتابوں میں نقل کئے ہیں ذیل میں یہودیوں اور مرزائیوں کے عقائد کا ایک تقابلی جائزہ پیش کر کے فیصلہ قارئین پر چھوڑا جاتا ہے کہ قادیانیت یہودیت کے قریب ہے یا اسلام کے؟

یہودی عقائد	مرزائی عقائد
حضرت مریم علیہا السلام پاکدامن نہیں تھیں۔	مرزا قادیانی کا بھی یہی عقیدہ ہے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے۔	〃 〃
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بہن بھائی بھی تھے۔	〃 〃
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ معجزات کا ظہور نہیں ہوا۔	〃 〃
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدکارہ عورتوں سے تعلق تھا۔	〃 〃
حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔	〃 〃
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نے ذلیل و رسوا کیا۔	〃 〃
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نے سولی چڑھا دیا۔	〃 〃
حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔	〃 〃

شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:

”قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے“

مرزا قادیانی کے قرآن و حدیث پر افتراء:

قرآن وحدیث میں جھوٹ بولنے والے کی بہت مذمت بیان فرمائی گئی ہے۔

اور پھر زیادہ قابل مذمت اور برا وہ جھوٹ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افتراء کرتے ہوئے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے بولا جائے اور مرزا قادیانی کی تحریرات میں اس قسم کے سینکڑوں جھوٹ موجود ہیں حالانکہ مرزا قادیانی نے بھی جھوٹ کی بہت مذمت بیان کی ہے۔ مرزا لکھتا ہے۔

جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں۔ (خزائن: جلد 22 صفحہ 459)

جھوٹ کے مردار کو نہ چھوڑنا کتوں کا طریقہ ہے نہ کہ انسانوں کا۔

(خزائن: جلد 11 صفحہ 43)

وہ کنجر جو ولد الزنا (حرامی) کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

(خزائن: جلد 2 صفحہ 386)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ای برابر ہے۔ (خزائن: جلد 22 صفحہ 215)

ان مذکورہ حوالہ جات کے بعد مرزا قادیانی کے جھوٹوں میں سے چند وہ جھوٹ ملاحظہ فرمائیں جو اس نے لوگوں کو دھوکہ دینے اور حلقہ عقیدت کو بچانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے بولے ہیں اور پھر ہر جھوٹ پر مرزا قادیانی کے لئے مذکورہ فتووں کو چسپاں کریں تاکہ مرزائیت کے طلسمی جال کا کوئی تانا بانا باقی نہ رہے۔

افتراء نمبر ا:

حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی تکفیر ہوگی اور علمائے وقت اس کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ اس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کر دی ہے۔

(خزائن: جلد 17 صفحہ 213)

افتراء نمبر ۲:

لیکن ضروری تھا کہ قرآن کریم اور احادیث کی وہ پیشن گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھوں دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیے جائیں گے۔ اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کو تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ (خزائن: جلد 17 صفحہ 404)

قارئین کرام! قرآن پاک کے تیس پاروں میں کسی ایک آیت اور ذخیرہ احادیث میں سے کسی ایک بھی حدیث میں کہیں نہیں فرمایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد علماء اسلام انھیں کافر کہیں گے۔ احادیث میں مہدی و مسیح کے دور کے واقعات وحالات تفصیلاً ذکر کئے گئے ہیں جن میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ ظہور مہدی کے وقت دنیا بھر سے علماء مہدی علیہ الرضوان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے ان کو تلاش کرتے ہونگے۔ اور مہدی و مسیح کے زمانے میں مسلمانوں میں باہمی اتفاق واتحاد کا تو کیا کہنا جانور تک ایک دوسرے کے شر سے محفوظ ہوں گے۔ مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کی اصل یہ ہے کہ جب علماء نے مرزا قادیانی کے کفر کو ظاہر کیا تا کہ لوگ قادیانی دھوکے سے بچ سکیں تو مرزا قادیانی نے ناموافق حالات کو دیکھتے ہوئے جھوٹی حدیث بلکہ حدیثیں گھڑ لی۔ کہ مسیح پر کفر کا فتویٰ لگنے کے متعلق حدیثوں میں بھی آ گیا ہے۔ ہم قادیانی امت کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایک حدیث دکھا دیں جس میں آیا ہو کہ مسیح کو علماء اسلام کافر کہیں گے تا کہ مرزا قادیانی کی پیشانی سے ذلت ورسوائی کا داغ دھل سکے۔

افتراء نمبر ۳:

احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔ (خزائن: جلد 22 صفحہ 209)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کو کس نے بتایا کہ میری آمد تک دنیا کے پانچ ہزار سال گزر چکے ہیں۔ کیا قرآن و حدیث سے دنیا کی کل مدت بیان کی جا سکتی ہے؟ اور مرزائیوں کو ہمارا چیلنج ہے کہ ہمیں وہ احادیث دکھائیں جن میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھٹے ہزار میں پیدا ہونے کا ثبوت ملتا ہو۔

افتراء نمبر ۴:

ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) صدی کے سر پر آئے گا اور چودہویں صدی کا مجدد ہوگا۔ (خزائن: جلد 21 صفحہ 359)

یہ بھی مرزا قادیانی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صریح افتراء ہے کئی حدیثیں تو دور کی بات کوئی ایک حدیث بھی ایسی نہیں دیکھا سکتے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وقت نزول

چودھویں صدی بیان فرمایا ہو اور چودھویں صدی کا ان کو مجدد ٹھہرایا ہو۔ مرزا قادیانی نے محض اظہار تقدس اور اپنے جھوٹے دعوے مسیحیت کو سچا ثابت کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افتراء کیا ہے۔ ہمارا قادیانی ذریت کو چیلنج ہے کہ کوئی ایک حدیث پیش کریں جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا زمانہ چودھویں صدی بیان فرمایا ہو۔

افتراء نمبر ۵:

پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کا دعویٰ کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔

(خزائن: جلد 13 صفحہ 475)

یہ سب مرزا قادیانی کی گپ اور افتراء ہے۔ مرزائیوں کو چاہیئے کہ جن نبیوں کی کتابوں اور جن احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے، ان میں سے صرف تین کتابوں اور تین حدیثوں کا ہمیں بھی پتہ بتا دیں ورنہ جھوٹے کا ذلیل ہونا امر مسلم ہے۔

افتراء نمبر ۶:

میرا یہ بیان ہے کہ میرے تمام دعاویٰ قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء گزشتہ کی پیشن گوئیوں سے ثابت ہیں۔

(خزائن: جلد 5 صفحہ 356)

یہ قرآن وحدیث اور اولیاء گزشتہ پر بہتان عظیم ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے تو نوے سے زائد دعاویٰ کئے ہیں جن میں سے چند مشہور دعاویٰ یہ ہیں۔

غیر تشریعی نبوت، ظلی وبروزی نبوت، مسیح موعود، مہدی معہود، مجدد وقت ملہم من اللہ ہندوؤں کا اوتار، آریوں کا کرشن، مریم، بیت اللہ اور حجر اسود وغیرہ ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزے کے یہ سارے دعوے قرآن پاک کی کن کن آیات، کون سی احادیث اور کن اولیاء اللہ کے کشوف سے ثابت ہیں یہ دکھانا مرزائیوں کی ذمہ داری ہے تا کہ مرزا قادیانی کو تہ ذلت سے نکال سکیں۔

افتراء نمبر ۷:

اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔

(خزائن: جلد 15 صفحہ 55)

لیکن پھر بھی جب ہم احادیث پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس کی عمر لکھی ہے۔

(خزائن: جلد 17 صفحہ 295)

مرزا قادیانی نے پہلی عبارت میں احادیث کی معتبر روایتوں سے لکھا ہے کہ مسیح کی عمر 125 ایک سو پچیس برس ہوگی۔ اور دوسری عبارت میں احادیث کے حوالے سے 120 برس عمر لکھی ہے۔ دونوں باتیں درست نہیں ہوسکتیں کیونکہ دونوں میں تضاد ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے محض افتراء علی الرسول سے کام لیا ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں تناقض ہرگز نہیں ہوسکتا۔

فائدہ: مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے بارے میں بھی مضحکہ خیزیوں سے کام لیتے اُن کی مختلف عمریں بیان کی ہیں۔

افتراء نمبر ۸:۔

قرآن اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس زمانہ (مرزا قادیانی کے زمانہ) میں نئی سواری پیدا ہوگی۔ جو آگ سے چلے گی وہ سواری ریل ہے۔

(خزائن: جلد 20 صفحہ 25)

مرزا قادیانی نے اس عبارت میں تین کتابوں پر جھوٹ بولا ہے۔

ا۔ قرآن مجید پر (۲) احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر (۳) پہلی کتابوں پر۔ ہم دنیائے مرزائیت کو دعوت دیتے ہیں کہ اپنے گرو کو سچا ثابت کرنے کے لئے اس بات کو سچا ثابت کریں۔ اور مرزا کو قہرِ ذلت سے بچائیں۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے چند افتراء آپ کے سامنے پیش کئے اب آپ قرآن وسنت کی وعیدوں اور مرزا قادیانی کے جھوٹ سے متعلق فتووں کو سامنے رکھیں اور فیصلہ کریں کہ کیا مرزا قادیانی پر بمطابق قرآن اللہ تعالیٰ کی لعنت اور پھٹکار نہیں ہے؟ اور کیا مرزا قادیانی میں منافقوں کی صفات نہیں پائی جارہی؟ کیا مرزا قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افتراء کر کے جہنم کے راستے پر نہیں چل رہا؟ کیا مرزا قادیانی دنیا کا بدترین کام نہیں کررہا؟ کیا مرزا قادیانی انسانوں کا طریق چھوڑ کر کتوں کے طریق پر نہیں چل رہا؟ کیا مرزا قادیانی جھوٹ بول کر گوہ نہیں کھارہا؟ کیا مرزا قادیانی وہ کام نہیں کررہا جس کے کرنے میں ولدالزنا کنجر بھی شرماتے ہوں؟ یقیناً مرزا قادیانی جھوٹ و افتراء کی نجاستوں کے دلدل میں سرتاپاؤں مکمل دھنس چکا ہے جس سے نکلنا مرزائی کے دجل وفریب، تاویل کاری وملمع سازی اور طاقت وقوت سے بالکل باہر ہے۔

امام مہدی علیہ الرضوان
اور
فتنہ قادیانیت

- حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا تعارف
- ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان سے قبل کے حالات
- ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان بعد کے حالات
- خلافت مہدی علیہ الرضوان کی برکات
- کیا مرزا قادیانی امام مہدی ہوسکتا ہے؟



قیامت کا عقیدہ حق ہے اور ایمانیات کا حصہ ہے۔لیکن ایک امر غیبی ہے جس کے وقوع کا حقیقی علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے۔جیسے قرآن مجید میں ہے ”اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ“ کہ اللہ تعالیٰ کو ہی قیامت کا علم ہے۔البتہ رحمت کائنات ﷺ نے بطورِ پیش گوئی کے قرب قیامت کی بہت سی علامات بیان فرمائی ہیں۔بعض علامات کو صغریٰ اور بعض کو کبریٰ کہتے ہیں۔دونوں علامات مختلف احادیث مبارکہ میں بیان کی گئی ہیں۔ظہورِ مہدی بھی علامات قیامت میں سے ہے۔

منیر احمد علوی

قیامت کا عقیدہ حق ہے اور ایمانیات کا حصہ ہے لیکن ایک امر غیبی ہے جس کے وقوع کا حقیقی علم صرف خدا تعالیٰ ہی کو ہے جیسے قرآن مجید میں ہے "اِنَّ اللہَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ البتہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور پیش گوئی کے قرب قیامت کی بہت سی علامات بیان فرمائی ہیں۔ بعض علامات کو صغریٰ اور بعض کو کبریٰ کہتے ہیں۔ دونوں علامات مختلف احادیث مبارکہ میں بیان کی گئی ہیں۔ ظہور امام مہدی بھی علامات قیامت میں سے ہے احادیث مبارکہ میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کا نام، نسب، حلیہ اور ظہور سے قبل اور بعد کے حالات قدرے تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ مہدویت ایک روحانی منصب ہے اس لیے بہت سے حب جاہ و مال کے مریضوں نے مہدویت کے جھوٹے دعوے کیے ہیں اور بہت سے لوگوں نے ان کو مہدی مان کر اپنی عقبیٰ کو برباد کرلیا۔ انہی جھوٹوں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزا قادیانی نے ایک دعویٰ "مہدویت" کا بھی کیا اگرچہ مرزا قادیانی کا اصل دعویٰ نبوت کا ہے لیکن مرزائی عامۃ المسلمین کے سامنے ابتداءً مرزا قادیانی کی نبوت کا اقرار نہیں کرتے اور یہ بات باور کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارا عام مسلمانوں سے اختلاف صرف مہدویت کے مسئلے میں ہے۔ ہم تو مرزا قادیانی کو امام مہدی مانتے ہیں اگر مرزائیوں کی صرف اس بات کو بھی لیا جائے تو بھی حقائق و واقعات اور مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار بابانگ دہل اس کے کذاب ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ کیونکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچے امام مہدی کے ظہور سے وفات تک کے جو احوال اور علامات احادیث مبارکہ میں بیان فرمائے ہیں اُن میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ ذیل میں حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے متعلق احادیث لکھی گئی ہیں اور احادیث میں بیان کی گئی علامات مہدی علیہ الرضوان کا مرزا قادیانی سے تقابل کیا گیا ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کا اپنے دعویٰ مہدویت میں جھوٹا ہونا اظہر من الشمس ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا حلیہ، نام ونسب

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر اور والد کا نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام پر ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آل سے حسینی سید ہونگے۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا چہرہ اور پیشانی نہایت روشن ہوگی۔ داڑھی گھنی ہوگی، دائیں گال پر تل ہوگا، آپ کے کندھوں کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کی مہر ہوگی، اونی چادر پہن رکھی ہوگی، قد درمیانہ، اکہرا جسم، سیاہ زلفیں، دانت آگے سے کھلے ہونگے اور ان سے نور نکلے گا، سر پر عمامہ اور کندھوں پر کملی اوڑھے ہونگے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا لقب ''مہدی اور کنیت ابو عبداللہ یا ابو القاسم'' ہوگی اور آپ کی جائے ولادت مدینہ منورہ ہوگی۔ ان تمام باتوں کی تصریح مستند روایات میں موجود ہے۔ چند روایات مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لَا تَذْھَبُ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیْ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْہِ اِسْمَ اَبِیْ فَیَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجُوْرًا۔ (مستدرک جلد ۴ ص ۴۴۲)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے) روز وشب ختم نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے جس طرح پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی''۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ اَلْمَھْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَۃَ (سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۵۸۸)

''حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے

ہوگا''۔

احادیث کے مطابق حضرت مہدی علیہ الرضوان کا نام محمد ہوگا جبکہ ''مہدی'' ان کا نام نہیں بلکہ لقب ہوگا اور کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ چنانچہ سید بررنجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وَ لَقَبُهُ الْمَهْدِیُّ لِاَنَّ اللّٰهَ هَدَاهُ لِلْحَقِّ۔ (الاشاعۃ ص ۱۹۳)

ان کا لقب مہدی ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی رہنمائی فرمائی جائے گی۔

وَ کُنِیَّتُهُ اَبُوْ عَبْدَ اللّٰهِ وَ فِیْ الشِّفَاءِ لِلْقَاضِیْ اَنَّ کُنِیَّتُهُ اَبُوْ الْقَاسِمِ۔

امام مہدی کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کی کتاب الشفاء میں ہے کہ ان کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ (الاشاعۃ ص ۱۹۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْمَهْدِیُّ مِنِّی اَجْلَی الْجَبْهَةِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جُوْرًا وَّیَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ۔۔۔ الخ

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہونگے (یعنی میری نسل سے ہونگے) ان کا چہرہ خوب نورانی، چمکدار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینگے، جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی اور وہ سات سال حکومت کریں گے۔

احادیث مبارکہ سے حاصل ہونے والے نتائج اور تقابل:

امام مہدی علیہ الرضوان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر یعنی محمد ہوگا جبکہ مرزا قادیانی کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔

آپ کے والد کا نام حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام پر عبداللہ ہوگا جبکہ مرزا قادیانی کے باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے یعنی سید ہونگے جبکہ مرزا قادیانی مغل خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی جبکہ مرزا قادیانی کی کوئی کنیت نہیں تھی۔

ظہور مہدی علیہ الرضوان اس وقت ہوگا جب دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور حضرت مہدی علیہ الرضوان دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ مرزائی بتائیں کیا مرزا قادیانی کے دعوے مہدویت سے پہلے زمین ظلم و جور سے بھر چکی تھی؟ کیا مرزا قادیانی نے اس کو عدل و انصاف سے بدل دیا؟ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی سبز قدمی سے ہر طرح کی ظلم و معصیت، چوری، ڈاکہ، زنا، شراب، قتل ناحق وغیرہ میں ترقی ہوئی اور مسلسل ہو رہی ہے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کی خلافت پوری دنیا میں ہوگی اور وہ پوری دنیا کے حکمران ہونگے، جس کی مدت سات (۷) سال سے نو (۹) سال کے درمیان ہوگی۔ کیا مرزا قادیانی کو ایک دن کی بھی حکمرانی نصیب ہوئی؟ مرزا قادیانی ہی نہیں بلکہ اس کی ذریت کو بھی آج تک ایک دن بھی حکمرانی نہ مل سکی۔ متحدہ ہندوستان میں انگریز کے غلام (پاکستان میں حکومت پاکستان کے غلام) اور اب پھر لندن میں انگریز کے غلام ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا جو حلیہ مبارک مذکورہ حدیث مبارک میں بیان فرمایا گیا ہے کیا مرزا قادیانی کا حلیہ ایسا تھا؟ بلکہ مرزا قادیانی کا حلیہ بالکل متضاد ہے جو اس کے کذب پر منہ بولتا ثبوت ہے۔

ظہور مہدی علیہ الرضوان کے بعد حالات:

بہت سی روایات میں ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے پہلے فتنے بہت

پھیل جائیں گے ان روایات کے تناظر میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے قبل مسلمان سخت تکلیف میں ہوں گے اور ان پر ظلم کے پہاڑ ہوں گے، عورتوں کی عصمت دری ہوگی، اولادوں کو قیدی بنالیا جائے گا، خوف وہراس پھیل جائے گا، شہر ویران ہوجائیں گے اور جب فتنوں کی کثرت ہوجائے گی اور مسلمانوں پر ظلم وستم انتہا کو پہنچ جائے گا تو دنیا بھر سے سات بڑے علماء امام مہدی علیہ الرضوان کی تلاش میں مکہ مکرمہ آ پہنچیں گے جن کے ہاتھ پر تین سو دس سے کچھ اوپر افراد نے بیعت جہاد کر رکھی ہوگی۔ یہ حضرات علماء امام مہدی علیہ الرضوان کو تلاش کریں گے تو ایک شخص میں علامات مہدی پا کر بیعت کی درخواست کریں گے۔ امام مہدی علیہ الرضوان بڑے عمدہ طریقے سے انکار کردیں گے اور مدینہ منورہ روانہ ہوجائیں گے یہ علماء پیچھے جائیں گے تو امام مہدی علیہ الرضوان واپس مکہ مکرمہ آجائیں گے۔ غرض اس طرح تین چکر لگیں گے اور بالآخر یہ علماء حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کو (پھر اسی) مکہ مکرمہ میں پالیں گے (اور علماء کے اصرار کے بعد حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر بیعت فرمائیں گے) پھر اس دن جب کہ عاشورہ کی رات ہوگی عشاء کی نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے، قمیض اور تلوار کے ساتھ ظہور فرمائیں گے اور کفار کے ساتھ بہت سی جنگیں لڑیں گے جس کی تفصیلات احادیث میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف ہے:

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ فَیَاتِیْهِ النَّاسُ مِنْ اَهْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ کَارِهَةٌ فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیَبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاهُ اِبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَهٗ ثُمَّ یَنْشَاءُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُهٗ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْهِمْ بَعْثًا فَیُظْهِرُوْنَ عَلَیْهِمْ وَذٰلِکَ کَلْبٌ وَالْخَیْبَةُ لِمَنْ لَمْ یَشْهَدْ غَنِیْمَةَ کَلْبٍ فَیُقْسِمُ الْمَالَ وَیَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّةِ

نَبِیِّهٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَیُلْقِی الْاِسْلَامَ بِجِرَانِهٖ اِلَی الْاَرْضِ فَیَلْبَثُ سَبْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یُتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی علیہ الرضوان) اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنادیں مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کریں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کیلئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء نامی مقام (چٹیل میدان) میں دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت خلافت کریں گے۔ بعدازاں ایک قریشی النسل شخص (سفیانی) جس کی ننہالی قبیلہ کلب میں ہوگی۔ خلیفہ مہدی اوران کے اعوان و انصار سے جنگ کیلئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہونگے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی علیہ الرضوان خوب داد پیش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہوجائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج وغلبہ ہوگا) بحالت خلافت، مہدی علیہ الرضوان دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نوسال رہ کر فوت

ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

ذَکَرَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاِسْنَادِہٖ اُمَّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یُبَایِعُ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ کَعِدَۃِ اَھْلِ بَدْرٍ فَیَاتِیْہِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ۔ (المستدرک ج ۴ ص ۴۳۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے (بیعت خلافت کی خبر مشہور ہونے پر)

جب سفیانی کو حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی اطلاع ملے گی تو وہ کوفہ سے ایک لشکر مدینہ کی طرف روانہ کرے گا جو تین دن مدینہ منورہ میں خوب قتل و غارت گری کا بازار سرگرم رکھے گا پھر امام مہدی علیہ الرضوان کی تلاش میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوگا۔ لیکن جب مقام بیداء پر پہنچے گا تو پورا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائیگا۔ صرف دو آدمی بچیں گے جن میں سے ایک تو سفیانی کے پاس یہ خبر لے کر پہنچے گا اور دوسرا حضرت مہدی علیہ الرضوان کو جا کر خوشخبری سنائے گا۔ جب امام مہدی علیہ الرضوان یہ بات سنیں گے تو فرمائیں گے ہاں! اب وقت خروج ہے چنانچہ وہاں سے نکل کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور بنو ہاشم کے جو لوگ قید ہو چکے ہونگے انہیں آزاد کروائیں گے اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری سرزمین حجاز کو فتح کر ڈالیں گے۔

عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا سَمِعَتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ لَیُؤُمَنُ ھٰذَا الْبَیْتَ جَیْشٌ یَغْزُوْنَہٗ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوْسَطِھِمْ وَیُنَادِیْ اَوَّلُھُمْ اٰخِرَھُمْ ثُمَّ یُخْسَفُ بِھِمْ فَلَا یَبْقٰی اِلَّا الشَّرِیْدُ الَّذِیْ یُخْبِرُ عَنْھُمْ۔

(مسلم شریف ۷۲۴۶)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک لشکر اس بیت اللہ کا ضرور قصد کریگا یہاں تک کہ جب ہو بیداء نامی جگہ پہنچے گا تو درمیان والا حصہ زمین میں دھنس جائے گا یہ دیکھ کر لشکر کے اگلے لوگ پچھلوں کو آواز دیں گے لیکن ان کو بھی دھنسا دیا جائے گا اور سوائے مخبر کے کوئی بھی نہ بچے گا۔ بعض روایات میں دو آدمیوں کے بچنے کا تذکرہ ہے جن کا نام وبرا اور و بیرا ہوگا۔

مذکورہ احادیث سے حاصل ہونے والے نتائج:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ایک خلیفہ کے انتقال پر حج کے موقع پر بیت اللہ شریف میں ہوگا۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت خلافت لیں گے۔

شام سے ایک لشکر حضرت مہدی علیہ الرضوان سے قتال کیلئے آئے گا لیکن بیداء نامی مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ہاتھ پر ابتداً بیعت خلافت کرنے والوں کی تعداد اہل بدر کی تعداد کے برابر یعنی (۳۱۳) ہوگی۔

مقام بیداء پر لشکر کے دھنسائے جانے کے واقعہ کے بعد عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حضرت مہدی علیہ الرضوان کی بیعت کرنے مکہ آئیں گے۔

جبکہ مرزا قادیانی حج تو کیا ساری زندگی مکہ و مدینہ کی زیارت بھی نہ کرسکا حالانکہ حج پر جانے کا دعوی کرتا رہا لیکن کہاں مکہ و مدینہ اور کہاں یہ قادیان کا گندہ خمیر۔

میرا قادیانیوں سے سوال ہے کہ:

کیا مرزا قادیانی کو علماء کرام نے مہدی کی حیثیت سے پہچانا اور کیا مرزا قادیانی کی بیعت حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کی گئی؟

کیا مرزا قادیانی کے ہاتھ پر اقطاب وابدال نے بیعت کی؟

کیا مرزا قادیانی کے مقابلے کے لیے کوئی لشکر نکلا اور پھر اس لشکر کو مقام بیداء میں دھنسا دیا گیا؟

نہیں بلکہ ان علامات میں سے کوئی علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی گئی جو کہ مرزا قادیانی کے کذب پر واضح دلیل ہے۔**فاعتبروا یا اولی الباب**

خلافت مہدی اور اسکی برکات

نہایت سخت حالات کے بعد حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی خلافت قائم ہوگی جس کی مدت کم از کم سات سال ہوگی اور آپ کی خلافت کے زمانے میں امت پر نعمتوں کی اس قدر فراوانی اور خوشحالی ہوگی کہ پہلے کبھی ایسی خوشحالی حاصل نہ ہوگی۔ چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیَ الْمَهْدِیُّ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَ اِلَّا فَتِسْعٌ تُنْعَمُ فِیْهِ اُمَّتِیْ نِعْمَةً لَمْ یَسْمَعُوْا بِمِثْلِهَا قَطُّ تُؤْتِیْ اُكُلَهَا وَ لَا تَتْرُكُ مِنْهُمْ شَیْئًا وَ الْمَالُ یَوْمَئِذٍ كُدُوْسٌ فَیَقُوْمُ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ! اَعْطِنِیْ فَیَقُوْلُ خُذْ۔

(التذکرۃ ص ۲۹۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری آخری امت میں مہدی علیہ الرضوان ہونگے جو کم از کم سات سال یا نو سال (خلیفہ) رہیں گے۔ ان کے زمانہ میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہیں سنی ہوگی۔ زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ نہ چھوڑے گی اور اس زمانے میں مال کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! کچھ مجھے بھی دیجئے! تو وہ اس سے فرمائیں گے حسب منشاء دیتا ہوں لے لو۔

ایک روایت میں ہے:

فَاتَی النَّاسُ الْمَهْدِیَّ فَزَفُّوْهُ کَمَا تَزِفُ الْعُرُوْسُ اِلٰی زَوْجِهَا لَیْلَةَ عُرْسِهَا وَهُوَ یَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا وَیَخْرُجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَتَمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتُنْعَمُ اُمَّتِیْ فِیْ وَلَایَتِهٖ نِعْمَةً لَمْ یُنْعَمْهَا قَطُّ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

بعدازاں لوگ مہدی علیہ الرضوان کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار اُگل دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور اس کے دور خلافت میں امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے پہلے کبھی نہ ملی ہوگی۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یُحْثِی الْمَالَ فِی النَّاسِ لَا یَعُدُّهٗ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیَعُوْدَنَّ۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا، شمار نہیں کرے گا (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جسکی قدرت میں میری جان ہے البتہ لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضمحل ہوجانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا)

وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ الْمَهْدِیُّ یُسْقِیْهُ اللّٰهُ الْغَیْثُ وَیَخْرُجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَیُعْطِیْ الْمَالَ

صِحَاحًا وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتُعْظَمُ الْاُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِیْ حِجَجًا۔

(المستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری آخری امت میں مہدی علیہ الرضوان پیدا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائیں گے اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمَهْدِیَّ قَالَ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَاِلَّا ثَمَانٌ وَاِلَّا فَتِسْعٌ وَيَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجُوْرًا۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح اس سے پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

پوری دنیا کے حکمران:

عَنْ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَلَكَ الْاَرْضَ اَرْبَعَةٌ مُؤْمِنَانِ وَكَافِرَانِ فَالْمُؤْمِنَانِ ذُوالْقَرْنَيْنِ وَسُلَيْمَانَ وَالْكَافِرَانِ نَمْرُوْدُ وَبُخْتُ نَصْرٍ وَسَيَمْلِكُهَا خَامِسٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِیْ۔

(الحاوی ج ۲ ص ۹۷)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پوری دنیا پر حکمرانی کرنے والے چار آدمی گزرے ہیں جن میں سے دو مؤمن اور دو کافر۔مؤمن تو ذوالقرنین علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام ہیں اور کافر نمرود اور بخت نصر ہیں۔عنقریب ایک پانچواں شخص میری اولاد میں سے اس کا مالک ہوجائے گا(جس کا نام مہدی ہوگا)

مذکورہ احادیث سے حاصل ہونے والے نتائج:

مہدی علیہ الرضوان زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

لوگوں میں مال تقسیم کریں گے اور اس طرح لپ بھر بھر دیں گے کہ شمار نہیں کریں گے۔

امت اتنی نعمتوں میں ہوگی کہ پہلے امت پر ایسی حالت نہیں ہوگی۔

زمین اپنی تمام پیداوار اُگل دے گی بارشیں بھی حسب ضرورت خوب ہونگی۔

اسلام کو عالمی غلبہ حاصل ہوگا۔

امام مہدی علیہ الرضوان کی خلافت پوری دنیا پر ہوگی اور آپ پوری دنیا کے حکمران ہوں گے۔

کیا مرزا قادیانی کو ایک دن کے لیے بھی اور کسی چھوٹے سے چھوٹے خطے پر حکمرانی حاصل ہوسکی؟ اور کیا دین اسلام کو نافذ کرسکا؟ نہیں بلکہ وہ خود ساری زندگی انگریز کے کالے یرقان کے تحت زندگی گزار گیا۔کیا مرزا قادیانی نے مال تقسیم کیا؟ بلکہ یہاں معاملہ برعکس ہے کہ مرزا قادیانی نے تو اپنی مہدویت کا اعلان کرنے سے پہلے ہی مختلف دینی کاموں کے بہانے سے لوگوں سے چندوں کی اپیل شروع کردی اور ترغیب کے لیے کئی اشتہارات شائع کیے اور برابر موت تک مختلف اشتہارات اور خطوط کے ذریعے سے لوگوں سے چندے مانگتا رہا اور اب بھی مرزائی جماعت میں 50 سے زائد اقسام کے چندے رائج ہیں جن سے مرزا قادیانی کی رائل فیملی کے خرچ پورے ہورہے ہیں۔

کیا مرزا قادیانی کی آمد کے بعد امت مسلمہ کو ایسی معاشی خوشحالی میسر آ سکی جس کی مثال عہد رسالت، خلافت اور گذشتہ تیرہ صدیوں میں بھی نہ ملتی ہو کیا غربت کا خاتمہ ہو چکا؟ بھوک و افلاس مٹ چکی؟ کیا دلوں میں استغناء آ چکا؟ نہیں بلکہ مرزائی جماعت کو خود مرزائیوں سے چندے نکلوانے کے لیے ترغیب و ترہیب سے کام لینا پڑتا ہے۔

کیا مرزا قادیانی کی آمد کے بعد یہ برکات امت کو حاصل ہو سکی؟ سیلاب و قحط ختم ہو چکے؟ مویشیوں کی اس قدر کثرت ہو چکی کہ آسانی سے تمام ضروریات زندگی پوری ہو سکیں؟

کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں اسلام کو کفر پر غلبہ ہو سکا؟ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی وجہ سے اسلام دنیا تو کیا کسی ایک ملک، شہر، قصبے یا کسی دیہات میں بھی غالب نہ آ سکا۔ مرزا قادیانی قادیان میں پیدا ہوا، قادیان ہی میں ساری زندگی گزاری لیکن کیا قادیان میں اسلام کو غالب کر سکا؟ قادیان کے کون سے ہندو، سکھ مرزا کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے؟

دعویٰ مہدویت میں مرزا قادیانی کے خودساختہ دلائل:

محترم قارئین! آپ گذشتہ صفحات پر احادیث کی روشنی میں سچے امام مہدی علیہ الرضوان کی تفصیلات پڑھ چکے ہیں اور احادیث میں بیان کردہ علامات مہدی علیہ الرضوان کا مرزا قادیانی کے حالات سے تقابل بھی کر چکے ہیں جن سے مرزا قادیانی کا اپنے دیگر دعوؤں کی طرح دعویٰ مہدویت میں بھی جھوٹا ہونا اظہر من الشّمس ہے۔

قارئین کرام! خود مرزا قادیانی نے بھی اپنے دعویٰ مہدویت چند خود ساختہ دلائل دیئے ہیں ہم مرزے کی پیش کردہ چند دلائل کا بھی جائزہ لیتے ہیں تاکہ مرزا قادیانی کے قصر مہدویت پیوند زمین ہونے میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی مہدویت کی ایک دلیل یہ لکھی ہے کہ مہدی کے ظہور سے پہلے زمین ظلم اور جور سے بھری ہوگی چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اس زمانے میں ہر ایک قسم کے ظلم یعنی معصیت اور افراط اور تفریط اور فسق و

فجور سے زمین بھری ہوئی ہے........ سو درحقیقت یہ وہی زمانہ ہے جو حدیث کے منشاء کے موافق ہے یعنی جس میں ہر ایک قسم کا گناہ اور ہر ایک قسم کی بدکاری اور ہر قسم کی بداعتقادی پھیل گئی ہے اور شرک جو ظلم عظیم ہے اس کا جھنڈا نہایت زور سے کھڑا کیا گیا ہے اور یہ حدیث وضاحت سے بیان کر رہی ہے کہ حالت موجودہ کا ظلم اور جور جس طرز کا ہوگا اسی کی اصلاح کے لیے وہ مہدی موعود آئے گا۔ (کتاب البریہ: روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 307,306)

مرزا قادیانی نے حدیث کے بیان کرنے میں نہایت دجل سے کام لیا ہے کیونکہ یہ حدیث مسند احمد کی ہے جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں ظہور مہدی علیہ الرضوان کی علامت میں زمین کا ظلم وجور سے بھر جانا فرمایا ہے وہاں اور علامات بھی بیان فرمائی ہیں جن کو مرزا قادیانی نے ذکر نہیں کیا بات وہی ہے جس سے کچھ مطلب نکل سکتا ہو نکال لیا باقی کی طرف یوں خاموشی جیسے جانتا ہی نہیں مسند احمد کی حدیث شریف کے الفاظ اس طرح سے ہیں:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُملَاءُ الْاَرْضُ جُوْرًا وَظُلْمًا فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِیْ یَمْلِکُ سَبْعًااَ وَّتِسعًا فَیَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا۔ (مسند احمد ۱۱۲۶۵۔ مستدرک حاکم)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمین ظلم و زیادتی سے بھر جائے گی تب میری نسل میں سے ایک شخص نکلے گا جو سات سال یا نو سال تک حکومت کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

۱۔ ظہور مہدی علیہ الرضوان سے قبل زمین کا ظلم وجور سے بھر جانا۔

۲۔ ظہور مہدی علیہ الرضوان کے بعد زمین کا عدل وانصاف سے بھر جانا۔

۳۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہونا۔

۴۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا بعد ظہور کے سات سال تک مسند حکومت پر براجمان رہنا۔

لیکن چونکہ یہ ساری علامتیں مرزا قادیانی کے قصر مہدویت کو بالکل پیوند زمین کر دیتی تھیں اس لیے مرزا قادیانی نے نہایت دیانت داری سے ان علامات کو ذکر نہیں کیا۔

بہر حال اگر اس حدیث کو بھی لیا جائے مرزائی بتائیں کہ ان کے مہدی معہود نے مبعوث ہو کر معمورہ عالم کو ظلم و جور سے نجات دلائی اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا؟ کیا دنیا سے شرک و معصیت کا قلع قمع ہو گیا؟ کیا مرزا قادیانی اہل بیت سے تھا؟ کیا مرزا قادیانی کو انگریزی کی غلامی سے ایک دن بھی نجات ملی؟ حکومت کرنا تو سچے مہدی کا کام ہوگا بہر حال ان علامات مختصہ میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی، کیا اب مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے میں شک رہ جاتا ہے۔

ایک دلیل جو مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ مہدویت کے ثبوت میں لکھی ہے اس کا خلاصہ ہے کہ مہدی کا معنی ہدایت یافتہ ہے جس سے یہ ماخوذ ہوتا ہے مہدی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوگا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

مہدی کے مفہوم میں یہ معنی ماخوذ ہیں کہ وہ کسی انسان کا علم دین میں شاگرد یا مرید نہ ہو۔

(خزائن ۱۷، ص ۳۶۰، اربعین ۲ ج ۱۳)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا ہے سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن و حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا۔

ہم اس بات پر بحث نہیں کرتے کہ مرزا قادیانی قرآن و حدیث کا علم رکھتا تھا یا نہیں لیکن مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ قرآن و حدیث کی تحصیل کے لیے میرا کوئی استاد نہیں یہ بات صریح جھوٹ

ہے کیونکہ مرزا قادیانی کے اس بیان کی تردید خود مرزا قادیانی کی تحریر سے ہوتی ہے جس میں علم دین استاتذہ کے ذریعے حاصل کرنے کا لکھا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح سے ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا (کیا تہذیب ہے استاد کو نوکر: ناقل) جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔

مرزا قادیانی اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

اس احقر نے ۱۸۶۴ یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا۔ (تذکرہ ص ۳ طبع چہارم)

تذکرہ کا محشی اس خواب کی منظر کشی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

یہ تاریخ غالباً سرسری طور پر ایک موٹے اندازے کی بنا پر لکھی گئی ہے کیونکہ یہ رویا (خواب) حضور (مرزا) کے زمانہ آغاز جوانی کا ہے جبکہ آپ ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھے۔

لیجئے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت خود اقرار کر رہی ہے کہ مرزا قادیانی نے ابتدائی جوانی میں علم حاصل کیا ہے۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا پہلی عبارت میں یہ کہنا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے قرآن وحدیث اور تفسیر کا ایک سبق بھی کسی سے نہیں پڑھا اور پھر دوسری عبارت میں یہ کہنا کہ فضل الٰہی نامی مسلم کو میرے لیے نوکر رکھا گیا جس سے قرآن اور فارسی کی چند کتابیں پڑھیں ہیں ان دونوں باتوں سے میں ایک بات یقیناً جھوٹ ہے اور جھوٹا شخص مہدی نہیں ہوسکتا۔

میرا مرزائیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کا بیان کردہ مہدی کا یہ مفہوم کس نے بیان کیا ہے؟ اگر مہدی کا مفہوم کسی انسان کا شاگرد یا مرید نہ ہونا ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلفائے راشدین کو مہدی کیوں فرمایا ہے حالانکہ وہ شاگرد بھی تھے اور مرید بھی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدین۔

تم پر میری اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیاً مَّھْدِیًا۔

اے اللہ ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۰۲۰)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیاً مَّھْدِیاً وَاھْدِبِہٖ۔

اے اللہ انہیں ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنادے اور ان کے ذریعے سے ہدایت دے۔

(سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۸۴۲)

ان حدیثوں میں حضرت جریر بن عبداللہ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم کو بھی مہدی کہا گیا ہے حالانکہ وہ بھی آنحضرت ﷺ کے شاگرد اور مرید تھے۔

قارئین! مرزا قادیانی نے اپنی مہدویت کے ثبوت میں اس قسم کے شوشے چھوڑے ہیں جن کو حقائق سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ بات بڑے یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر مرزائی امت مرزا قادیانی کی ذات و کردار کو نہایت دیانت داری سے صدق و کذب کی کسوٹی پر پرکھے تو حق تک پہنچنا کوئی مشکل بات نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائیں۔

مرزا قادیانی کے حضور ﷺ پر صریح افتراء

نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانہ سعادت کے بعد ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا تھا جو اپنے اظہار تقدس و حصول مقاصد کے لیے من گھڑت باتوں کو حدیثیں کہہ کر لوگوں میں مشہور کرتا تھا ایسے گروہ کو اسلامی دنیا میں واضعین حدیث (حدیث گھڑنے والے) کے بُرے نام سے جانا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی پر بھی جب عرب و عجم کے محقق علماء کرام کی طرف سے کفر کے فتوے آئے تو مرزا

قادیانی نے بھی اپنے جھوٹے تقدس کو باقی رکھنے اور عقیدت مندوں کو مطمئن کرنے کے لیے بیسیوں ایسی باتیں احادیث بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کیں جن کا ذکر کسی موضوع سے موضوع حدیث میں بھی نہیں ہے مرزا قادیانی نے یہ سب افتراء صرف اپنے دعوؤں کے ثبوت کے لیے کیا ہے ہم مرزا قادیانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتے ہیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پاک "من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار" جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ کے مطابق آپکے لیے مرزا قادیانی کے جہنمی ہونے کا فیصلہ کرنا آسان ہوجائے۔

پہلا افتراء:

مرزا قادیانی نے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام افتاد میں پھنسانے کے لیے احادیث پر افتراء کرتے ہوئے کہا کہ احادیث کے مطابق حضرت مہدی کے ظہور کا وقت چودھویں صدی ہے اور میرا زمانہ بھی چودھویں صدی ہے اس لیے میں مہدی ہوں۔ حدیث پر افتراء کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے۔

(نشان آسمانی: خزائن ج4 ص370)

یہ مرزا قادیانی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صریح افتراء ہے ذخیرہ احادیث میں کوئی ایک حدیث بھی نہیں ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام مہدی کے چودھویں صدی میں ظہور کی پیش گوئی کی ہو۔ ہمارا قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ اس مضمون کی کوئی ایک صحیح حدیث پیش کریں اور اگر صحیح نہیں تو ضعیف پیش کر کے اپنے گرو گھنٹال کے ماتھے سے کذب ولعنت کا داغ دھوئیں۔

دوسرا افتراء:

مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ کی وجہ سے جب چاروں اطراف سے کفر کے فتوے آنے

لگے تو مرزا قادیانی نے فتویٰ کفر کی اس تحریک کو کمزور کرنے کی غرض سے حدیث رسول پر افتراء کرتے ہوئے کہا:

اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اس مہدی موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا سو وہ سب لکھا ہوا پورا ہوا۔ (سراج منیر: خزائن ج 12 ص 75)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

احادیث صحیح میں پہلے سے یہ فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا۔

(ضمیمہ انجام آتھم: خزائن ج 11 ص 322)

مزید فتویٰ کفر کے تحریک کو کمزور کرنے کے لیے ایک اور جھوٹ لکھتا ہے:

حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکفیر ہوگی اور علمائے وقت اس کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے اس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کر دی۔

(تحفہ گولڑویہ: خزائن ج 17 ص 213)

ہمارا مرزائیوں سے مطالبہ ہے کہ زیادہ نہیں صرف ایک حدیث صحیح ایسی دکھا دیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ علماء کرام مہدی علیہ الرضوان کو کافر کہیں گے بلکہ احادیث صحیحہ کے مطابق تو حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی سب سے پہلے بیعت کرنے والے علماء کرام ہی ہوں گے یقینا مرزا قادیانی اپنے کیے کے انجام کو پہنچ چکا مرزائیوں کو چاہیے اس مفتری کذاب پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام کے دامن میں آ بسے تا کہ عذاب الیم سے بچ سکے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان سے متعلقہ احادیث کے بارے میں مرزا قادیانی کے متضاد نظریات

تمام احادیث مہدی من گھڑت ہیں:

میرا اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی

کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور اعتبار نہیں ہیں۔

(حقیقت المہدی: خزائن ج14 ص430,429)

جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے جن کے اندر مہدی کے آنے کا ذکر ہے تو خوب جانتا ہے کہ وہ تمام احادیث ضعیف اور مجروح اور ایک دوسرے کے مخالف و معارض ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ: خزائن ج7 ص314)

مہدی ایک نہیں بلکہ کئی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی مہدیوں کی خبر دیتے ہیں من جملہ انکے وہ مہدی بھی ہے جس کا نام حدیث میں سلطان مشرق رکھا گیا ہے۔ (نشان آسمانی: روحانی خزائن ج4 ص370)

یہ بات بالکل ثابت شدہ ہے اور یقینی ہے صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے۔

(نشان آسمانی: خزائن ج4 ص370)

مرزا قادیانی حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے نسب کے بارے میں بھی متضاد نظریات کا حامل رہا ہے۔

مرزا قادیانی نے جب مہدویت کا دعویٰ کیا تو علماء کی طرف سے اعتراض ہوا کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آل سے ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور تمہارا دعویٰ تو مہدویت کا ہے لیکن تم مغل ہو اس پر مرزا قادیانی نے لوگوں کی توجہ ہٹانے کیلئے اپنی دعویٰ مہدویت ہی کا انکار کر دیا۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق ''مِنْ وُلْدِ فَاطِمَۃَ وَمِنْ عِتْرَتِیْ'' وغیرہ ہے میرا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کے بارے میں کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ میں ہوگا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ: خزائن ج21 ص356)

لیکن پھر وقت گزرنے پر حضرت مہدی علیہ الرضوان کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہونے کا ہی انکار کر دیا۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع، بے اصل اور بناوٹی ہیں۔

لیکن چونکہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہونا کثیر روایات، احادیث سے ثابت ہے اس لیے مرزا قادیانی نے خود کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ثابت کرنے کی بھی کئی کوششیں کی ہیں اور اس کے لیے اتنے متضاد دعوے اور اتنی دور دور کی کوڑیاں لایا کہ عقل حیران ہے۔

مرزا لکھتا ہے:

ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔

(اربعین نمبر 2: خزائن ج 17 ص 365)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات اور بنی فاطمہ میں تھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ: خزائن ج 18 ص 212)

اولاً تو مرزا قادیانی نے یہ جھوٹ بولا ہے کہ اس کی بعض یا ایک دادی سیّدہ تھی اگر واقعتا (واقعی) میں ایسی ہی بات ہے تو مرزے نے ثبوت پیش کیوں نہیں کیا۔ بہرحال اب بھی قادیانیوں کے ذمہ ثبوت باقی ہے اور تعجب ہے مرزا کی فہم وفراست پر کہ نسب تو دادی سے چلاتا ہے حالانکہ نسب تو دادا سے چلتا ہے (عورت سے نسب کا چلنا صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خصوصیت ملی ہے)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہونے کے لیے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان پاک میں توہین کرتے ہوئے مرزا لکھتا ہے:

حالتِ کشف میں میں نے اپنا سر حضرت فاطمہ کی ران پر رکھا اور آپ نے دکھایا میں ان میں ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ: خزائن ج 18 ص 213)

مرزا قادیانی نے سادات کی دامادی کو بھی اپنے بنی فاطمہ ہونے پر دلیل بنانے کی کوشش کی ہے۔

مرزا لکھتا ہے:

بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہونے میں یہ الہام ہے یعنی تمام حمد اور تعریف اس خدا کیلئے جس نے تمہیں فخر دامادی سادات اور فخر علونسب جو دونوں مماثل اور مشابہ ہیں عطا فرمایا یعنی تمہیں سادات گا داماد ہونے کی فضیلت عطا کی۔

(تحفہ گولڑویہ: خزائن ج 17 ص 117)

غرض مرزا قادیانی ساری زندگی خود کو سیّد ثابت کرنے کے لیے ناکام کوششوں میں مصروف رہا ہے۔

جب مرزا قادیانی نے 1888ء میں ''کتاب البریہ'' شائع کی تو اس میں بھی اپنی قوم مغل برلاس بتائی ہے میرے بزرگ سمرقند سے پنجاب میں وارد ہوئے تھے۔ اب میری سوانح اس طرح ہے کہ میرا نام غلام احمد، میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔

(کتاب البریہ: خزائن ج 13 ص 163،162)

لیکن پھر اپنی حقیقت الوحی نامی کتاب میں اپنی قوم بدلتے ہوئے ہوئے لکھتا ہے:

ان تمام کلمات الٰہیہ سے ثابت ہے کہ اس عاجز خاندان دراصل فارسی ہے نہ مغلیہ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان ان کے ساتھ مشہور ہو گیا۔ (حقیقت الوحی: خزائن ج 22 ص 81)

آگے اسی بات (کہ مرزا فارسی ہے) کو مزید پختہ کرنے کی غرض سے لکھتا ہے:

بہر حال جو کچھ خدا نے ظاہر فرمایا ہے وہی درست ہے انسان ایک ادنیٰ سی لغزش سے غلطی

میں پڑسکتا ہے مگر خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے۔ (حقیقت الوحی: خزائن ج 22 ص 81)

اوراس کے بعد 1900ء تک اسی خیال پر بضدر ہا کہ وہ فارسی الاصل ہے اور اپنے رسالہ ''اربعین'' میں لکھا کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے اور کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا....... لیکن اب مجھے خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے سواس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں۔

(اربعین نمبر 2: خزائن ج 17 ص 365)

لیکن یہ پورے یقین سے ایمان لانا ایک سال تک چلا پھر اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ کے صفحہ 9 پر اپنا بنی اسرائیل میں سے ہونا بھی بیان کر دیا مرزا لکھتا ہے:

میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارسی بھی بنی اسرائیلی اور اہل بیت میں سے ہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ: خزائن ج 18 ص 213)

قارئین کرام! یہاں تک قادیانی تحریرات کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے بھی تھا اور ان کے بھائی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے بھی اور مغلیہ خاندان سے تعلق خاندانی روایات کی بنا پر تھا جبکہ مرزے کے خدا نے اس کو سچی بات یہ بتائی کہ وہ فارسی ہے یعنی 1901ء تک مرزا قادیانی اپنا تعلق چار خاندانوں سے ہونا بیان کر چکا تھا مغل، فارسی، اسرائیلی، اور فاطمی لیکن یہ سلسلہ یہاں چار خاندانوں تک محدود نہیں رہا اس کے ایک سال بعد اُس نے اپنا چینی الاصل ہونا بھی بیان کر دیا اپنے آپ کو خاتم الخلفاء ثابت کرنے کے چکر میں شیخ ابن عربی کے حوالے سے لکھتا ہے:

اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کی رہنے والی۔ (حقیقت الوحی: خزائن 22 ص 209)

غرض یہ کہ مرزا قادیانی اپنے باپ دادا کیطرف سے مغل بعض دادیوں کیطرف سے سید،

اکثر ماؤں دادیوں کیطرف سے چینی، دیگر بعض دادیوں کیطرف سے بنی اسرائیل اور خدا کیطرف سے فارسی بن گیا۔یعنی مرزا قادیانی ایک ہی وقت میں مغل، ایرانی، بنی اسرائیل، سید اور چینی سب کچھ تھا لیکن صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بار بار نسب بدلنے کے جھنجٹ سے تنگ آکر قصہ ختم کر دیا لکھتا ہے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں　　نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم: خزائن ج ۲۱ ص ۱۳۳)

قارئین کرام! حقیقت میں کسی شخص کا جائز و ناجائز ہر دو ذرائع سے اتنی نسلوں سے ہونا ناممکن ہے ان خرافات میں صحیح بیان وہی ہوسکتا ہے جو خاندانی روایات کے مطابق ہو چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ:

کسی خاص قوم کے کسی خاص انسان کی اولاد ہونے کا ایک ہی ثبوت ہوتا ہے اور وہ اس قوم کی روایات ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۵ ستمبر ۱۹۲۴ء)

اور مرزا قادیانی کی قوم کی روایات یہ ہیں کہ مرزا قادیانی مغل تھا باقی جو شخص نسب بدلتا ہو اس کے بارے میں مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود قرآنی زنیم جس کا معنی بے نسل ہے کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے۔

قرآن مجید میں زنیم کا لفظ ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کہ وہ شخص جو کسی قوم کا فرد تو نہیں مگر اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کرتا ہے (مفردات)

(تفسیر صغیر، مرزا بشیر الدین محمود ص ۷۶۳)

لیکن سوال یہ ہے کہ ایک انسان ہوش ہو حواس کی موجودگی میں ایسی حماقت نہیں کرسکتا تو پھر مرزا قادیانی سے اپنی قوم سے رشتہ توڑ کر دوسری قوموں سے رشتہ جوڑنا اور دوسرے خاندانوں میں گھسنا کیوں کر ہوا۔اس کے صاف جواب دو ہی ہو سکتے ہیں:

ا۔　مرزا قادیانی نے حواس باختہ ہونے کی حالت میں یہ سب کچھ لکھا ہے۔

۲۔ مرزا قادیانی کے سب کچھ بننے کے شوق نے مرزا قادیانی کے قلم کو مصلحت کے پیش نظر اس طرف موڑ دیا اور یہ دونوں باتیں بالکل صحیح ہیں مرزا قادیانی نے حواس باختہ ہو کر محض اپنے مشن کو کامیاب بنانے اور سب کچھ ہونے کے شوق کی خاطر دروغ مصلحت آمیز پر عمل کیا ہے۔

قارئین کرام! سوچیے جو شخص ہر لمحہ جھوٹ، تاویل اور تحریف کی چھریاں اپنے لبادے میں چھپائے پھرتا ہو اور جس کا خدا ہر لمحہ اس کے پہلے الہاموں اور دعوؤں پر خط تنسیخ پھیر کر اس کے بالکل متضاد الہامات کرتا ہو کیا وہ مہدی ہو سکتا ہے؟ نہیں ہر گز نہیں بلکہ ایسا شخص نبی، مسیح، مہدی یا ولی تو دور کی بات کھرے انسانوں کی فہرست میں بھی شامل نہیں ہو سکتا اور پھر مرزا قادیانی کی بے شرمی اور ڈھٹائی کا اندازہ کیجئے کہ پہلے ایک بات خدا کا نام لے کر کرتا ہے پھر نوے کا زاویہ گھماتے ہوئے پہلی بات کے بالکل بات کرتا ہے اور پھر ان متضاد باتوں کی نسبت بھی خدا کی طرف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ باتیں خدا کی ہیں حالانکہ متضاد نظریات والے شخص کے بارے میں مرزا قادیانی کا اپنا قول ہے کہ:

ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق اور پھر لکھتا ہے کہ کسی عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہر گز تناقض نہیں ہوتا ہاں کوئی پاگل یا مجنوں یا ایسا ہی منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کی ان تحریرات کے مطابق متناقض کلام پاگل یا منافق، مجنون یا خوشامدی اور بے وقوف یا بد دل شخص کی زبان سے ہی نکل سکتا ہے اب فیصلہ مرزائیوں نے کرنا ہے کہ آیا یہ متضاد نظریات، الہامات اللہ کی طرف سے تھے یا مرزا قادیانی کے دماغی اختراع؟

نیز یہ اختیار بھی مرزائیوں کے پاس ہے کہ وہ مذکورہ مرزائی فتاوٰی میں سے کون سا فتوٰی مرزے پر چسپاں کرتے ہیں۔ کہ مرزا پاگل تھا یا منافق، مجنون تھا یا خوشامدی، بیوقوف تھا یا بد دل؟؟؟

قادیانی نواز
اسلام کا موذی دشمن

- اسلامیانِ پاکستان کی قادیانیت کے خلاف جدوجہد
- فتنہ قادیانیت کی بقا کے اسباب وحرکات
- قادیانی نواز کو دعوتِ فکر

اس فتنہ مرزائیت کے زندہ ہونے کی صرف ایک ہی وجہ اور ایک ہی سبب ہے اور وہ ہے قادیانی نواز ٹولہ جس نے اسلام کو قادیانیوں سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اسی طرح آج بھی جب کبھی پاکستان میں مرزائیت کا مسئلہ اٹھتا ہے اور مسلمان قادیانیت کی گرفت کرتے ہیں تو قادیانیوں کی حمایت میں بہت سی زبانیں حرکت میں آجاتی ہیں۔ بہت سے قلم متحرک ہوجاتے ہیں۔ کوئی انسانی حقوق کا رونا روتا ہے۔ کوئی اقلیتوں کے نام پر آواز اٹھاتا ہے۔ کوئی پاکستانیت کے نام پر دہائی دیتا ہے۔ کوئی برادری کی وجہ سے قادیانیوں کی حمایت کرتا ہے۔

مجاہد ختم نبوت
طاہر عبدالرزاق

فتنہ مرزائیت موجودہ دور میں اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ ہے۔آج بھی اس فتنہ نے اسلام کے سینہ کو اپنا تختہ مشق بنا رکھا ہے۔گذشتہ ایک صدی سے امت مسلمہ نے اپنے آقا ومولا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف اٹھنے والے اس فتنہ مرزائیت سے بڑی جاندار لڑائی لڑی ہے اس سلسلہ میں کبھی بھی کسی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا۔امت کے علماء نے دلائل وبراہین سے اس سازش کے پرخچے اڑا دیئے۔خطیبوں نے اپنی خطابتوں سے اس فتنہ کو طشت از بام کیا۔لاکھوں عاشقانِ ختم نبوت نے جیلوں کی اذیتیں برداشت کر کے اکابرین کی یادتازہ کردی اور ہزاروں شیر دل گبرو جوانوں نے اپنے سینے گولیاں اگلتی مشین گنوں کے سامنے رکھ دیئے اور سڑکوں پر اپنی جوانی کے گرم خون کا چھڑکاؤ کر کے جنگ یمامہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی حضور ﷺ کی ختم نبوت کی خاطر دی ہوئی قربانیوں کی یادتازہ کردی۔بوڑھوں نے اپنی جھکی ہوئی کمروں پر ظالم پولیس کی لاٹھیوں کی برسات سہی ماؤں نے اپنے لاڈلے بیٹوں کو اپنے ہاتھوں سے پھول پہنا کرانہیں سوئے مقتل روانہ کیا۔بچوں نے گلیوں بازاروں میں ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔

1953ء کی ختم نبوت کی تحریک کے دوران ایک ہی دن میں لاہور کے مال روڈ پر دس ہزار جوانوں نے شہادت حاصل کی لیکن افسوس صد افسوس کہ اتنی قربانیوں کے باوجود قادیانیت اپنے انجام تک نہیں پہنچی۔

اس کی وجوہات کیا ہیں؟اس کے اسباب ومحرکات کیا ہیں؟

اس فتنہ مرزائیت کے زندہ ہونے کی صرف ایک ہی وجہ اور ایک ہی سبب ہے اور وہ ہے

قادیانی نواز ٹولہ جس نے اسلام کو قادیانیوں سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اسی طرح آج بھی جب کبھی پاکستان میں مرزائیت کا مسئلہ اٹھتا ہے اور مسلمان قادیانیت کی گرفت کرتے ہیں تو قادیانیوں کی حمایت میں بہت سی زبانیں حرکت میں آجاتی ہیں۔ بہت سے قلم متحرک ہو جاتے ہیں۔کوئی انسانی حقوق کا رونا روتا ہے۔کوئی اقلیتوں کے نام پر آواز اٹھاتا ہے۔کوئی پاکستانیت کے نام پر دہائی دیتا ہے۔کوئی برادری کی وجہ سے قادیانیوں کی حمایت کرتا ہے۔کوئی دوستی کیوجہ سے قادیانیوں سے ہمدردی کرتا ہے۔کوئی محلہ داری کیوجہ سے قادیانیوں کی طرف داری کرتا ہے۔کوئی مالی مراعات کیوجہ سے قادیانیوں کی فیور میں کام کرتا ہے اور کوئی وکیل چند ٹکوں کے عوض عدالت میں قادیانیوں کی وکالت کرتا ہے۔

اس قادیانی نواز کا وجود ایسا وجود ہے جس کے سہارے قادیانیت کا وجود کھڑا ہے۔قادیانی نواز قادیانیت کے لیے دست و بازو ہے جس کے ذریعے قادیانی اسلام کی تخریب کا کام کرتا ہے۔ قادیانی نواز قادیانیت کے جسم میں روح ہے جس سے قادیانیت زندہ ہے۔سوال اٹھتا ہے قادیانی نواز کون ہے؟

جواباً عرض ہے:''ہر وہ زبان جو قادیانیوں سے میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہے وہ زبان قادیانی نواز ہے''''ہر وہ ہاتھ جو قادیانی سے مصافحہ کرتا ہے وہ ہاتھ قادیانی نواز ہے''''ہر وہ بازو جو قادیانی سے بغلگیر ہوتا ہے وہ بازو قادیانی نواز ہے'' جو قدم قادیانی کے گھر جاتا ہے وہ قدم قادیانی نواز ہے۔ جو شخص قادیانی کے ساتھ کھاتا پیتا ہے وہ قادیانی نواز ہے۔جس کے گھر خوشی غمی کے موقعوں پر قادیانی آتے ہیں وہ شخص قادیانی نواز ہے۔ جو فرد قادیانیوں کی مصنوعات خریدتا ہے وہ قادیانی نواز ہے۔ جو قادیانی کے ساتھ تجارتی لین دین کرتا ہے وہ قادیانی نواز ہے۔ جو شخص قادیانی کو ملازم رکھے یا اس کے ہاں ملازمت کرے وہ شخص قادیانی نواز ہے۔

آیئے اس آئینہ میں دیکھیں! کہیں میں قادیانی نواز تو نہیں؟ کہیں میرے والد یا والدہ

قادیانی نواز تو نہیں کہیں میرے بھائی بہن یا دوست عزیز قادیانی نواز تو نہیں؟

یاد رکھیے: یہی وہ لوگ ہیں جن کے ذمہ تاج وتخت ختم نبوت کی رکھوالی ہے جن کے ذمہ ناموس رسالت کی پاسبانی ہے۔ جنھوں نے حرمت دین کی حفاظت کرنی ہے لیکن یہ پاسبان یہ نگہبان خود چوروں اور ڈاکوؤں سے دوستیاں اور یارانے ڈالے ہوئے ہیں جب پہرے دار سو جائے تو سور فصل برباد کر دیا کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ مرزائیوں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں تو مرزائیت تڑپ تڑپ کر دم توڑ جائے گی اگر یہ لوگ مرزائیوں کا صرف بائیکاٹ کر دیں تو مرزائیت کا دماغ ٹھکانے آ جائے اور ان کی کثیر تعداد مسلمان ہو جائے۔

لکڑہارے نے جب درخت پر کلہاڑا مارا تو درخت نے چلا کر کلہاڑے سے کہا ''کیوں میرا بدن کاٹ رہا ہے'' کلہاڑے نے جواب دیا کہ اگر لکڑی کا یہ دستہ جو میرے اندر فٹ ہے اور اس کا تعلق تیری جنس سے ہے میرا ساتھ نہ دیتا تو میں تجھے کبھی نہیں کاٹ سکتا۔ اگر درخواست کرنی ہے تو اپنے ہم جنس لکڑی کے دستے سے کر۔ بس قادیانی کی مثال اس کلہاڑے کی سی ہے جو اسلام کے سینے کو چیر پھاڑ رہا ہے اور قادیانی نواز کی مثال اس دستے کی سی ہے جس کے ذریعے کلہاڑا (قادیانی) درخت کی (اسلام کی) چیر پھاڑ کرنے میں مصروف ہے۔

یہی بدنصیب لوگ ہمارے معاشرے میں قادیانی سانپوں کو پالتے ہیں اور انہیں تحفظ دے کر اور ان سے معاشی اور معاشرتی تعلق رکھ کر اپنے نبی کریم ﷺ سے غداری کرتے ہیں۔ یہ لوگ پیارے نبی ﷺ کے دشمنوں کا بائیکاٹ تو نہیں کرتے لیکن اگر کوئی ان کے والد یا بھائی کا دشمن ہو یا ان کی کسی عورت کی عزت کی طرف گندی آنکھ سے دیکھے تو اس کا فوراً بائیکاٹ کر دیتے ہیں بلکہ یہاں تو مرنے مارنے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر اسے شوگر ہو جائے تو چینی کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں، بلڈ پریشر ہو جائے تو نمک کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ان کو اپنے والد، بھائی، بہن کی عزت رسالت مآب ﷺ کی عزت سے زیادہ پیاری ہے انہیں اپنی شوگر

عزت رسول ﷺ سے زیادہ پیاری ہے انہیں اپنا بلڈ پریشر آقا ﷺ کی ختم نبوت سے زیادہ محبوب ہے۔

اے مسلمان! اس حشر کے دن کو یاد کر جس دن سورج سوا نیزے پر ہوگا یار دوست حتیٰ کہ ماں باپ پہچاننے سے انکار کر دیں گے۔ شافع محشر ساقی کوثر پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم قادیانی کو دوست رکھنے کی وجہ سے تجھ سے رخ انور پھیر چکے ہوں گے۔ ایسے نازک وقت میں جب تیرے اپنے اعضا اللہ کی جلال والی عدالت میں اپنا مقدمہ رکھیں گے۔ ہاتھ عرض کرے گا اللہ اس نے مجھے دشمن رسول ﷺ کے ہاتھ میں دیا حالانکہ میں تو اس مرزائی سے سخت نفرت کرتا تھا مگر اس کا مجھ پر اختیار تھا لہذا یا اللہ! آج اس سے میرا حساب لے۔ اسی طرح دیگر اعضا اپنا اپنا مقدمہ بارگاہ الٰہی میں رکھیں گے بتا جب تیرے اپنے اعضا اس سخت وقت میں تیرا ساتھ چھوڑ دیں گے تو اس وقت تیرا کیا بنے گا؟

اے مسلمان! ابھی مہلت زندگی باقی ہے باز آجا ورنہ قیامت کے روز تیرا رونا کسی کام نہ آئے گا۔ آج ہی اپنی زبان کی باگیں کھینچ لے۔ آج ہی اپنے بڑھے ہوئے ہاتھوں کو سمیٹ لے آج ہی اپنے اٹھے ہوئے پاؤں میں زنجیر ڈال لے۔ قادیانیوں سے اپنی آنکھوں کے زاویے بدل لے۔ دیکھ کیوں اپنی دنیا و آخرت کو کسی مرتد زندیق کافر اور رسول پاک ﷺ کی شان میں بکواس کرنے والے اور ختم نبوت کے ڈاکو کی خاطر تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے ابھی باز آجا اور دنیا میں یہ اعلان کر دے کہ میں محمد عربی ﷺ کا غلام ہوں میں مرزا قادیانی اور قادیانیوں پر لعنت بھیجتا ہوں میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق اور ناطہ نہیں میرا تعلق صرف محمد عربی ﷺ کے ساتھ ہے۔

خدارا! خود بھی اس ملعون کام سے رکیے اور دوسروں کو بھی اس دینی بے غیرتی سے روکیے قادیانی سے دوستی اللہ کے عذاب کو للکارنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے بے وفائی کرنا ہے اور آپ ﷺ کی نظر رحمت سے محروم ہونا ہے۔ کون بے وقوف مجنون ہے جو عارضی زندگی میں عارضی

دوستی رشتے داری کی خاطر یہ سب برداشت کرے۔

بس اے قادیانی نواز! بہت ظلم کر چکا اب بس کر دے! اللہ کا خوف کر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حیاء کر، اہل بیت رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پاس کر! ملت اسلامیہ پر رحم کر! آخرت کی آہنی پکڑ کی فکر کر! عذاب قبر کا احساس کر! اور نہ اپنے ایمان کا ستیاناس کر۔

قادیانی خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں؟

فتنہ قادیانیت کے مقاصد

قادیانی خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں

کیونکہ بین الاقوامی اسلام دشمن طاقتوں نے اسے مسلمان کا لبادہ پہنا کر مسلمانوں کی صفوں میں داخل کر دیا ہے تا کہ وہ مسلمانوں کے معاشرے میں گھل مل جائے۔ ان کے رسم و رواج کو اپنا لے اور اس کی شناخت بھی اسلامی ہو جائے اور وہ ایک مسلمان معاشرے میں آرام وسکون سے رہ کر ان کی جاسوسی کر سکے۔ اسلام کے نام پر اسلام کی تخریب کر سکے۔ اسلام کے نام پر اپنی کفریہ تبلیغ کر سکے اور اسلام کے نام پر لوگوں کو مرتد بنا سکے۔ اسلام کے دائرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو رنگ، نسل، زبان اور علاقہ کے نام پر دست و گریباں کرا سکے۔ مسلمانوں میں باہم تفرقہ بازی کرا دے اور مسلمان ملک کے کلیدی عہدوں پر قبضہ کر سکے اور ملک کے راز باہر منتقل کر سکے اور پھر کوئی خطرناک سازش کر کے ایک مسلمان ملک کے اقتدار پر قبضہ کر سکے۔

مجاہد ختم نبوت
طاہر عبدالرزاق

ایک تعلیم یافتہ دوست مجھے کہنے لگا:

جناب طاہر صاحب! آپ کی کتابیں پڑھنے کے بعد میری لاہور ہائی کورٹ کے ایک قادیانی وکیل سے قادیانیت کے متعلق بات ہوئی، تو اس نے مجھے کہا کہ جناب ہم تو قرآن وسنت کو ماننے والے مسلمان ہیں۔ ہم پر کفریہ الزامات متشدد مولویوں نے لگا رکھے ہیں۔ قادیانی وکیل نے اس سے کہا۔ کہ جناب!

(۱) ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں۔

(۲) ہم قرآن کو اپنی کتاب مانتے ہیں۔

(۳) ہم جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔

(۴) ہم فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احادیث مانتے ہیں

(۵) ہم کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔

(۶) ہم کعبہ شریف کو اپنا قبلہ مانتے ہیں۔

(۷) ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔

(۸) ہم اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں۔

(۹) ہم رمضان شریف کے روزے رکھتے ہیں۔

(۱۰) ہم حج کرتے ہیں۔

(۱۱) ہم نماز جمعہ پڑھتے ہیں۔

(۱۲) ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ مناتے ہیں۔

(۱۳) ہم اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔

(۱۴) ہم دن میں پانچ فرض نمازوں کے ماننے والے ہیں۔

جناب! پھر ہم کافر کیسے ہو گئے؟ ہمارے سارے کام اور سارے عقائد تو مسلمانوں والے ہیں!!!

میرا سادہ لوح دوست مجھے کہنے لگا۔ ''جناب طاہر صاحب! بات تو اس کی معقول ہے'' (نعوذ باللہ)

میں نے اس کی آنکھوں میں بغور جھانک کے دیکھا اور اس سے کہا، کہ سلطان نورالدین زنگی کے دور میں ایک ہولناک سازش کے تحت یہود و نصاریٰ نے اپنے دو جاسوس مدینہ منورہ میں روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے تھے۔ تاکہ وہ نعوذ باللہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرنگ لگا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اطہر کو نکال کر لے جائیں، اس ہولناک کام کے لئے وہ دونوں موذی، مسلمانوں کا روپ دھار کر مدینہ منورہ پہنچے، مسلمانوں میں گھل مل گئے، مسجد نبوی میں داخل ہوئے، روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ڈیرہ لگایا، اپنے آپ کو بطور مسلمان شناخت کرایا، اپنے اعتماد کی تسلی ہو جانے پر اپنے غلیظ مشن میں مصروف ہو گئے، وہ سارا دن روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھ کر مختلف عبادات میں مصروف رہتے، جونہی رات کی سیاہی پھیلتی، یہ سیاہ باطن روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرنگ لگاتے اور جو مٹی نکلتی اسے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باہر پھینک آتے، صبح ہونے پر سرنگ والی جگہ پر چٹائیاں بچھا کر سرنگ والے حصہ کو چھپا لیتے۔

سرنگ جب کافی گہری ہوگئی تو ایک رات رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلطان نورالدین رحمہ اللہ زنگی کو خواب میں ملتے ہیں اور سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں کہ یہ دو موزی مجھے تکلیف پہنچا رہے ہیں، انہیں پکڑو، جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں مردودوں کی شکلیں بھی سلطان نورالدین رحمہ اللہ کو دکھاتے ہیں، سلطان غیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پارے کی طرح تڑپنے لگتا ہے، وہ دھاڑیں مار مار کے روتا ہے، اور کہتا ہے کہ اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے زندہ ہوتے ہوئے آپ کو کوئی تکلیف پہنچا جائے، یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ سلطان اس وقت مدینہ منورہ سے سینکڑوں میل دور تھا۔ وہ ایک لشکر کو ساتھ لیتا ہے اور گھوڑے کو بجلی کی طرح دوڑاتا ہوا مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوتا ہے، جب مدینہ طیبہ میں داخل ہوتا ہے تو گھوڑے سے اتر جاتا ہے، پاؤں سے جوتے اتار دیتا ہے اور مدینہ طیبہ میں ننگے پاؤں چلتا ہے۔ جب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حد میں آتا ہے، گھٹنوں کے بل چلنا شروع کر دیتا ہے، بلک بلک کے روتا ہے، خلاصہ یہ کہ سلطان ان دونوں شیطانوں کو پکڑتا ہے، روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہی انہیں ذبح کرتا ہے، ان کی لاشوں کو آگ لگوا کر خاکستر کرتا ہے اور دنیا کو

بتا دیتا ہے کہ اگر محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام زندہ ہو تو وہ دشمن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کیفر کردار تک پہنچاتا ہے۔ پھر سلطان رحمہ اللہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ایک اتنی گہری خندق کھدواتا ہے کہ زمین سے پانی نکل آتا ہے۔ سلطان اس خندق کو مضبوط پتھروں اور سیسے سے بھر کر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد قیامت تک کے لئے ایک حصار قائم کر دیتا ہے۔

یہ سارا واقعہ اپنے دوست کو سنانے کے بعد میں نے اس سے پوچھا، کہ وہ دو ملعون یہودی جو مدینہ طیبہ میں مسلمان بن کر داخل ہوئے تھے جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہتے تھے، جو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی میں بستے تھے، وہ مسلمانوں کے سامنے کس کو اپنا رب مانتے تھے؟

''اللہ کو'' میرے تعلیم یافتہ دوست نے جواب دیا۔

اس جواب کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں تشویش کی لہریں نکلیں اور اس کی پیشانی پہ شکنیں ابھریں، میں نے قریب پڑے پانی کے جگ سے اسے گلاس میں پانی ڈال کے پیش کیا اور پھر اس سے جو سوال و جواب کی کاروائی ہوئی وہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

میں نے اپنے دوست سے پوچھا کہ وہ کس کو اپنی کتاب مانتے تھے؟

''قرآن کو''۔

وہ کس کی نبوت کا اعلان کرتے تھے؟

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی''۔

وہ کس کے فرامین کو احادیث کہتے تھے؟

'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے''۔

وہ مسلمانوں کے سامنے کون سا کلمہ طیبہ پڑھتے تھے؟

''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''۔

کیا وہ نمازیں پڑھتے تھے؟

''جی ہاں''۔ وہ کہاں نمازیں پڑھتے تھے؟

’’مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں‘‘۔ وہ کس کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے؟

’امام مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے‘‘۔

وہ نماز جمعہ پڑھتے تھے؟

’’جی ہاں‘‘۔

وہ وہاں بیٹھ کر صدقہ وخیرات کرتے تھے؟

’’جی ہاں‘‘۔

وہ کس کتاب کی تلاوت کرتے تھے‘؟

’’قران مجید‘‘۔

وہ دن میں کتنی فرض نمازوں کے قائل تھے؟

’’پانچ‘‘۔

وہ فجر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

’’چار‘‘۔

وہ ظہر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

’’بارہ‘‘۔

وہ عصر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

’’آٹھ‘‘۔

وہ مغرب کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

’’سات‘‘۔

وہ عشاء کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

’’سترہ‘‘۔

کیا وہ دیگر اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کو مانتے اور استعمال کرتے تھے؟

’’جی ہاں‘‘۔

تو کیا وہ مسلمان ہوئے؟

توبہ، توبہ، استغفر اللہ، معاذ اللہ، پکے کافر، پکے مرَدود، وہ چیخ اٹھا

تو اگر قادیانی کافر، مسلمان کا روپ دھار کر مسلمانوں میں گھس جائے تو کیا وہ مسلمان ٹھہرا؟

توبہ توبہ، اللہ معافی، پکا کافر، پکا بے ایمان۔ میرے دوست نے حیرانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں جواب دیا۔

جو مرزا قادیانی ملعون کو حضور اکرم ﷺ کی جگہ نبی بنائے (نعوذ باللہ)۔ جو مرزا قادیانی کی ہفوات کو وحی الٰہی قرار دے (نعوذ باللہ)۔ جو مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث رسول ﷺ کہے (نعوذ باللہ)۔ جو مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین کہے (نعوذ باللہ)

اگر یہ شخص مسلمانوں والا لباس پہن کر ہماری صفوں میں آ گھسے تو کیا ہم اسے مسلمان تسلیم کر لیں گے؟

’’بالکل نہیں، بالکل نہیں، اس نے گرجدار آواز میں کہا۔

میں نے اسے کہا کہ قیام پاکستان سے قبل ہندوستان پر جب فرنگی سامراج کی حکومت تھی تو پنجاب کے کسی شہر کی مسجد میں ایک بڑے ہی نیک، پارسا اور صالح امام مسجد تھے، گورا رنگ جس سے سرخی جھلکتی تھی، وہ عرب شریف سے تشریف لائے تھے، انہوں نے اپنی زندگی کے چالیس سال اسی مسجد میں گزار دیے، چالیس سال نمازوں کی امامت کی، جمعے پڑھائے، نکاح پڑھائے، جنازے پرھائے، ہزاروں بچوں کو قرآن پاک پڑھایا، لوگوں کو دینی مسائل بتائے، لوگ ان پر فریفتہ تھے، ان کے ہر حکم کو بجالانا اپنے لئے بہت بڑی سعادت سمجھتے تھے۔

ایک جمعہ کے خطبہ میں اس بزرگ نے کہا کہ اب میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں، قویٰ کمزور ہو گئے ہیں، کمزوری اور نقاہت بڑھتی جا رہی ہے، اب میں اپنے گھر عرب شریف واپس جانا چاہتا ہوں، مسجد میں چیخ و پکار شروع ہو گئی، لوگ بچوں کی طرح سسک سسک کر رونے لگے، انہوں نے

بزرگ کے پاؤں پکڑ لئے، خدارا! آپ نہ جائیں، ہم آپ کے غم فراق میں مر جائیں گے، آپ ہمارے مائی باپ ہیں، ہم آپ کو اپنے ماں باپ کی طرح سنبھالیں گے، لیکن وہ بزرگ نہ مانے۔

آخر روانگی کا دن آ گیا، پورا علاقہ سوگ میں ڈوبا ہوا تھا، ہر آنکھ پرنم تھی، مرد کہہ رہے تھے ''ہمارے سروں سے سحاب کرم اٹھ گیا'' عورتیں رو رہی تھیں ''ہم روحانی باپ سے محروم ہو گئیں'' بچے کہہ رہے تھے ''اب ہمیں قرآن کون پڑھائے گا؟''

سب رو رہے تھے، گریہ وزاری کر رہے تھے، آہ وفغاں کر رہے تھے، ہچکیوں اور سسکیوں کا ایک سماں تھا، آنسوؤں کی ایک نہ تھمنے والی بارش تھی، یہ جذباتی مناظر بزرگ سے بھی نہ دیکھے گئے، ان کا دل بھی موم ہو گیا، بوڑھی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے اور وہ بزرگ ریلوے پلیٹ فارم کی دیوار پر چڑھ کر ہزاروں کے مجمع سے یوں مخاطب ہوا۔

''مسلمانو! تمہاری یہ غمناک کیفیت دیکھ کر آج میرا بھی دل پھٹ گیا ہے، مسلمانو! اپنی چالیس سال کی نمازیں دہرا لینا، کیونکہ میں عیسائی ہوں، برطانوی حکومت نے مجھے ہندوستان میں جاسوسی کے لئے بھیجا تھا، میں مسجد میں بیٹھ کر جاسوسی کا کام کرتا تھا، میں عرب نہیں بلکہ انگریز ہوں'' لوگوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے، بہتے آنسو تھم گئے اور حرکت کرتے ہوئے جسم ساکت ہو گئے اور اتنے میں وہ بوڑھا اپنے ساتھیوں کے ساتھ روپوش ہو چکا تھا۔

میں نے اپنے دوست سے کہا کہ بگلے پکڑنے والے شکاری اپنے کھیت میں ایک سفید براق جعلی بگلا بنا کر کھیت میں رکھ دیتے ہیں، اٹھکیلیاں کرتے، اڑتے بگلے جب کھیت کے اوپر سے گزرتے ہیں تو وہ اپنے بھائی کو زمین پہ بیٹھا دیکھتے ہیں اور اس کے پاس وافر مقدار میں دانہ بکھرا ہوا بھی دیکھتے ہیں۔ وہ اسے اپنے بھائی کی دعوت سمجھتے ہیں اور فوراً دانہ چگنے کے لئے زمین پر اتر آتے ہیں چند لمحوں بعد وہ شکاری کے جال میں ہوتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد شکاری کا ظالم خنجر ان کی گردنوں پر چل رہا ہوتا ہے، وہ موت کا رقص کر رہے ہوتے ہیں اور جعلی بگلہ بڑے سکون سے یہ دلخراش منظر دیکھ رہا ہوتا ہے، فریب خوردہ بگلے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور جعلی بگلہ پھر

کھیت میں بیٹھا اپنے گرد دانہ بکھیرے نئے شکاروں کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

میں نے اپنے دوست سے پوچھا: اگر وہ دونوں موذی یہودی مسلمانوں کا روپ نہ دھارتے، تو کیا وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہو سکتے تھے؟ اگر وہ عیسائی جاسوس ایک عالمِ دین کے بھیس میں نہ آتا تو کیا وہ مسلمانوں کا پیش امام بن سکتا تھا؟ اگر شکاری نے جعلی بگلے کی جگہ کوے یا چیل کو کھیت میں بٹھایا ہوتا، تو کیا وہ اڑتے ہوئے بگلوں کو شکار کر سکتا تھا؟

میرا دوست کہنے لگا ''بالکل نہیں، بالکل نہیں''

میں نے اسے کہا کہ ہر کافر خود کو اپنے مذہب سے منسوب کرتا ہے اور اسے اس پر کوئی شرم نہیں آتی، بلکہ وہ اس پر فخر کرتا ہے، ایک ہندو خود کو ہندو کہتا ہے، ایک سکھ خود کو سکھ کہتا ہے، ایک عیسائی خود کو عیسائی کہتا ہے، ایک پارسی خود کو پارسی کہتا ہے، ایک یہودی خود کو یہودی کہتا ہے لیکن قادیانی ایسا کافر ہے جو خود کو مسلمان کہتا ہے۔

کیونکہ بین الاقوامی اسلام دشمن طاقتوں نے اسے مسلمان کا لبادہ پہنا کر مسلمانوں کی صفوں میں داخل کر دیا ہے تاکہ وہ مسلمانوں کے معاشرے میں گھل مل جائے۔ ان کے رسم ورواج کو اپنا لے اور اس کی شناخت بھی اسلامی ہو جائے اور وہ ایک مسلمان معاشرے میں آرام وسکون سے رہ کر ان کی جاسوسی کر سکے۔ اسلام کے نام پر اسلام کی تخریب کر سکے۔ اسلام کے نام پر اپنی کفریہ تبلیغ کر سکے اور اسلام کے نام پر لوگوں کو مرتد بنا سکے۔ اسلام کے دائرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو رنگ، نسل، زبان اور علاقہ کے نام پر دست وگریباں کرا سکے۔ مسلمانوں میں باہم تفرقہ بازی کرا دے اور مسلمان ملک کے کلیدی عہدوں پر قبضہ کر سکے اور ملک کے راز باہر منتقل کر سکے اور پھر کوئی خطرناک سازش کر کے ایک مسلمان ملک کے اقتدار پر قبضہ کر سکے۔

آستین کے سانپ

- قادیانی ملک و وطن کے غدار ہیں
- تقسیم ملک کے وقت قادیانی سازشیں
- پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی عالمی سازشیں

اے میرے وطن کے لوگو! قادیانی ہمارے اس گلستان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جس کی مٹی ہمارے شہداء کے خون سے گندھی ہوئی ہے۔ قادیانی اس اسلامی ریاست کو قادیانی ریاست بنانا چاہتے ہیں وہ یہاں پرچم اسلام کو سرنگوں کر کے قادیانیت کا جھنڈا لہرانا چاہتے ہیں (نعوذ باللہ) وہ یہاں اسلام زندہ باد، تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے بجائے احمدیت (قادیانیت) زندہ باد اور مرزا قادیانی زندہ باد کے نعرے لگانا چاہتے ہیں (معاذ اللہ) ختم نبوت کے ڈاکوؤں کا یہ گروہ یہاں نبی آخر الزماں ﷺ کی عالم گیر نبوت کی جگہ انگریزی نبی مرزا قادیانی کی نبوت چلانا چاہتے ہیں (العیاذ باللہ) یہ حریصان اقتدار، کرسی اقتدار سے مسلمان حکمرانوں کو اتار کر وہاں اپنے نام نہاد خلیفہ کو بٹھانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے یہودیوں کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔

مجاہد ختم نبوت
طاہر عبدالرزاق

پاکستان کا تصور حکیم الامت ترجمان حقیقت، شاعر مشرق اور غرق آب عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے پیش کیا تھا۔ جہاں مفکر پاکستان نے پاکستان کا عظیم تصور پیش کیا وہاں پیکر حکمت ودانائی اقبال مرحوم نے خطرے کی گھنٹی بجاتے ہوئے واشگاف الفاظ میں امت مسلمہ کو دین اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف یہود و نصاریٰ کی ایک بہت بڑی گھناؤنی سازش ''فتنہ قادیانیت'' سے بھی خبردار کیا تھا۔ محسن قوم علامہ اقبالؒ فرنگی کی تیار کردہ جھوٹی نبوت اور جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی سازشوں سے بخوبی آشناء تھے اس مرد قلندر نے قادیانیت کے غلیظ چہرے سے نقاب سرکا کر اس کی بے وفا آنکھوں میں جھانک کر اس کے لوح ودماغ پڑھ کر اور اس کی تہوں میں اسلام اور ملت اسلامیہ سے بغاوت کے سرکش ارادوں کو اپنے چشم بینا سے دیکھ کر دو تاریخی جملے کہے تھے ''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے'' ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کا غدار ہے''

قیام پاکستان کے بعد قادیانی اپنے مرکز کفر والحاد ''قادیان'' سے ایک سازش کے تحت ربوہ منتقل ہوگئے۔ انگریز سرفرانسس موڈی نے اپنے ان چہیتوں کو ربوہ میں 1033 ایکڑ سات کنال آٹھ مرلے اراضی، پرانا آنہ فی مرلہ کے حساب سے ملت اسلامیہ سے غدّاری کے عوض تحفۃً عنایت کی۔ ''ربوہ'' ضلع جھنگ دریائے چناب کے کنارے پہاڑوں سے گھیرا ہوا ''پاکستان'' کے مرکز میں واقع ہے اور دفاعی لحاظ سے ضلع سرگودھا کے قریب ایک اہم علاقہ ہے۔ قادیانی وزیر خارجہ سرظفر اللہ کی وزارت نے حکومت کی نوازشات کا رخ ربوہ کی طرف موڑ دیا۔ ربوہ میں ریلوے اسٹیشن قائم ہوا۔ سکولوں کی تعمیر شروع ہوگئی۔ تار گھر بنایا گیا۔ ہسپتال تعمیر ہوا۔ کالج معرض وجود میں آیا۔ بجلی پہنچائی گئی۔ سڑکیں بنائی گئیں اور دیگر تعمیر وترقی کے لیے بے شمار کام ہوئے ربوہ میں کسی مسلمان کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی نام نہاد قادیانی خلیفہ کی اپنی مطلق العنان خلافت تھی خلیفہ کی اپنی عدالتیں اور نظارتیں تھیں۔ ربوہ شہر کے اپنے الگ اشٹام پیپر تھے سکولوں کالجوں کے اساتذہ کا تمام اسٹاف قادیانی تھا۔ المختصر پاکستان میں ایک مضبوط اور منظم قادیانی ریاست قائم ہوچکی تھی۔

اب ہم حقائق کی روشنی میں نہایت مختصر انداز میں ثابت کرتے ہیں کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدّار ہیں۔

اکھنڈ بھارت:

مرزا کا بیٹا مرزا محمود کہتا ہے:

''ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں'' (الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

قادیانی مُردے امانتاً دفن ہیں:۔

قادیانیوں نے آج تک وجودِ پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔ کیونکہ ان کا الہامی عقیدہ ہے کہ ایک نہ ایک دن پاکستان ٹوٹ کر رہے گا اور ہم اپنے قبلہ و کعبہ قادیان ضرور جائیں گے اسی لیے قادیانی اپنے مردوں کو ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ میں امانتاً دفن کرتے ہیں کیونکہ جب پاکستان ٹوٹ جائے گا تو ہم اپنے مردے یہاں سے نکال کر قادیان لے جائیں گے۔ مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی اور دیگر قادیانی گروہ گھنٹالوں کی قبروں پر ایسی ہی باغیانہ اور غدّ ارانہ تحریریں رقم تھیں۔ جو اب کسی مصلحت کے تحت ہٹا دیں گئیں ہیں۔

قائداعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا:۔

محسن قوم بانیء پاکستان محمد علی جناح رحمہ اللہ کی نماز جنازہ اس وقت کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ مرتد نے نہیں پڑھی تھی بلکہ غیر ملکی سفیروں کے ساتھ باہر بیٹھا رہا (وہ قائداعظم رحمہ اللہ کو کافر سمجھتا تھا کیونکہ قائداعظمؒ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے تھے)

تقسیم ملک کے وقت قادیانیوں نے پاکستان میں شمولیت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حد بندی کمیشن کے سامنے ایک الگ قادیانی ریاست کا مطالبہ کیا تھا اور اس میں اپنی تعداد، علیحدہ مذہب، اپنے سکول، فوجی ملازمین کی کیفیت اور آبادی وغیرہ کی تفصیلات درج کیں۔ حتیٰ کے قادیانی جماعت نے باؤنڈری کمیشن کو قادیانی ریاست کا الگ نقشہ بھی پیش کیا یہ تمام تفصیلات حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب Partition Of The Punjab میں درج ہیں۔

بلوچستان پر قبضہ کرنے کا منصوبہ:۔

قادیانی جب اپنی علیحدہ ریاست قائم کرنے میں ناکام رہے تو پھر انہوں نے یہ منصوبہ

بنایا کہ پاکستان میں ایک صوبہ قادیانی ہونا چاہیے اس کے لیے انہوں نے بلوچستان کا انتخاب کیا انہوں نے سوچا کہ بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے اور آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا اور آبادی کی اکثریت اَن پڑھ ہے لہٰذا یہاں ہمارا کھوٹا سکہ خوب چلے گا۔لیکن علماء حق نے ان کی اس سازش کے پرخچے اڑا دیے۔

ملاحظہ ہو قادیانی منصوبہ:

''بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔پس جماعت اس طرف پوری توجہ دے تو اس صوبہ کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالو تاکہ تاریخ میں آپ کا نام رہے۔

(مرزا محمود احمد کا بیان مندرجہ ''الفضل'' ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء)

لیاقت علی خاں کا قتل:

گزشتہ دِنوں قومی اخبارات میں اور کراچی سے شائع ہونے والے ایک جریدہ ہفت روزہ تکبیر (مارچ ۱۹۸۶ء) نے پاکستان کے سراغرساں جیمز سالومن ونسٹنٹ کی یادوں کے حوالے سے بتایا گیا کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کو سید اکبر نے نہیں بلکہ ایک جرمن قادیانی کنزے نے قتل کیا ہے۔اس قادیانی کی پرورش سر ظفر اللہ خاں نے کی تھی اب اس قتل کی وجہ بھی سنئے:

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ کو حکم فرمایا کہ وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خاں سے ملاقات کر کے انہیں قادیانیوں کی خرمستیوں اور سیاسی قلابازیوں سے آگاہ کرو۔لہٰذا ملاقات کے لیے صرف پانچ منٹ کا وقت دیا گیا لیکن جب قاضی صاحب نے قادیانیت کے سربستہ رازوں کی گرہیں کھولیں تو لیاقت علی خاں ششدر رہ گئے اور یہ پانچ منٹ کی ملاقات اڑھائی گھنٹے میں بدل گئی۔لیاقت علی خاں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا ''اب یہ بوجھ آپ کے کندھوں سے میرے کندھوں پر آن پڑا ہے''۔سیالکوٹ میں قاضی صاحب کی

لیاقت علی خاں سے آخری ملاقات ہوئی۔اوراس کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ لیاقت علی خاں نے سرظفر اللہ کووزیرخارجہ کے عہدہ سے علیحدہ کرنے کا پکا فیصلہ کرلیا تھااورراولپنڈی کے جلسہ عام میں اس کا اعلان کرنے والے تھےادھر قادیانی سازشی قوتیں بھی تیار بیٹھی تھیں۔جیمز کے بقول کنزے جلسہ عام میں اسٹیج کی قریب ہی بیٹھا ہوا تھااس نے پٹھانوں والالباس پہن رکھا تھا جونہی شہید ملت سٹیج پرآئے کنزے نے فائرنگ کر کے انہیں شہید کردیا۔شوروغل میں سیّد اکبرکوقاتل مشہور کردیا گیااورسوچی سمجھی سازش کے تحت اسے ہلاک کردیا گیا۔کنزے راولپنڈی سے فرار ہوکرربوہ پہنچااس کے بعدوہ مغربی جرمنی فرار ہوگیااوربقول جیمز کنزے آج بھی مغربی جرمنی کے شہر برلن میں زندہ ہے۔

اسرائیل میں چھ سوقادیانی فوجی:

اسرائیل نے مسلمانان عرب پر جوظلم ستم توڑے ہیں انہیں پڑھ کر ہلاکو، چنگیز خاں کے مظالم بھی ماند پڑ جاتے ہیں۔خصوصاً اسرائیل نے فلسطین میں خون ناحق کے جو دریا بہائے ہیں صرف وہی داستان ظلم پڑھ کرجسم پر رعشہ طاری ہوجاتا ہےاورشریانوں میں خون منجمد ہوتامحسوس ہوتا ہےلیکن آپ یہ پڑھ کرحیران رہ جائیں گے کہ ۱۹۷۲ء کی قومی اسمبلی میں مولانا ظفرانصاری نے پارلیمنٹ کو یہ بتا کرورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ جہاں ننگ انسانیت یہودی درندے فلسطین ودیگر عرب ممالک کے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں وہاں چھ سوقادیانی فوجی بھی اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ بھرتی ہیں اوراس چنگیزی فعل میں یہودی درندوں سے بھی دوہاتھ آگے ہیں۔

اسرائیل میں قادیانی مشن:۔

اسرائیل میں کوئی بھی مذہبی مشن کام نہیں کرسکتا لیکن قادیانی مشن کواسرائیل میں کام کرنے کی کھلی اجازت ہےحال ہی میں روزنامہ ”نوائے وقت“ کےاول صفحہ پرایک چونکادینے والی تصویرشائع ہوئی ہے جس میں اپنے فرائض قبیح سے سبکدوش ہونے والا قادیانی مشن کا سربراہ دوسرے نئے آنے والے قادیانی مشن کے سربراہ کا تعارف اسرائیلی صدر سے کروارہاہے۔اخبار میں راز فاش ہونے پر دارالکفر ربوہ کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی اوراس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر

کے مسلمانوں کی آنکھیں بھی کھل گئیں۔

امریکی ایجنٹ:۔

قادیانی دنیا کی ہر استعماری طاقت کے ایجنٹ ہیں۔ بڑی طاقتوں کے بغل بچے بن کر رہتے ہیں اور اپنے مفادات سمیٹتے رہتے ہیں موجودہ حالات میں قادیانیوں کو روئے زمین پر ذلت کی خاک چاٹتے ہوئے دیکھ کر امریکہ اپنے ان پروردوں کی حمایت میں کھل کر سامنے آگیا اور امریکہ نے واشگاف الفاظ میں حکومت پاکستان کو یہ کہہ دیا ہے کہ امریکہ پاکستان کو امداد صرف اس شرط پر دے گا کہ حکومت پاکستان قادیانیوں کے خلاف اُٹھائے گئے سارے قانونی اقدامات واپس لے لے اور انہی حقائق سے نقاب اٹھاتے ہوئے پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے اقتدار کے آخری ایام میں قادیانیت کے نباض آغا شورش کشمیری رحمہ اللہ کو بتایا کہ برسر اقتدار آنے کے بعد جب میں پہلی مرتبہ سربراہ مملکت کی حیثیت سے امریکہ کے دورہ پر گیا تو امریکی صدر نے مجھے ہدایت کی کہ پاکستان میں قادیانی جماعت ہمارا گروہ ہے آپ ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھیں۔

دوسری مرتبہ جب میں پھر امریکہ کے سرکاری دورہ پر گیا تو دوبارہ پھر یہی ہدایت ملی بھٹو نے کہا کہ یہ بات میرے پاس قومی امانت تھی۔ ریکارڈ کے لیے پہلی مرتبہ انکشاف کر رہا ہوں۔

روسی ایجنٹ:۔

قادیانی بین الاقوامی سازشوں اور جاسوسی کے اتنے بڑے ماہر ہیں کہ دونوں سُپر طاقتوں امریکہ اور روس کو اپنے انسانیت سوز اور اخلاق شکن منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اس بدنام زمانہ گروہ کی خدمات مستعار لینا پڑتی ہیں۔ قادیانی فتنے کا ایک ہاتھ امریکہ اور دوسرا ہاتھ روس نے تھاما ہوا ہے۔ گذشتہ دنوں رسوائے زمانہ مرزائی صنعت کار اور دارالکفر ربوہ کی ایک اہم شخصیت نصیر اے شیخ نے لاہور میں اپنی رہائش گاہ پر پاکستان میں مقیم روسی سفیر کے اعزاز میں ایک پر تکلف عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں ملک کی اہم شخصیات کو مدعو کیا دعوت کے بعد نصیر اے شیخ اور روسی سفیر کی ایک اہم اور خفیہ میٹنگ ہوئی۔

علاوہ ازیں اسلام آباد میں ایک قادیانی پروفیسر جمیل احمد روسی لٹریچر تقسیم کرتا ہوا پکڑا گیا اوراس وقت پاکستان میں قادیانی لابی پاکستان وافغانستان کے مابین تعلقات کی پوری رپورٹ روس کو پہنچا رہی ہے اور دوسری طرف قادیانیوں پر روسی نوازشات کی بارش بھی دیکھئے کہ ننگ وطن ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز سے نوازا گیا درحقیقت یہ نوبل پرائز روس اور یہود کی طرف سے قادیانیوں کو ان کی خدمات کے عوض دیا گیا۔

شاہ فیصل رحمہ اللہ کی شہادت:۔

جب ایک یہودی سازش کے تحت محسن اسلام، خادم امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پاسبان حرم شاہ فیصل رحمہ اللہ کو شہید کر دیا گیا تو روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی آنکھیں خون کے آنسو رو رہی تھیں ہر مسلمان کا دل زخموں سے چور چور تھا لیکن اس وقت قادیان وربوہ کی منحوس سرزمینوں پر قادیانی چراغاں کر رہے تھے کیونکہ ۷۴ء۱۹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں فرزند اسلام کا بڑا ہاتھ تھا اس مجاہد ختم نبوت نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو خصوصی طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے لیے کہا تھا چونکہ شاہ فیصل یہود کے ازلی دشمن تھے اور وہ اسرائیل کے وجود کو برداشت نہ کرتے تھے۔ جبکہ قادیانی یہودیوں کے دیرینہ ایجنٹ ہیں اوران کا آب ودانہ اسرائیل سے آتا ہے۔

سقوط ڈھاکہ:۔

جب سقوط ڈھاکہ ہوا تو ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔ جذبہء حب الوطنی سے لبریز ہر پاکستانی مجسمہ غم بنا بیٹھا تھا کیونکہ آج ان کے بھائی ان سے بچھڑ گئے تھے اور وطن عزیز کا ایک بازو کٹ گیا تھا۔ لیکن رنج والم کی ان گھڑیوں میں ربوہ وقادیان میں شہنائیاں بج رہیں تھیں۔ جھوٹی نبوت کے ان قادیانی نوجوانوں نے ربوہ کے بازاروں میں بھنگڑا ڈالا اور مٹھائیاں تقسیم کیں۔ پاکستان کے ان ازلی دشمنوں نے وجود پاکستان کو اپنی منافقت کی تیغ سے جس طرح دولخت کیا وہ ایک دلدوز داستان ہے۔

غدّار ملت مرزا قادیانی کا غدّار پوتا اور قادیانی امت کی کفریہ مشینری کا اہم پرزہ ایم ایم

احمد سقوط ڈھاکہ کے وقت ملک کی منصوبہ بندی کمیشن کا ڈپٹی چیئر مین تھا۔ یہ ملکی معیشت پر کالا ناگ بن کر بیٹھا ہوا تھا اس نے مشرقی پاکستان کو توڑنے کے لیے معاشی طور پر ایسی خطرناک سازش تیار کی کہ بنگالی اپنی معاشی زندگی اور احساس محرومی سے تنگ آ کر پاکستان کے دشمن بن گئے۔ ایم۔ ایم احمد نے یہ تاثر پھیلا دیا کہ محنت مشرقی پاکستان کرتا ہے اور مغربی پاکستان اس کے خون پسینے سے کمائی ہوئی دولت سے گل چھڑے اُڑاتا ہے ملک کی ساری دولت پر مغربی پاکستان کا قبضہ ہے اور مشرقی پاکستان کے باشندے غربت وافلاس کی چکی میں پس رہے ہیں۔ دو بھائیوں کے درمیان نفرت وتفرقے کی یہ پہلی سنگین دیوار تھی جو مشرقی پاکستان کے قاتل ایم۔ ایم احمد نے اسرائیل کے اشارے پر تعمیر کی۔ وطن عزیز کا خون کرنے والے اس مجرم نے بحریہ کے لیے جدید ترین اسلحہ، آبدوزیں اور دیگر جنگی ساز وسامان نہ خریدا حالانکہ اس کی خریداری کے لیے رقم بھی مختص ہو چکی تھی۔

گذشتہ سے پیوستہ سال راؤ فرمان علی جو مشرقی پاکستان میں گورنر کے مشیر بھی تھے انہوں نے ایک بیان میں کہا تھا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی ایک بڑی وجہ عظیم قادیانی ریاست کے قیام کا نظریہ تھا۔ بنگالیوں کی علیحدگی کے کئی عوامل تھے جن میں غربت، ناخواندگی، پسماندگی، مواصلات کا فقدان بھی شامل تھا۔ یہ سبھی کچھ قادیانی امت کے فرزند ایم۔ ایم احمد کے کمالات کا نتیجہ تھا۔ پروفیسر فرید احمد کے صاحبزادہ نے بھی یہ انکشاف کیا کہ مرزائی بھارت کے ایجنٹ اور آلہ کار ہیں اور انہی کی سازشوں سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی معارض وجود میں آئی۔

حکومت پر قبضہ کرنے کے منصوبے:۔

انگریز نے جب اپنے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کے سر پر جھوٹی نبوت کا ٹوکرا رکھا تو اس کے بعد قادیانیوں نے اپنی ایک خود مختار ریاست کے منصوبے بنانے شروع کر دیے جہاں وہ اپنی انگریزی نبوت کے عقائد کو پھیلا سکیں چنانچہ ان کے خبث باطن کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ (الفضل، ۱۴ فروری ۱۹۲۲ء خلیفہ قادیان مرزا بشیرالدین محمود کی تقریر)

۲۔ اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے۔ (الفضل قادیان ۸ جولائی ۱۹۳۳ء)

ابوجہل کی پارٹی:۔

ہم فتح یاب ہوں گے۔ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہوں گے اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اوراس کی پارٹی کا ہوا۔ (اخبار الفضل ۳ جنوری ۱۹۵۲ء)

قیام پاکستان سے لیکر آج تک قادیانی،اسلامی جمہوریہ پاکستان کو قادیانی ریاست (نعوذ باللہ) بنانے پر تُلے ہوئے ہیں ان وطن دشمن عناصر نے کئی بار اقتدار پر قبضہ کرنے کی سازشیں تیار کیں لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

مرزائیوں کا سالانہ جلسہ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ربوہ میں ہورہا تھا۔نام نہاد قادیانی خلیفہ مرزا ناصر تقریر کررہا تھا۔پاکستان ایئرفورس کا ایک جہاز اڑتا ہوا آیا اس نے فضاء میں غوطہ لگا کر مرزا ناصر کوسلامی دی۔دوسرا آیا اس نے بھی یہی عمل دہرایا۔تیسرے نے بھی یہی فعل قبیح کیا۔یہ سارے مرزائی پائیلٹ تھے۔جنھوں نے ایئرفورس کے ایئر مارشل ظفر چودھری کے حکم سے ایسا کیا اس پر قادیانی خلیفہ مرزا ناصر خوشی سے پھولے نہ سمایا اس نے اپنا دامن پھیلا لیا اور آسمان کی طرف منہ کرکے حاضرین سے مخاطب ہوا۔''میں دیکھ رہا ہوں کہ احمدیت کا پھل جلد ہی پک کر میری جھولی میں گرنے والا ہے''۔

یہ قادیانی ریاست کی خوشخبری تھی لیکن جس کے دادا مرتد عصر مرزا قادیانی اور باپ قائد المنافقین مرزا بشیر الدین محمود نے کبھی سچ نہ بولا ہواس کی زبان پر سچ کیسے آسکتا تھا اس بات کو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت پورے زور سے اٹھی اور حکومت وقت نے انہیں کافر قرار دے دیا۔

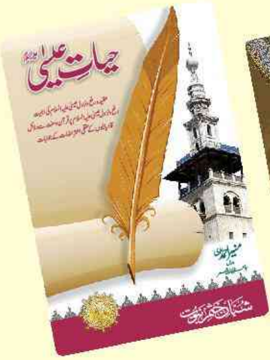
سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کے عہد میں قادیانی جرنیل میجر آدم خان نے حکومت کا تختہ الٹنے کی خطرناک سازش تیار کی سادہ لوح مسلمان نوجوانوں کو بھی اس میں ملوث کرلیا گیا سازش پکڑی گئی قادیانی جرنیل جنرل آدم اوراس کے بیٹے میجر فاروق اور میجر افتخار جو ریٹائرڈ ائیر مارشل اصغر خاں کے بھائی کے سالے ہیں قید کر لیے گئے اور قادیانی امت سردی میں سکڑے ہوئے سانپ کی طرح بیٹھ گئی۔

اے محبانِ پاکستان:۔

ہمارا وطن پاکستان۔ جان سے پیارا پاکستان جو کروڑوں قربانیوں کا ثمر ہے جسے حاصل کرنے کے لیے ہمارے اسلاف کو خون کی ندیاں عبور کرنا پڑیں جسے حاصل کرنے کے لیے ماؤں نے اپنے چہیتوں کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنا کر انہیں سوئے مقتل روانہ کیا جس کے حصول کے لئے طلباء کو اپنی تعلیم کو خیر باد کہنا پڑا۔ جس کے حصول کے لئے علماء کرام کو پھانسی کے پھندوں کو چومنا پڑا۔ جس کی آزادی کی قیمت بچوں نے نیزوں کی انیوں پر موت کا رقص کر کے ادا کی ۔ جس کی آزادی کی تاریخ کے صفحات پر عفت مآب ماؤں بہنوں کی عزت و عصمت کے لٹے ہوئے قافلوں کی خونچکاں داستانیں پڑھ کر جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے لیکن۔۔۔۔۔۔

اے میرے وطن کے لوگو! قادیانی ہمارے اس گلستان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جس کی مٹی ہمارے شہداء کے خون سے گندھی ہوئی ہے۔ قادیانی اس اسلامی ریاست کو قادیانی ریاست بنانا چاہتے ہیں وہ یہاں پرچم اسلام کو سرنگوں کر کے قادیانیت کا جھنڈا لہرانا چاہتے ہیں (نعوذ باللہ) وہ یہاں اسلام زندہ باد، تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے بجائے احمدیت (قادیانیت) زندہ باد اور مرزا قادیانی زندہ باد کے نعرے لگانا چاہتے ہیں (معاذ اللہ) ختم نبوت کے ڈاکوؤں کا یہ گروہ یہاں نبی آخر الزماں ﷺ کی عالم گیر نبوت کی جگہ انگریزی نبی مرزا قادیانی کی نبوت چلانا چاہتے ہیں (العیاذ باللہ) یہ حریصان اقتدار، کرسی اقتدار سے مسلمان حکمرانوں کو اتار کر وہاں اپنے نام نہاد خلیفہ کو بٹھانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے یہودیوں کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔

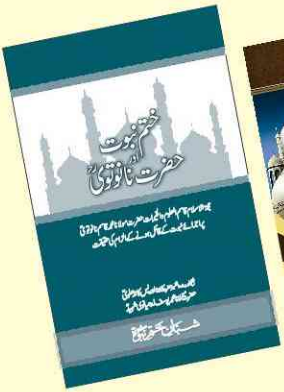
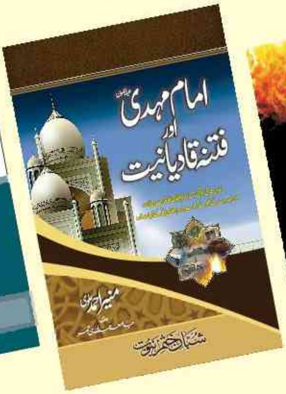
اے پاکستان کے سپاہیو وفدائیو! آستین کے ان سانپوں پر کڑی نگاہ رکھو! اور ان کے زہر قاتل سے ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو بچاؤ۔ انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹاؤ کیونکہ یہ یہود و نصاریٰ کے گماشتے ہیں افواج پاکستان سے انہیں نکال باہر کرو کیونکہ یہ جہاد کے منکر ہیں غرضیکہ زندگی کے ہر میدان میں ان کا سختی سے محاسبہ کرو۔ ربُّ العزّت ان غداران دین وملت کو ان کے کیفر کردار تک پہنچائے۔ (آمین)


حیاتِ عیسیٰ

رسائلِ
میرٹھی

رسائلِ
کاندھلوی

احمدیت
اسلام
کیوں نہیں؟


ختم نبوت
اور
حضرت نانوتوی

امام مہدی
اور
فتنہ قادیانیت

ابلیس قادیان